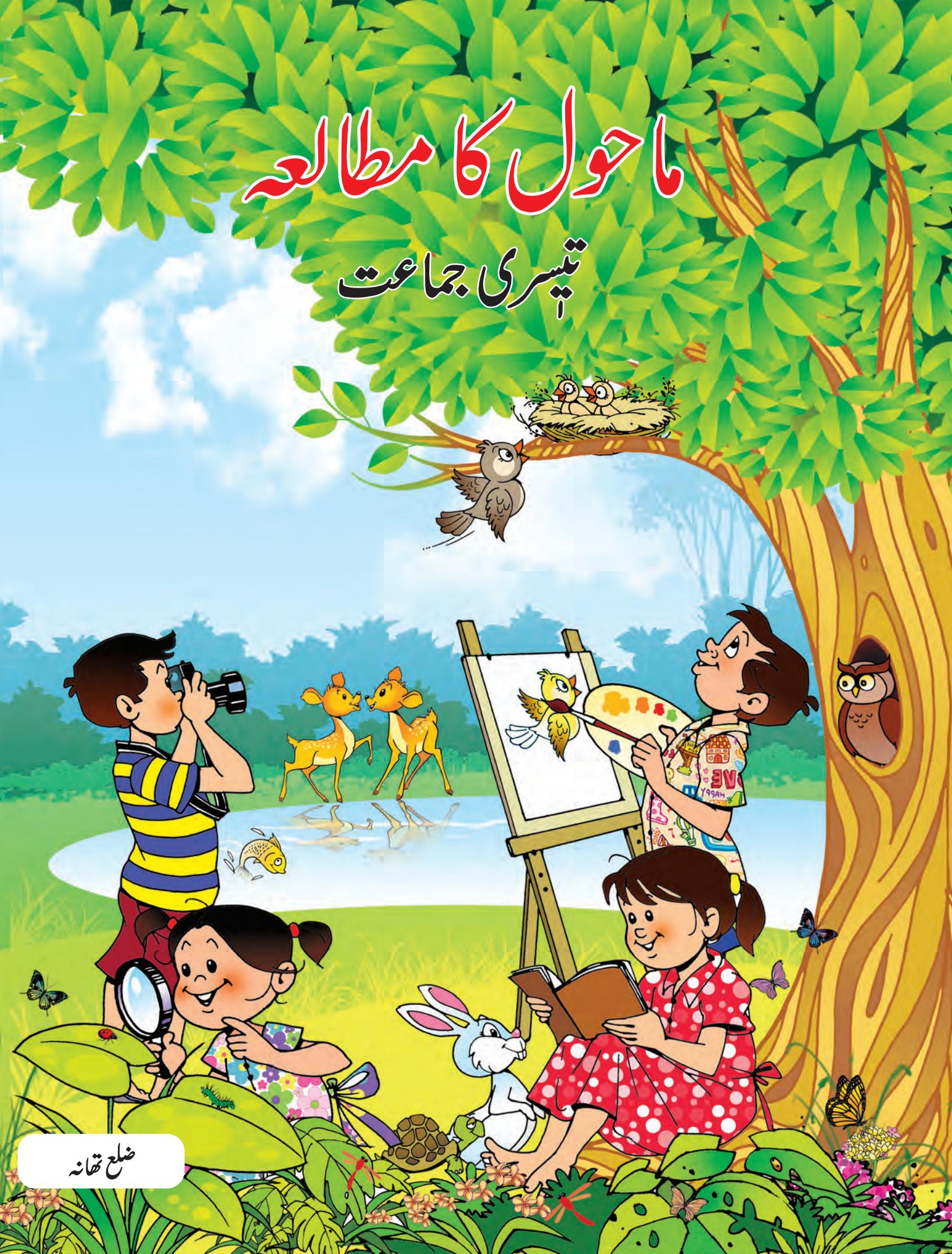


حول کا مطالعہ

پسروی جماعت



ضلع تھانے

محلہ تعلیمات سے منظور شدہ تخت نمبر:
پر.ش.ب/2014-15/5008 / منظوری/ڈ-505 / 1965 / موئز خ ۲۷ مارچ ۱۴۳۷ء



اپنے اسکارٹ فون میں انسال کردہ Diksha App کے ذریعے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری ذرائع دستیاب ہوں گے۔

صلح تھانہ



مہاراشٹر راجیہ پٹنک نرمی وابھیاں کرم سنشوڈھن منڈل، پونہ-۲۱۰۰۳۶



پہلا ایڈیشن : ۲۰۱۳ء

چھٹا اصلاح شدہ ایڈیشن : ۲۰۲۰ء

© مہاراشٹر راجیہ پٹک نرمتی وابھیاس کرم سنودھن منڈل، پونے - ३१००३

اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پٹک نرمتی وابھیاس کرم سنودھن منڈل، پونے کے حق میں محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پٹک نرمتی وابھیاس کرم سنودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

تاریخ مضمون کی کمیٹی :

- ❖ ڈاکٹر اے۔ انج۔ سالکے، صدر
- ❖ ڈاکٹر سدا نند مورے، رکن
- ❖ پروفیسر ہری نزکے، رکن
- ❖ ایڈوکیٹ گووند پانسرے، رکن
- ❖ شری عبید القادر مقاوم، رکن
- ❖ ڈاکٹر گنیش راؤت، رکن
- ❖ شری سنبھاجی بھگت، رکن
- ❖ شری پرشانت سروڑ کر، رکن
- ❖ شری موکل جادھو، رکن۔ سکریٹری

سائنس مضمون کی کمیٹی :

- ❖ ڈاکٹر رنجن کیلکر، صدر
- ❖ ڈاکٹر وڈیا دھر بورکر، رکن
- ❖ شریکتی مرنانی دیسائی، رکن
- ❖ ڈاکٹر دلیپ آر۔ پائل، رکن
- ❖ شری اتل دیول گاوکر، رکن
- ❖ ڈاکٹر بال پھونڈ کے، رکن
- ❖ شریکتی وینیتا تامنے، انچارج رکن۔ سکریٹری

شہریت مضمون کی کمیٹی :

- ❖ ڈاکٹر یشوت سمنٹ، صدر
- ❖ ڈاکٹر موہن کاشیکر، رکن
- ❖ ڈاکٹر شیلپندر دیولا نکر، رکن
- ❖ ڈاکٹر اتر سہستر بدھے، رکن
- ❖ شری ارون ٹھاکر، رکن
- ❖ شری ویجاتھ کالے، رکن
- ❖ شری موکل جادھو، رکن۔ سکریٹری

جغرافیہ مضمون کی کمیٹی :

- ❖ ڈاکٹر این۔ بھج۔ پوار، صدر
- ❖ ڈاکٹر میدھا کھولے، رکن
- ❖ ڈاکٹر انعام الدین عزیز، رکن
- ❖ شری آنھیجیت گھورپڑے، رکن
- ❖ شری شیل کمار تیرتھ کر، رکن
- ❖ شریکتی کلپنا مانے، رکن
- ❖ شری روی کرن جادھو، رکن۔ سکریٹری

قلمنویس :

شری روی کرن جادھو

شری علیش جادھو

ایرسی گرفکس، ۳۰۵، سوموار پیٹھ، پونے - ۱۱

تصاویر اور آرائش : علیش جادھو، پریم کسیکر، دلپک سنکپال، دیویداس پیشوے، نزیندر باری، بنجے شنیو لے، پروفیسر راهی کدم، شری ثن راؤت، منوج کاملے

اردو مترجمین :

ڈاکٹر قمر شریف

ڈاکٹر محمد اسد اللہ

آصف شارسید

شبیر محمد یوسف خان

خان نوید الحق انعام الحق

رابطہ کار (اردو) : اپیش آفیسر برائے اردو، بال بھارتی

رابطہ کار (مراٹھی) :

شریکتی وینیتا تامنے، اپیش آفیسر برائے سائنس

شری موکل جادھو، اپیش آفیسر برائے تاریخ اور شہریت

شری روی کرن جادھو، اپیش آفیسر برائے جغرافیہ

طبعات : شری سچیتا ند آپھلے، چیف پروڈکشن آفیسر

شری دلپک شیلکر، پروڈکشن آفیسر

شری بھیمنت بابر، پروڈکشن استٹٹ

کاغذ : ۷۰ جی ایمس ایم کریم ووہ

پرنٹ آرڈر : پرنٹر

ناشر

وویک اتم گوساوای، کنٹرولر، پاٹھیہ پٹک نرمتی منڈل، پربھادیوی، ممبئی - ۲۵

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متنانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک مقدار سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:
انصاف، سماجی، معاشری اور سیاسی؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛
مساوات بے اعتبارِ حیثیت اور موقع،
اور ان سب میں
اُخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور
سامیکشی کا تيقن ہو؛
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھپیں نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعہ لہذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشتہ گپت

جن گن من - ادھ نایک جیئے ہے
بھارت - بھالیہ و دھاتا۔

پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا
در اوڑ، انگل، بنگ،

و ندھیہ، ہماچل، یمنا، گنگا،
اچھل جل دھرنگ،

تو شہنا مے جاگے، تو شہ آشیں ماگے،
گاہے تو جیہے گا تھا،

جن گن منگل دایک جیئے ہے،
بھارت - بھالیہ و دھاتا۔

جیئے ہے، جیئے ہے، جیئے ہے،
جیئے جیئے جیئے، جیئے ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بھینیں ہیں۔

مجھے اپنے طلن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم و گوناگوں ورثے پر
فرخ محسوس کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا اور ہر ایک
سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا
ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کے حق کے قانون ۲۰۰۹ء اور درسیات کے قوی خاکہ ۲۰۰۵ء کو پیش نظر رکھ کر ریاست مہاراشٹر میں پرانگری تعلیم کا نصاب ۲۰۱۲ء تیار کیا گیا۔ حکومت کے منظور کردہ اس نصاب پر بنی درسی کتابوں کا نیا سلسلہ پاٹھیہ پستک منڈل تعلیمی سال ۲۰۱۳-۱۴ء سے مرحلہ وارشاں کر رہا ہے۔ اس سلسلے کی ماحول کا مطالعہ تیری جماعت نامی درسی کتاب پیش کرتے ہوئے ہمیں بڑی مسرت ہو رہی ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں اس امر کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ درس و تدریس کا عمل " طفل مرکوز" ہو، عملی سرگرمیوں اور تشكیل علم پر زور دیا جائے، پرانگری تعلیم کے اختتام پر طلبہ کو متوقع اقل صلاحیتیں اور آداب زندگی کی مہارثیں حاصل ہو جائیں اور تدریسی عمل دلچسپ اور مسرت بخش ہو۔ علاوہ ازیں نصاب تعلیم میں مذکور دس بنیادی اکائیوں کو سامنے رکھ کر کتاب تحریر کی گئی ہے۔

اس درسی کتاب میں رنگین تصویریوں کا کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ تصویریوں کی زبانی مقاصد کے تجزیے اور تشكیل علم کی غرض سے یہ کوشش کی گئی ہے۔ کتاب میں 'بتاؤ تو بھلا'، آؤ یہ کر کے دیکھیں، ذرا دماغ پر زور دیں، جیسے عنوان کے تحت بھی سرگرمیاں دی ہوئی ہیں جو طلبہ کو درسیات کے تصورات کے تجزیے اور ان کے ذہن نشین ہونے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ درسی کتاب انھیں ماحول کا مشاہدہ و معاشرہ کرنے کی ترغیب دے گی۔ اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ زمانے سے ہم آہنگی اور امید جیسی زندگی کی قدر دین طلبہ پر آسانی سے واضح ہوں۔

درسیات کے تصورات واضح ہونے، ان تصورات کے ذہن نشین ہونے اور از خود سیکھنے کی رغبت دلانے کے لیے مشقتوں میں بھی تنوع پیدا کیا گیا ہے۔ مشقتوں کی نوعیت دلچسپ ہے۔ کتاب کی ترتیب کے وقت اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ اساتذہ طلبہ کی ہمہ جہت مسلسل قدر پیائی کر سکیں۔

اس درسی کتاب کے ذریعے طلبہ کو ان کے قدرتی، سماجی اور تہذیبی ماحول کا تعارف حاصل ہو گا۔ کوشش ہے کہ طلبہ میں اپنے ماحول کو دیکھنے کا نظریہ پروان چڑھے اور ان میں مسائل کو حل کرنے اور انھیں استعمال کرنے کی مہارتوں کا ارتقاء ہو۔

اس درسی کتاب میں زبان بچوں کی عمر کے لحاظ سے استعمال کی گئی ہے۔ سائنس، جغرافیہ، تاریخ اور شہریت مضامین کو الگ الگ خانوں میں نہ باختہ ہوئے تمام مضامین کو بین العلم ارتباط کے نقطہ نظر سے ترتیب دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ایک ہی سوال اور موضوع کے کئی متبادل ایک ہی وقت میں سیکھنے کا نظریہ ترقی پائے گا۔ نیکست بک بیورو نے مہاراشٹر کے تمام طلبہ کی تحریباتی دنیا کو سامنے رکھ کر ماحول کا مطالعہ کی درسی کتاب پہلی مرتبہ اس طرح ترتیب دی ہے۔

درسی کتاب کو زیادہ سے زیادہ بے عیب اور معیاری بنانے کے مقصد سے مہاراشٹر کے تمام علاقوں کے منتخب اساتذہ، ماہرین تعلیم، ماہرین مضامین اور نصاب تعلیم کی رکن کمیٹی سے اس کتاب پر آراء حاصل کی گئیں اور ان کی روشنی میں مضمون کی مجلس عاملہ نے غور و خوض کر کے کتاب کو آخري شکل دی ہے۔

منڈل کی سائنس، تاریخ، جغرافیہ، شہریت مضامین کی کمیٹیوں کے ارکان، مجلس عاملہ، معیار پر کھنے والے ماہرین اور مصوّرس ب نے بڑی دل جبی اور محنت و مشقت سے اس کتاب کو تیار کیا ہے۔ منڈل ان سب کا تہذیب دل سے منون ہے۔

ہمیں امید ہے کہ طلبہ، اساتذہ اور سرپرست اس کتاب کا خیر مقدم کریں گے۔

(سی۔ آر۔ بورکر)

ڈائرکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمی و
ابھیاس کرم سنہوچن منڈل، پونہ۔

پونہ

موئیہ نامہ: ۳۱ / مارچ ۲۰۱۴ء، گلگی پاڑوا

۱۴۳۵ھ / جمادی الاول ۱۴۳۵ھ

سائنس مضمون کی مجلسِ عاملہ : • شریکتی سچیتا پھر کے • شری وی۔ جی۔ لالے • شریکتی سندھیا لہرے • شری شیلیش گندھے • شری اسچے یاولکر • ڈاکٹر راجا بھاؤ ڈھپے • ڈاکٹر شمین پڈلکر • شری ونود ٹجھے • ڈاکٹر بھے سکھ راؤ دیشکھ • ڈاکٹر للت شیر ساگر • ڈاکٹر بھے شری رامداں • ڈاکٹر مناسی راجا دھیش • شری سدا شیو شندے • شری بابا استار • شری اروند گپتا۔

تاریخ مضمون کی مجلسِ عاملہ : • ڈاکٹر شیخانگنا اترے • ڈاکٹر منجو شری پوار • پروفیسر پریما پردیشی • پروفیسر دیوندر انگے • پروفیسر یثونت گوساوی • شری بخے وزریکر • شری رائل پر بھو • شری سندیپ واک چورے • شری مر گیندر ڈگانی • شری ارون ہلے • پروفیسر محسن مقادم • ڈاکٹر ایس۔ آر۔ والبے۔

جغرافیہ مضمون کی مجلسِ عاملہ : • شری بھائی داس سوموٹی • شری وکاس جھاڑے • شری نکارام سکرامے • شری گجانن سوریہ لشی • شری پدم اکر پر لہادر راؤ کلکرنی • شری سمن سنگھ بھل • شری وشاں آنڈھلر • شریکتی رفت سید • شری گجانن مانکر • شری ولاس جام دھڑے • شری گوری شنگلر کھوبے • شری پنڈلک ٹلاوڑے • شری پرکاش شندے • شری سمنیل مورے • شریکتی اپنا پھر کے • ڈاکٹر شری کرشن گائکواڑ • شری آبیجیت دوڑ • ڈاکٹر بھے بھگت • شریکتی رنجنا شندے • ڈاکٹر سمانتا گاندھی۔

شہریت مضمون کی مجلسِ عاملہ : • ڈاکٹر شری کانت پرانچے • پروفیسر سادھنا کلکرنی • ڈاکٹر چیتاریڈکر • ڈاکٹر بال کاملے • پروفیسر فخر الدین بینور • پروفیسر ناگیش کدم • شری مدھو کرنڈے • شری بھے چندر تھتے۔

The following footnotes are applicable :-

- © Government of India, Copyright 2014.
- The responsibility for the correctness of internal details rests with the publisher.
- The territorial waters of India extend into sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.
- The administrative headquarters of Chandigarh, Haryana and Punjab are at Chandigarh.
- The interstate boundaries amongst Arunachal Pradesh, Assam and Meghalaya shown on this map are as interpreted from the "North-Eastern Areas (Reorganisation) Act.,1971," but have yet to be verified.
- The external boundaries and coastlines of India agree with the Record/Master Copy certified by Survey of India.
- The state boundaries between Uttarakhand and Uttar Pradesh, Bihar and Jharkhand and between Chattisgarh and Madhya Pradesh have not been verified by the Governments concerned.
- The spellings of names in this map, have been taken from various sources.

ماحول کا مطالعہ : تیسرا جماعت

آموزشی حاصل	تجویز کردہ طریقہ تعلیم
طالب علم	طالب علم کو انفرادی طور پر / جوڑی میں / گروہ میں موقع فرماہم کرنا اور انھیں درج ذیل امور کی ترغیب دینا -
03.95A.01 اپنے اطراف و اکناف میں دستیاب نباتات کے پتے، نئے اور چھال کی عام خصوصیات (شکل، رنگ، بناوٹ، خوشبو وغیرہ) کی شناخت کرتا ہے۔ جانوروں اور پرندوں کی عام خصوصیات (حرکت، مسکن، کھانے کی عادت، آوازیں وغیرہ) کی شناخت کرتا ہے۔	اپنے گرد و پیش میں موجود گھر، اسکول اور پڑوس کا مشاہدہ کر کے مختلف چیزیں، نباتات / پرندے اور کھانا کی تحقیق و مشاہدہ کرنا، ان کے طے شدہ اور مقررہ مشاہداتی خصوصیات مثل برتابہ، ضروریات، عادتیں، حرکات و سکنات، شکل، بناوٹ، مختلف النوع) کی معلومات لینا۔
03.95A.02 اپنا اور اپنے خاندان کے افراد سے رشتے ناطے کو پہچانتا ہے۔	گھر / خاندان کا مشاہدہ کرنا کہ افراد کس کے ساتھ رہتے ہیں، وہ کیا کام کرتے ہیں،
03.95A.03 ماحول میں دستیاب چیزوں، علامات / نشانات (برتن، چولھا، آمد و رفت کے ذرائع، مواصلاتی ذرائع، سائن یورڈ وغیرہ) مقامات (گھر / مسکن کی قسمیں، بس اسٹینڈ، پڑوں پہ پہنچانیت بیان کرتے ہیں۔	رشته داری، ان کی جسمانی خصوصیات اور ان کی عادتیں اور تجربات سے مختلف طریقے سے یکساں نیت بیان کرتے ہیں۔
03.95A.04 اپنے گرد و پیش میں ذرائع آمد و رفت کے وسائل، مواصلات کے ذرائع اور لوگ کوں سے کام کرتے ہیں، اس کی معلومات حاصل کرنا۔	اپنے گرد و پیش میں ذرائع آمد و رفت کے وسائل، مواصلات کے ذرائع اور لوگ کوں سے کام کرتے ہیں، اس کی معلومات حاصل کرنا۔
03.95A.05 اپنے گھر، اسکول، باور پچی خانہ میں غذائی اشیاء، برتن، چولھا، ایندھن اور کھانا دینے کے طریقے کا مشاہدہ کرنا۔	اپنے گھر، اسکول، باور پچی خانہ میں غذائی اشیاء، برتن، چولھا، ایندھن اور کھانا دینے کے طریقے کا مشاہدہ کرنا۔

03.95A.04	اہل خاندان کا کردار، خاندان کے اثرات (امتیازی خصوصیت / نمایاں کردار / عادتیں / رسم) ایک ساتھ رہنے کی ضرورت سے متعلق زبانی / تحریری / مختلف طریقوں سے بیان کرتا ہے۔	بڑوں سے بات چیت کر کے معلومات حاصل کرنا کہ ہمیں اور پرندوں، جانوروں کو پانی اور انانج کیسے حاصل ہوتا ہے؟ ہم باتات کے کون سے حصے کھاتے ہیں؟ اسی طرح باورچی خانے میں کون کیا کیا کام کرتا ہے؟ کیا کھاتے ہیں؟ کون آخر میں کھاتا ہے؟ آس پاس کے مقامات کی سیر کرنا مثلاً بازار میں خرید و فروخت کا مشاہدہ کرنا، ڈاک خانہ سے گھر تک خط کے سفر کو دیکھنا، مقامی آب فراہمی کے ذرائع / مقامات کا دورہ کرنا۔
03.95A.05	گھر اور اپنے اطراف و اکناف کے مختلف عمر کے لوگوں، جانوروں اور پرندوں وغیرہ کی غذا کی ضرورت، غذا اور پانی کی دستیابی اور پانی کے استعمال کو بیان کرتا ہے۔	سوالت تیار کرنا اور پوچھنا، ساتھی اور بڑوں کے سوالوں کا بلا خوف و جھجک جواب دینا۔
03.95A.06	مختلف حصی قوتوں کا استعمال کر کے چیزوں، پندوں، جانوروں کی خصوصیات اور اعمال کی بنیاد پر یکسانیت / فرق کے لحاظ سے جماعت بندی کرتا ہے۔ (جیسے: بنادوں / رہنے کی جگہ / مسکن / غذا / حرکت / پسند - ناپسند / دیگر خصوصیات)	قصاویر / نشانات نشان زد کر کے، حرکات و سکنات کے ذریعے / زبانی طور پر مختصر لفظوں میں / ان کی اپنی زبان میں آسان جملوں میں تجربے / مشاہدے کیجا کرنا۔
03.95A.07	موجودہ اور مضبوط (بزرگوں کے زمانے) کی چیزوں اور اعمال (جیسے لباس، برتن، کھیل، لوگوں کے کام) میں فرق بتاتا ہے۔	چیزوں کی مشاہداتی خصوصیات میں یکسانیت / فرق کا موازنہ کر کے ان کی جماعت بندی کرنا۔
03.95A.08	نمیتیں، چیزوں کا مقام / آسان نہتوں میں مقامات (گھر، کمرہ، جماعت، اسکول کی) علامات / نشانات کی نشاندہی زبانی طور پر کرتا ہے۔	ماں باپ / سرپرست / دادا - دادی / بڑے بزرگ، پڑو بیویوں کے ساتھ بات چیت کرنا۔ کپڑے، برتن، لوگوں کے کام اور ان کے کھیلوں کا موازنہ کرنا۔
03.95A.09	روزمرہ زندگی کی چیزوں / اعمال کی خاصیت کا اندازہ لگانا، تعداد کا تخمینہ لگانا اور ان کی تصدیق علامات / نشانات / غیر معیاری اکٹیوں (بالشت، پچھوپاہی وغیرہ) سے کرتا ہے۔	کچھ / موتوی / جھٹرے ہوئے پتے / پر، تصویریں وغیرہ اور گرد کے محول کی اشیا کو جمع کر کے انھیں اختراعی انداز میں ترتیب دیا مثلاً ڈھیر، قیلیاں، پیکٹ وغیرہ۔
03.95A.10	سیر کو کئے ہوئے مقامات کی چیزوں / اعمال سے متعلق مشاہدات، تجربات اور معلومات کا اندر جماعتیں طریقوں سے کرتا ہے اور تو اتر (جیسے اشکالی قمر، موسمیات) کی پیشین گوئی کرتا ہے۔	گروہ پیش کے واقعات / حالات / سرگرمیوں کے بارے میں تیزی / باریک نظر سے مطالعہ کرنا اور ان کے بارے میں اندازہ / پیشین گوئی کرنا بیز جانچ کرنا / تصدیق کرنا اور ان کے بارے میں اندازہ / پیشین گوئی کرنا میں جایا جائے؟ (دائیں / بائیں / آگے / پیچھے)
03.95A.11	مختلف کھیلوں کے قوانین (مقامی، نشستی، میدانی) اور دیگر تفویض کردہ اجتماعی سرگرمیوں میں اصولوں کو برقرار ہے۔	کیا یکساں جم و اے برتن میں زیادہ پانی ہے؟ مگ کو بھرنے کے لیے کتنے چچے پانی درکار ہوگا؟ بالشی بھرنے کے لیے کتنے مگ پانی درکار ہوگا؟ دیگر اپنے حواس کی صلاحیت کے مطابق مشاہدہ کرنا، سونگھنا، چھوننا، سنبنا ایسی آسان سرگرمی اور تجربے کر کے ان کا استعمال کر کے چیزوں / خصوصیات / مائع پہچانا، ان کی جماعت بندی کرنا اور ان میں فرق بتانا۔
03.95A.12	خاندان اور اسکول میں اچھی / بُری نیت سے چھوپنا، مختلف انداز کے تفویض کردہ کام / کھیل / غذا سے متعلق جنسی امتیاز، غلط استعمال / پانی اور غذا کے بے جا استعمال پر اپنی رائے دیتا ہے۔	تجربہ اور سرگرمی پر مشاہدہ اور تجربہ کیجا کر کے زبانی طور پر / اشاروں سے / اسکچ کے ذریعے / جدول کی مردم سے / آسان جملوں میں لکھ کر یکسانیت بتانا۔
03.95A.13	اپنے اطراف و اکناف میں موجود باتات، جانوروں، بزرگوں، مختلف صلاحیت والے لوگ اور مختلف النوع خاندانوں سے متعلق اپنی حساسیت کا اظہار کرتا ہے۔	دستیاب / بے کار اشیا، جھٹرے ہوئے، گرے ہوئے پتے، پھول، مٹی، کپڑے کے نکڑرے، کچھ، رگوں کا استعمال کر کے نقشہ کام کرنا / کوئان وغیرہ تیار کرنا۔ مثلاً مٹی سے برتن، جانور، پرندے، آمد و رفت کے ذرائع بتانا، دیساٹی کی خالی ڈیویوں / پٹھے سے فرنپچر (میز / کرسی) بتانا۔
03.95A.14	اطراف و اکناف میں دستیاب ذرائع ابلاغ، مواصلاتی وسائل سے واقف ہوتا ہے۔	آمد و رفت کے وسائل کے لیے مکمل آمد و رفت اور لوگ کیا کرتے ہیں اس کی تحقیق اور مطالعہ کرنا۔
03.95A.15	گاؤں اور شہر میں فرق بتاتا ہے۔	شہر اور گاؤں میں تنوع، گھر، لباس، سواریوں، پیشوں، سہولتوں کے لحاظ سے سمجھنا۔
03.95A.16	اپنے ضلع اور تعلقہ میں نقل و حمل کی سہولیات اور مشہور مقامات نقشے میں بتاتا ہے۔	نقشے میں آمد و رفت کے مختلف راستے بتانا۔ آمد و رفت کے راستوں کی بیان پر اپنے ضلع کے مشہور مقامات بتانا۔
03.95A.17	نقشے پر بُنی شمع، ریاست، ملک کی معلومات سمت کے تناظر میں بیان کرتا ہے۔	ماحوں، ملک، ریاست، ملک وغیرہ اشاریہ کے مطابق نقشہ خوانی کرنا۔
03.95A.18	دن اور رات سے مریوط جانداروں کے اعمال سے متعلق بیان کرتا ہے۔	صح سے لے کر رات تک جانداروں کے روزمرہ اعمال کو سمجھنا۔
03.95A.19	انسانی ضروریات سے پیشوں اور صنعتوں کا وجود عمل میں آتا ہے، اس کی معلومات دیتا ہے۔	ہماری تمام ضروریات قدرت سے پوری ہوتی ہیں، اس لیے قدرت کے تین احترام کا احساس پیدا کرنا۔
03.95A.20	ماحوں میں دستیاب جانور، پرندے، ان کے رہنے کی جگہ / مسکن، ان کی خصوصیات، فرق اور یکسانیت کے لحاظ سے جماعت بندی کرتا ہے۔	اپنے گھر، گروہ پیش کے گھر و (انسان، جانور، پرندہ) کے تنوع کا مشاہدہ کرنا اور تجربہ بیان کرنا۔

نوٹ: تکنیکی دشواری کی بنا پر قومی پرچم کے رنگ مقررہ رنگ جیسے ہو بہ طبع نہیں ہوتے ہیں۔

فہرست

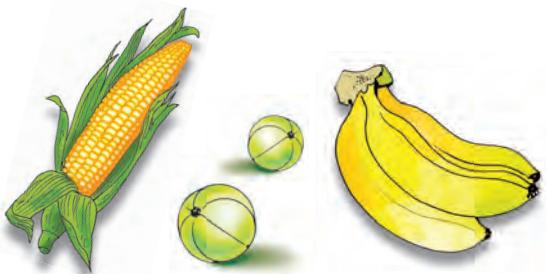
صفحہ نمبر	سبق کا نام	نمبر شمار
۱	ہمارے آس پاس	۱۔
۷	آہا! کتنے قسم کے ہیں یہ جانور	۲۔
۱۵	مسکن اپنا اپنا	۳۔
۲۰	سمت اور نقشہ	۴۔
۳۰	زمانہ کی پہچان	۵۔
۳۳	ہمارے گاؤں کی پہچان	۶۔
۳۸	ہمارا گاؤں، ہمارا شہر	۷۔
۴۶	ہماری پانی کی ضرورت	۸۔
۵۳	پانی کہاں سے آتا ہے؟	۹۔
۵۸	پانی سے متعلق چند معلومات	۱۰۔
۶۵	ہمیں ہوا کی ضرورت	۱۱۔
۶۹	ہماری غذائی ضرورت	۱۲۔
۷۲	ہماری خوراک	۱۳۔
۸۱	آؤ بادرپی خانہ چلیں	۱۴۔
۸۶	ہمارا جسم	۱۵۔
۹۲	حسی اعضا	۱۶۔
۱۰۱	مضبوط دانت، صحت مند جسم	۱۷۔
۱۰۶	میرا خاندان اور گھر	۱۸۔
۱۱۲	ہمارا اسکول	۱۹۔
۱۱۹	ہماری اجتماعی زندگی	۲۰۔
۱۲۳	اجتماعی زندگی کے لیے عام انتظامات	۲۱۔
۱۲۷	ہماری ضرورتیں کون پوری کرتا ہے؟	۲۲۔
۱۳۳	عمر جیسے جیسے بڑھتی ہے	۲۳۔
۱۳۸	ہمارے لباس	۲۴۔
۱۴۳	آس پاس ہونے والی تبدیلیاں	۲۵۔
۱۵۰	تیسری سے چوتھی جماعت میں جاتے ہوئے	۲۶۔

۱۔ ہمارے آس پاس

یہ تمام چیزیں تم یقیناً پہچانتے ہو۔ یہ چیزیں کس شے سے بنی ہیں؟
یہ اشیا کہاں پائی جاتی ہیں؟ ان کے استعمال کھو۔

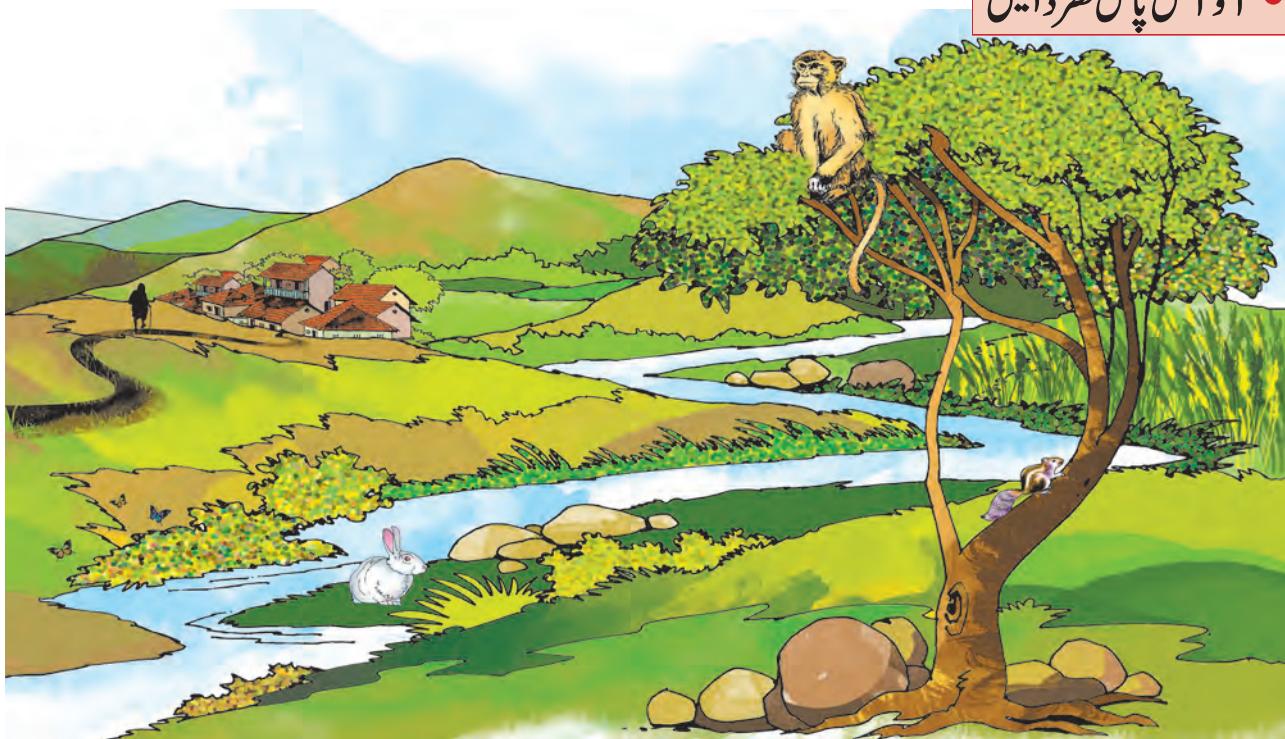


بتابُ تو بھلا!



اس تصویر کی چیزوں کو بھی تم پہچان سکتے ہو۔
یہ چیزیں کہاں ملتی ہیں؟ ان کے استعمال کھو۔

• آؤ آس پاس نظر ڈالیں



ہمارے آس پاس ان گنت اشیا موجود ہیں۔ ان تمام سے مل کر ہمارا ماحول بنتا ہے۔
اس میں مٹی، پتھر، کنکر پائے جاتے ہیں۔ ندی، نالے، تالاب موجود ہیں۔ ہوا ہے۔ پہاڑ اور ٹکریاں ہیں۔ سنسان و بیابان جنگلات ہیں۔ کھیت، گھر اور راستے بھی ہیں۔ مختلف قسم کے جانور ہمارے اطراف پائے جاتے ہیں۔ مختلف قسم کے درختوں، جھاڑیوں اور بیلوں سے ہمارا ماحول سجا ہوا ہے۔ ہم بھی ماحول کا ایک حصہ ہی ہیں۔

● چڑیا اور راستے میں پڑا ہوا پتھر

اب ہم اپنے ماحول میں موجود ایک پتھر اور ایک چڑیا کا موازنہ کریں گے۔

پتھر جہاں ہے وہیں پڑا رہے گا۔ اسے کسی نے اٹھا کر کہیں رکھا تب ہی اس کی جگہ تبدیل

ہوگی۔ پتھر کچھ کھاتا نہیں اس لیے اس کی بڑھوتری بھی نہیں ہوگی۔ پتھر بچوں کو جنم نہیں دیتا۔



چڑیا اس سے مختلف ہے۔ چڑیا گھونسلہ بناتی ہے۔ اس کے لیے چڑیا خود ادھرا دھر جاتی ہے۔ چڑیا کیڑے اور انماج کے دانے کھاتی ہے۔ ان کو کھانے سے چڑیا میں بڑھوتری ہوتی ہے۔



چڑیا گھونسلے میں آنڈے دیتی ہے۔ آنڈوں سے بچے نکلتے ہیں۔ چڑیا ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتی ہے۔

● چڑیا اور پتھر کے درمیان یہ فرق کیوں نظر آتا ہے؟

چڑیا جاندار ہے اور پتھر بے جان۔

• ہمارے اطراف پائی جانے والی چیزوں کے دو گروہ ہیں؛

جاندار چیزیں اور غیر جاندار چیزیں۔

جانداروں کے بھی دو گروہ ہوتے ہیں؛ نباتات اور حیوانات۔

جس طرح حیوانات بچوں کو جنم دیتے ہیں اسی طرح یہ جوں سے پودے اُگتے ہیں۔ وہ نباتات کے بچے ہی ہیں۔ پودوں کی بڑھوتری ہو کر وہ چھوٹے سے بڑے ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نباتات جاندار ہیں۔

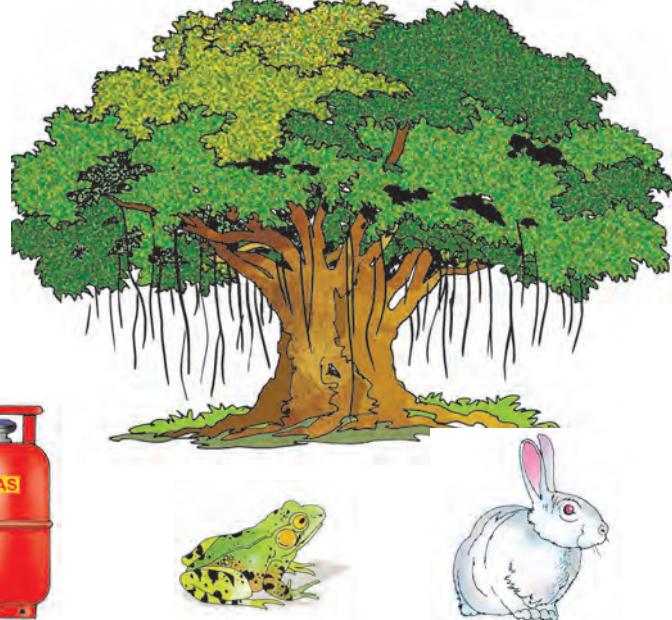
نباتات حرکت بھی کرتے ہیں۔ کلی سے پھول بننے میں بند پکھڑیاں ہٹلتی ہیں لیکن نباتات میں تمام حرکات آسانی سے نظر نہیں آتیں۔ پودوں کو بھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔

نباتات حیوانات کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جاسکتے۔ وہ جڑ کے سہارے سے ایک ہی جگہ قائم رہتے ہیں۔ نباتات اور حیوانات میں یہ ایک بڑا فرق ہے۔



بتابو تو بھلا!

بتابو کے تصوپر میں دی گئی چیزیں جاندار ہیں یا بے جان۔
اگر وہ جاندار ہیں تو باتات ہیں یا حیوانات۔



بتابو تو بھلا!



- تمہارے ماحول میں کون کون سے پرندے نظر آتے ہیں؟
- پھر کے ذریعے تیار کی گئی کون کون سی چیزوں کے بارے میں تم جانتے ہو؟

آؤ دماغ پر زور دیں



- ریل کا انجمن ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے۔ یہ جاندار ہے یا بے جان؟
- جاندار درخت کی لکڑی سے کرسی تیار کی گئی۔ وہ جاندار ہے یا بے جان؟

• ماحول کے تمام اجزاء کا ایک دوسرے سے تعلق

پانی اور ہوا ماحول ہی کے اجزاء ہیں۔ ہر جاندار کو ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تمام جانداروں کو غذا کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ غذائیں ماحول ہی سے حاصل ہوتی ہے۔



زندہ رہنے کے لیے دوسری چیزیں بھی جانداروں کو ماحول ہی سے ملتی ہیں۔ پرندے گھونسلے بناتے ہیں جس کے لیے پرندوں کو کپاس، تنکے، دھاگے وغیرہ درکار ہوتے ہیں۔ وہ انھیں ماحول ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

انسان ماحول سے کئی چیزیں حاصل کرتا ہے۔ کپاس، اوزن، ریشم ماحول ہی سے ملتے ہیں۔ ان سے ہم کپڑے بناتے ہیں۔



چٹائیاں، ٹوکریاں، بیاض کے کاغذ جیسی چیزیں انسان ماحول سے حاصل ہونے والی اشیا سے بناتا ہے۔ گھر بنانے کے لیے در کار مٹی، پتھر اور لکڑی انسان کو ماحول ہی سے ملتی ہیں۔

چند نباتات کے نیچ ہوا کے ذریعے منتشر ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے مختلف جگہوں پر ان نباتات کے نئے پودے اُگ آتے ہیں، یعنی نباتات کو بھی ماحول سے مدد ملتی ہے۔

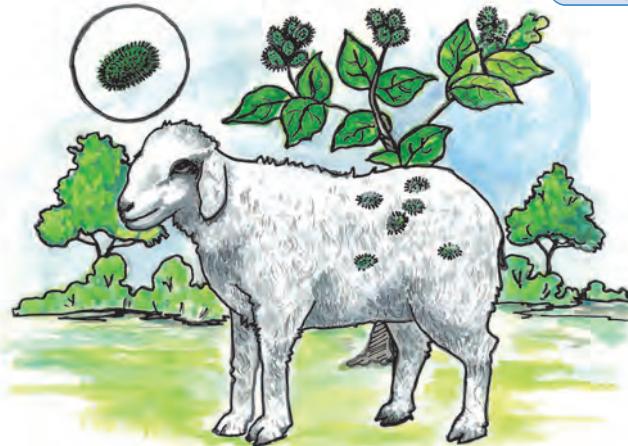
جاندار ماحول سے جو چیزیں حاصل کرتے ہیں اس کا ماحول پر کیا اثر ہوتا ہو گا؟

مردہ جانوروں کا گوشت گدھ، لومڑی وغیرہ جانور کھاتے ہیں۔ وہ اپنا پیٹ بھی بھرتے ہیں اور ماحول کو بھی صاف سترارکھتے ہیں۔

مردہ جانوروں کا بچا ہوا حصہ سرطتا ہے اور مٹی میں مل جاتا ہے۔

درختوں کے پتے گرتے ہیں اور مٹی میں گر کر سرطرا جاتے ہیں جس کی وجہ سے مٹی زرخیز ہوتی جاتی ہے۔ یعنی بے جان چیزوں میں بھی جاندار چیزوں کی وجہ سے تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟



بھیڑ کے جسم پر بڑے بڑے بال ہوتے ہیں۔ یہ جھاڑیاں کہاتی ہے۔ اس دوران چند پودوں کے نج اس کے بالوں میں آنک جاتے ہیں۔ بھیڑ جب دوسرے مقام پر جاتی ہے تو وہ نج وہاں گر جاتے ہیں۔ اس وجہ سے مختلف مقامات پر نباتات کے نئے پودے تیار ہوتے ہیں۔ یعنی جاندار اور نباتات دونوں ہی ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا؟



- * ہمارے ماحول میں کئی چیزوں ہیں۔ کچھ بے جان ہیں، کچھ جاندار ہیں۔
- * جاندار خود حرکت کرتے ہیں۔
- * جانداروں کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ غذا کھانے سے ان کی بڑھوٹی ہوتی ہے۔ ان سے انہی کی طرح جاندار تیار ہوتے ہیں۔
- * جانداروں میں کچھ حیوانات ہوتے ہیں تو کچھ نباتات۔
- * جانداروں کی تمام ضروریات ماحول سے پوری ہوتی ہیں۔
- * غیر جاندار چیزوں میں بھی جانداروں کی وجہ سے تبدیلی ہوتی ہے۔
- * ماحول کے تمام اجزاء ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



ماحول سے حاصل ہونے والی چیزوں ہی سے تمام جانداروں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ ایسی چیزوں ضائع نہ کریں۔ اس کا خیال رکھیں کہ ہمارے ذریعے ماحول کو نقصان نہ پہنچ۔

مشق



الف) کیا کریں گے بھلا!

- گزشتہ سال کی بیاضوں میں کئی کورے صفات نجح گئے ہیں۔

ب) تصویر بناؤ!

- مکڑی کے جالے کی تصویر بناؤ۔ وہ جالا کیوں بناتی ہے، معلومات حاصل کر کے تصویر کے نیچے لکھو۔

ج) آؤ دماغ پر زور دیں!

- (۱) کپاس کے کون کون سے استعمال ہیں؟
- (۲) چپلیں کس شے سے بنتی ہیں؟
- (۳) قریب سے تیز آواز آنے پر چڑیا کیا کرے گی؟ پتھر کیا کرے گا؟
- (۴) چھپکی کیا کھاتی ہے؟
- (۵) تمہارے مکان میں موجود لکڑی کے ذریعے بنی ہوئی چیزوں کی فہرست بناؤ۔
- (۶) کون کون سے جانور چوہے کھا کر پیٹ بھرتے ہیں؟

د) خالی جگہ پُر کرو۔

- (۱) کسی نے اٹھا کر کہیں رکھا تب ہی پتھر کی جگہ..... ہوگی۔
- (۲) کپاس، اون اور ریشم سے ہم بنتے ہیں۔
- (۳) درختوں کے پتے..... ہیں اور مٹی میں گر کر سڑ جاتے ہیں۔

ہ) نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھو:

- (۱) انسان کو ماحول سے کون کون سی چیزیں ملتی ہیں؟
- (۲) نباتات کو ماحول سے کس طرح مدد ملتی ہے؟
- (۳) جنگل کی مٹی کس کی وجہ سے زرخیز ہوتی ہے؟

و) نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھو:

- (۱) چند نباتات کے نجح ہوا کی وجہ سے منتشر ہوتے ہیں۔
- (۲) نباتات، غیر جاندار ہیں۔
- (۳) کیڑے اور انماج کے دانے کھانے سے چڑیا میں بڑھوٹی ہوتی ہے۔

سرگرمی

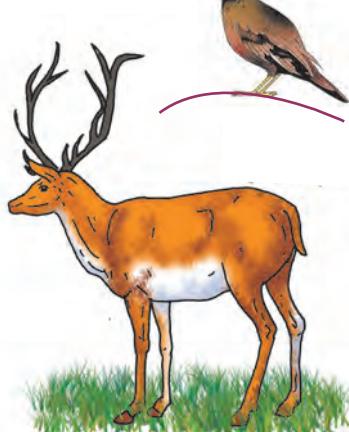
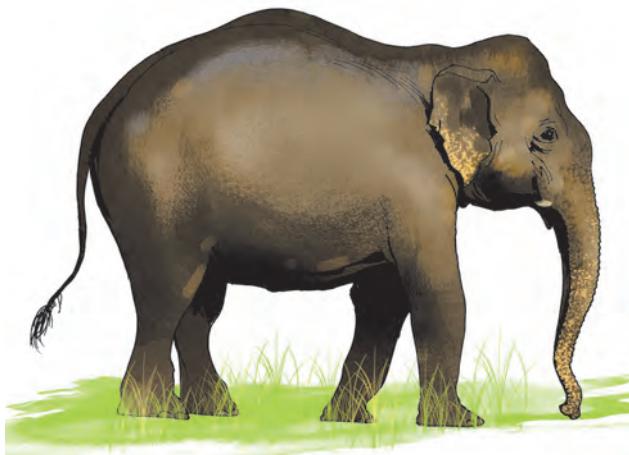
- حیوانات اور نباتات کے تعلق سے کئی تہوار منائے جاتے ہیں۔ تمہارے علاقے میں ایسے کون سے تہوار منائے جاتے ہیں؟ وہ کس طرح مناتے ہیں؟ اس تعلق سے معلومات حاصل کرو۔

۲۔ آہا! کتنے قسم کے ہیں یہ جانور

بتابو تو بھلا!



تصوپر میں دیے ہوئے جانوروں، پرندوں کو تم یقیناً پہچان سکتے ہو۔ ان کے نام بتاؤ۔
ہر ایک جانور کی خصوصیت بھی بتاؤ۔

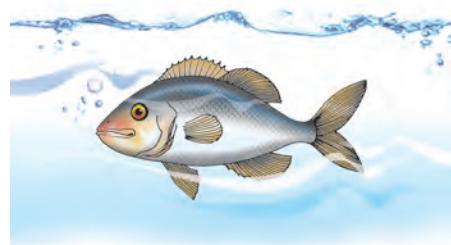
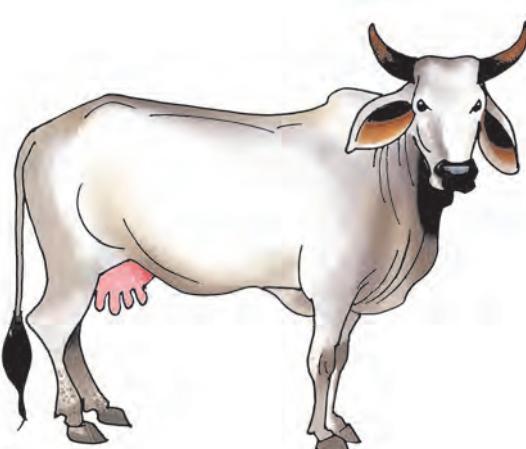


بتابو تو بھلا!

ہمارے نام بتاؤ

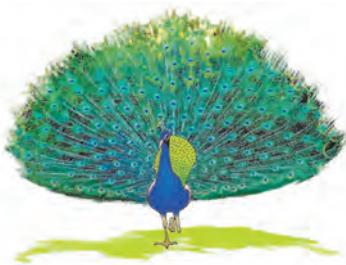
- آسمان میں اڑنے والے جانور، پانی میں رہنے والے جانور۔
- کالے رنگ کے جانور، رنگ برلنے والے جانور۔
- بہت بڑے جانور، بالکل چھوٹے جانور۔

● ہم کہاں رہتے ہیں؟



غُقاب آسمان میں اوپرناہ اڑتا ہے۔
گائے زمین پر چلتی ہے۔
محچلیاں پانی میں تیرتی ہیں۔

• ہمارے رنگ الگ الگ!

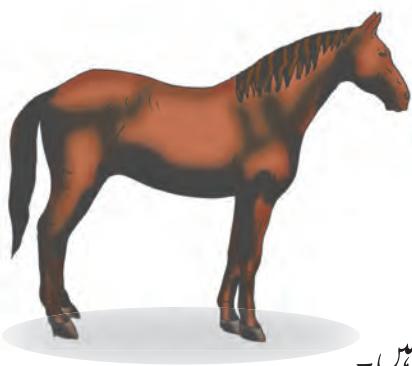


بگلا سفید ہوتا ہے۔

کوا کالا ہوتا ہے۔

بھینس بھی کالی ہوتی ہے۔

مور تو رنگ برلنگی ہوتا ہے۔



گھوڑا اور قیل جسامت میں بڑے ہوتے ہیں۔

کبری اور کتے کی جسامت درمیانہ ہوتی ہے۔

چوہا اور گلہری چھوٹے ہوتے ہیں۔

کپھوا اور چھینگر ان سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔
پیشہ (پروالے چھوٹے کیڑے) اور چیونیاں بے حد چھوٹی ہوتی ہیں۔

بناو تو بھلا!



• سست رفتار جانور کون سا ہے؟ • بہت تیز دوڑ نے والا جانور کون سا ہے؟

• ہماری حرکات مختلف!



گلہری جسامت میں چھوٹی ہوتی ہے لیکن نہایت پھر تیلی ہوتی ہے۔ درخت پر تیزی سے چڑھتی ہے۔ شاخوں پر کوڑ کوڑ کر بھاگتی ہے۔



ہاتھی کا جسم وزنی ہوتا ہے۔ پیر موٹے ہوتے ہیں۔ ہاتھی بہت تیز رفتار سے دوڑ نہیں سکتا۔



ہرن کی ٹانگیں تلکی تلکی ہوتی ہیں۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہے۔

مینڈک کے پچھلے پیر لمبے ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ آسانی سے پھکتا ہے۔





بتاب تو بھلا!

- ہم گائے کیوں پالتے ہیں؟
- گھر میں چڑھوں اور کھٹل کا ہونا ہمیں کیوں اچھا نہیں لگتا؟

• ہم فائدہ مند ہیں!



ہم چاہتے سے جانور پالتے ہیں۔

کتنا گھر کی رکھواں کرتا ہے۔ کچھ لوگ بلی بھی شوق سے پلتے ہیں۔ گائے بھینس، بکریاں دودھ دیتی ہیں۔

کچھ لوگ مرغیاں بھی پالتے ہیں۔ گوشت، مچھلی، انڈے جیسی غذائی اشیاء جانوروں کے ذریعے ہی حاصل ہوتی ہیں۔

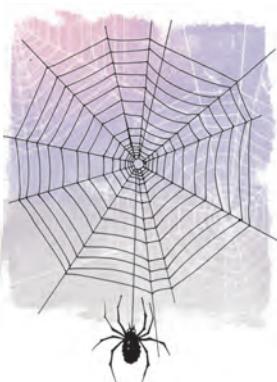
بیل کاشتکاری میں مدد کرتے ہیں۔ گاڑی میں جوتے پر بیل بار برداری کا کام کرتے ہیں۔ بار برداری کے لیے کچھ لوگ گھوڑے یا گدھے بھی پلتے ہیں۔

ہم پالنے جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

انھیں کھلاتے پلاتے ہیں۔ وہ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔



پالے ہوئے جانور بھی ہم سے مانوس ہو جاتے ہیں۔



کچھ جانور ہمارے گھر میں ہمارے نہ چاہتے ہوئے بھی گھس آتے ہیں۔ چوہے اور گھونس انانج کے ذخیروں کو بر باد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھر میں موجود چیزوں کو وہ کترتے بھی ہیں۔

گھر میں کھٹل ہوتے ہیں۔ وہ ہمارا خون چوستے ہیں۔ کمڑیوں کی وجہ سے گھر میں جالے ہو جاتے ہیں۔

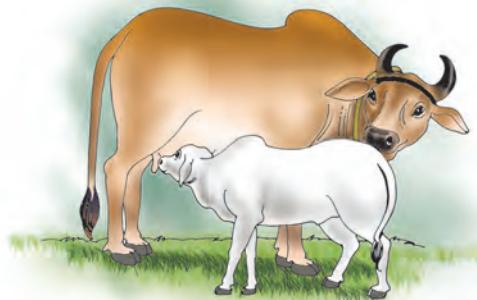
مچھر، مکھی، پشہ، جھینگر کی وجہ سے بھی ہمیں تکلیف پہنچتی ہے۔ اس کے باوجود تکلیف دہ جانوروں کی بھی فطرت میں اہمیت ہے۔



ہم نے دیکھا کہ اطراف و اکناف میں پائے جانے والے حیوانات کو کتنے طریقوں سے گروہوں میں بانٹا جاتا ہے لیکن یہ سرسری مشاہدے کے ذریعے بنائے گئے گروہ ہیں۔

سانسندال جس وقت حیوانات کے گروہ بناتے ہیں وہ اہم خصوصیات کو ڈھوندنا ہے۔ آؤ دیکھیں یہ کیسے ہوتا ہے؟

• ہمارے بچے ڈودھ پیتے ہیں۔



گائے، کتے، بکری اور چوہے کے بچے ماں کا ڈودھ پی کر بڑے ہوتے ہیں۔

ان جانوروں کو چار پیروں پر بال ہوتے ہیں۔ ان کے جسم پر بال ہوتے ہیں۔ انھیں بیرونی کان ہوتے ہیں۔

• ہم اڑتے ہیں۔

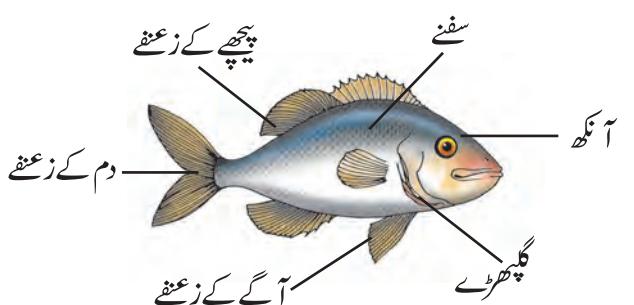
پرندوں کو دو ہی پیروں پر بال ہوتے ہیں۔ اڑنے کے لیے دو

پنکھہ ہوتے ہیں۔ پرندوں کے جسم پر سے ڈھکے ہوتے ہیں۔



مختلف پرندوں کے اڑنے کی طاقت مختلف ہوتی ہے۔ چل آسمان میں اوپری اڑان بھر سکتی ہے۔ اڑنے کے بعد آسمان میں کافی دیر چکر لگا سکتی ہے۔ اس کے برخلاف مرغا بہت کم اڈنچائی تک اڑ سکتا ہے۔ فوراً زمین پر آ جاتا ہے۔

• ہم پانی میں رہتے ہیں۔



محچلیاں پانی میں رہتی ہیں۔ وہ مختلف قسموں کی ہوتی ہیں۔ محچلیوں کو زعنفے ہوتے ہیں۔ زعنفوں کی مدد سے وہ پانی میں حرکت کر سکتی ہیں۔ محچلیوں کے جسم پر سفے پائے جاتے ہیں۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟

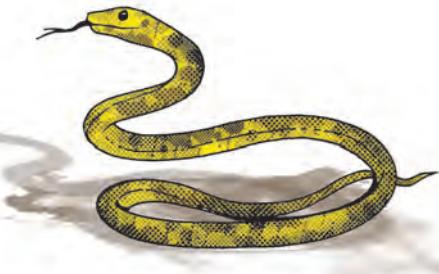


محچلیوں کی آنکھوں کے پیچے گپھڑے ہوتے ہیں۔ محچلیاں گپھڑوں کے ذریعے سانس لیتی ہیں۔

• ہم رینگتے ہیں۔



گرگٹ، چھپکی اور سانپ رینگنے والے جانور ہیں۔
رینگنے والے جانوروں کے جسم پر سفنے پائے جاتے ہیں۔



گرگٹ اور چھپکی کو چار پیر ہوتے ہیں جو بے حد کمزور اور چھوٹے
ہوتے ہیں۔
سانپ کو تو پیر نہیں ہوتے۔



• ہمیں کیڑے کہتے ہیں۔

تلیوں کو بھی پر ہوتے ہیں لیکن ہم
تلیوں کو پرندہ نہیں کہتے۔ وہ کیڑے ہیں۔
تلیاں پرندوں سے جسامت میں چھوٹی
ہوتی ہیں۔ انھیں چھپیر ہوتے ہیں۔

جن جانوروں کو چھپیر ہوتے ہیں
انھیں کیڑے کہتے ہیں۔ اس لیے تلیوں کا
شمار کیڑوں میں ہوتا ہے۔
مچھر، مکھی، جھینگر بھی کیڑے ہی ہیں۔



کیا تمھیں معلوم ہے؟



چمگاڈڑ کو پنکھہ ہوتے ہیں لیکن اس کا جسم پر سے
ڈھکا نہیں ہوتا۔ اس کے پچھے مال کا دودھ پی کر بڑھتے ہیں۔
وہ کوا، طوطا اور مرغے کی طرح پرندہ نہیں۔ اس لیے اس کا شمار گائے، شیر، ہرن
اور چوہے کے گروہ میں ہوتا ہے۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



اُلو، سُو سماں اور بُلی کو نیچے دیے ہوئے کس گروہ میں رکھیں گے؟

جانور	گروہ
	گائے، کتّا، بکری اور چوہا (ہمارے نیچے دُدھ پیتے ہیں۔)
	کوّا، چڑیا، طوطا اور مرغا (ہم اڑتے ہیں۔)
	گرگٹ، چھپکلی اور سانپ (ہم رینگتے ہیں۔)

یہی مختصر معلومات ان جانوروں کے بارے میں حصیں تم جانتے ہو، لیکن ہماری دنیا میں اور بھی بہت سے جانور ہیں۔

جانوروں کے رنگ، ساخت، جسامت میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔ ان کی حرکت، رہنے کی جگہ بھی مختلف ہوتی ہے۔

جانوروں میں پائے جانے والے فرق کو ہی جانوروں میں تنوع (رزنگاری) کہتے ہیں۔

سمندر میں رہنے والے جانوروں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے اور ان میں تنوع پایا جاتا ہے۔

ایسے تمام جانوروں کی معلومات کافی دلچسپ ہے۔ کچھ اور بڑے ہونے کے بعد تم یہ معلومات ضرور حاصل کرنا۔

ہم نے کیا سیکھا؟



* آسمان، زمین اور پانی میں کئی طرح کے جانور ہستے ہیں۔

* جانوروں کے رنگ، جسامت اور حرکات مختلف ہوتی ہیں۔

* کچھ جانور ہمارے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ ایسے جانوروں کو ہم پالتے ہیں۔

* کچھ جانوروں سے ہم کو تکلیف پہنچتی ہے۔

* جانوروں کی اہم خصوصیات کی بنا پر سائنسدار ان کو گروہوں میں بانٹتے ہیں۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

تنوع فطرت کا اصول ہے۔



الف) کیا کریں گے بھلا؟

ٹھہرے ہوئے پانی میں مچھر پیدا ہوتے ہیں۔ مچھر کی وجہ سے ملیریا، ڈینگو، چکن گنیا جیسی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ مچھر کی افرائش رونے کے لیے تدابیر کرنا ہے۔

ب) آؤ دماغ پر زور دیں!

- (۱) بھوزراؤ نے والا جانور ہے لیکن وہ کیڑا ہے یا پرندہ؟
- (۲) مچھلی اور گرگٹ میں کون سی یکسانیت پائی جاتی ہے؟
- (۳) کون سا ایسا جانور ہے جس کے جسم پر پٹے پائے جاتے ہیں؟
- (۴) ریاستان میں رہنے والے لوگ اونٹ کس لیے پالتے ہیں؟
- (۵) بھیڑیں کس لیے پالتے ہیں؟
- (۶) مرغیاں کس لیے پالی جاتی ہیں؟
- (۷) تیز دوڑنے والے جانوروں کے نام لکھو۔
- (۸) اونچی اڑان بھرنے والے پرندوں کے نام لکھو۔
- (۹) کن جانوروں کے جسم پر دھبے ہوتے ہیں؟
- (۱۰) ایاں (گردن پر بال) کون کون سے جانوروں کو ہوتی ہے؟

ج) نیچے دیے ہوئے جملے مکمل کرو:

تمام کوئے ہوتے ہیں۔ تمام طوطے ہوتے ہیں، لیکن گاویں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ گائیں کالی، یا..... ہوتی ہیں۔

د) معلومات حاصل کرو اور اپنے ہم جماعتوں کو سناؤ:

شیرکو، ہریل، گینڈا، شیر ببر میں سے کسی ایک کی تصویر حاصل کرو۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ اسے صاف ستر اکھو اور اپنے ہم جماعتوں کو سناؤ۔

ه) نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھو:

- (۱) کون کون سے جانوروں سے ہمیں دودھ حاصل ہوتا ہے؟
- (۲) گھر میں چوہے کیوں نہیں ہونے چاہئیں؟
- (۳) کھیاں کھاں رہتی ہیں؟
- (۴) کن جانوروں کے جسم پروں سے ڈھکے ہوتے ہیں؟
- (۵) پرندوں کو کتنے پیر ہوتے ہیں؟

و) نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھو:

- (۱) بگلا سفید ہوتا ہے۔
- (۲) طوطے کے جسم پر سفنتے پائے جاتے ہیں۔
- (۳) بلی بار برداری کے کام میں ہمارے لیے فائدہ مند ہے۔
- (۴) چھپلی کے جسم پر بال ہوتے ہیں۔
- (۵) مرغا بہت اونچا نہیں اڑ سکتا ہے۔

ز) جوڑیاں لگاؤ:

گروہ ب'	گروہ الف'	
چھٹے پیر ہوتے ہیں	(الف)	گرگٹ
رینگتے ہیں	(ب)	چپل
پانی میں رہتی ہیں	(ج)	چکا ڈر
اڑ سکتا ہے لیکن پرندہ نہیں	(د)	تنی
آسمان میں اونچی اڑان بھر سکتی ہے	(ه)	محچلیاں

ح) نیچے دیے ہوئے جانور پہچانو:

- (۱) گھر میں جالے بنانے والا
- (۲) رنگ برنگی
- (۳) سوند والا
- (۴) تیزی سے دوڑنے والا

ط) نیچے دیے ہوئے جانوروں کو کتنے پیر ہوتے ہیں؟

- (۱) سانپ
- (۲) چپل
- (۳) ہرن
- (۴) چھپلی
- (۵) کمھی

سرگرمی

• معلومات حاصل کرو: (۱) جگنو کی خصوصیت

(۲) گرگٹ کی خصوصیت



۳۔ مسکن اپنا اپنا



بناو تو بھلا!



- بلی کس کے تاک میں بیٹھی ہے؟
- کوئے کیوں گھبرا رہے ہیں؟ وہ بلی کو کیوں بھگا رہے ہیں؟

بناو تو بھلا!



- پرندے گھونسلے بنانے کے لیے کیا کیا استعمال کرتے ہیں؟
- کون کون سے جانور بلی میں رہتے ہیں؟
- پالتو مرغیاں کہاں رہتی ہیں؟ ان کے رہنے کا انتظام کون کرتا ہے؟

• گھر کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

کڑا کے کی سردی، تیز ہوا میں، تپتی دھوپ، موسلادھار بارش کی وجہ سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ ان سے بچنے کے لیے ہم گھر میں رہتے ہیں۔ گھر کی وجہ سے چوری کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

کچھ لوگ جنگل سے بالکل قریب رہتے ہیں۔ ان کو جنگلی جانوروں کا بھی ڈر رہتا ہے۔ گھر کی وجہ سے وہ ڈر بھی کم ہو جاتا ہے۔



• نیا لفظ سکھو!

مسکن - گھر، خطرے سے بچاؤ کے لیے محفوظ جگہ۔ ایسا آسرا جس کے ذریعہ دھوپ، ہوا، بارش سے بچا جاسکے۔

کیا ہماری طرح جانوروں کو بھی گھر کی ضرورت ہوتی ہے؟

کچھ جانوروں کو گھر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ جانور خود کے لیے مسکن تیار کرتے ہیں اور کچھ جانور ماحول میں محفوظ جگہ مسکن ڈھونڈتے ہیں۔



• خود کے لیے مسکن بنانے والے جانور

پرندوں کے گھونسلے تم نے دیکھے ہوں گے۔ گھونسلے پرندوں کے ذریعہ خود کے لیے بنایا ہوا مسکن ہی ہے۔

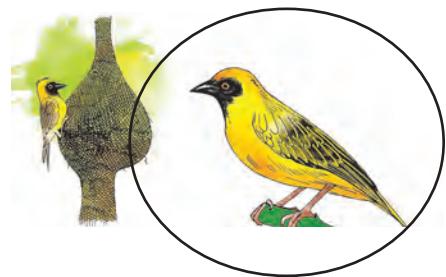
پرندوں کو انڈے کھانے والے مختلف جانوروں کا ڈر ہوتا ہے۔ اس لیے انڈے دینے کے لیے انھیں محفوظ جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

انڈوں میں سے بچے نکلتے ہیں۔ بچوں کو کھانے والے جانور بھی ہوتے ہیں۔ خود کی حفاظت کرنے کی طاقت بچوں میں نہیں ہوتی۔ گھونسلے کی وجہ سے بچوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ اس لیے پرندے گھونسلے بناتے ہیں۔ گھونسلے بنانے کے لیے پرندے گھاس پھوس اور تنکوں کا استعمال کرتے ہیں۔ کپاس، ڈور یا سٹلی کے بلڑے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے گھونسلے اندر سے زم اور گرم ہوتے ہیں۔



تمام پرندوں کے گھونسلے ایک جیسے نہیں ہوتے۔

گھونسلوں کے لیے پرندے مناسب جگہ چلتے ہیں۔ بیانامی پرندے کو تو دیکھو!



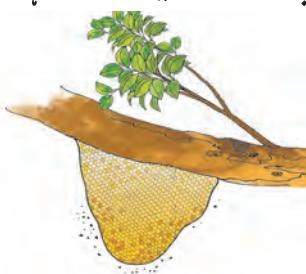
گھونسلے کے لیے پانی کے قریب کانٹے دار درخت پسند کرتا ہے۔ درخت کی کچھ شاخیں پانی پر جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان میں اوپنی شاخ پر بیا کا گھونسلا ہوتا ہے۔ انڈے کھانے والے جانوروں کو وہاں جانا مشکل ہوتا ہے۔



درزی پرندہ، چڑیا (گوریا) سے چھوٹا ہوتا ہے۔ وہ گھونسلے کے لیے بڑے پتے والی جھاڑی کا انتخاب کرتا ہے۔ جھاڑی کے قریب قریب کے پتوں کو سی کروہ گھونسلا بناتا ہے۔ سینے کے لیے وہ دھاگے کی جگہ باریک بیل کا استعمال کرتا ہے۔ وہ چھوٹا سا گھونسلا اس چھوٹے پرندے کے لیے کافی ہوتا ہے۔

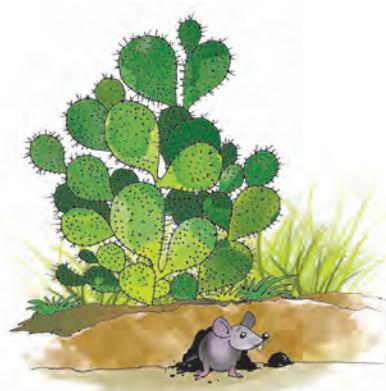


کچھ کیڑے بھی اپنے مسکن خود تیار کرتے ہیں۔ شہد کی مکھیاں درختوں پر یا پھاڑوں کی کگروں کے نیچے بننے چھتوں پر چھتا بناتی ہیں۔



گھوںس، چوہے کھیتوں میں زمین کے نیچے رہتے ہیں۔ رہنے کے لیے وہ زمین کھود کر بل بناتے ہیں۔

گھوںس اور چوہے انسانوں کی بستی میں بھی رہتے ہیں۔ گھروں کے اندر ہی دیواروں یا زمین کے نیچے بل بناتے ہیں، لیکن اکثر وہ مٹی سے بننے ہوئے مکانوں میں اپنا مسکن بناتے ہیں۔ سیمنٹ کے ذریعے بنائے گئے گھروں میں وہ نہیں آتے۔ کیوں کہ وہ سیمنٹ کے گھروں کو کھو نہیں پاتے۔



• ماحول میں بنا بنا یا مسکن ڈھونڈنے والے جانور

کچھ جانور مسکن کے لیے اپنے طور پر کوشش نہیں کرتے۔ وہ ماحول ہی میں مناسب جگہ کا انتخاب مسکن کے لیے کرتے ہیں۔ کچھ کبوتر اور فاختہ جنگلوں میں رہتے ہیں۔ اونچی ڈھلوال چڑاؤں کے چھوٹے چھوٹے شگافوں میں رہتے ہیں۔ کچھ تو انسانوں کی بستی کے پاس ہی رہتے ہیں اور دیوار کے سوراخوں میں مسکن بناتے ہیں۔



شیر، چیتا، لکڑ بگھا پہاڑوں کے سوراخوں میں رہتے ہیں۔

چند قسم کی چپگاڑیں اونچے درختوں پر رہتی ہیں لیکن کچھ چپگاڑیں پہاڑوں کے اندر ہیرے غاروں میں رہتی ہیں۔ کبھی کبھی وہ پرانی سنسان عمارتوں میں بھی رہتی ہیں۔



کیا تمھیں معلوم ہے؟



• کہتے ہیں کہ سانپ چیونٹی کے گھر میں رہتا ہے۔ لیکن یہ سچ نہیں ہے۔
چیونٹیاں گھر بناتی ہیں۔ سانپ گھر نہیں بناتا۔ سانپ بل میں رہتا ہے۔

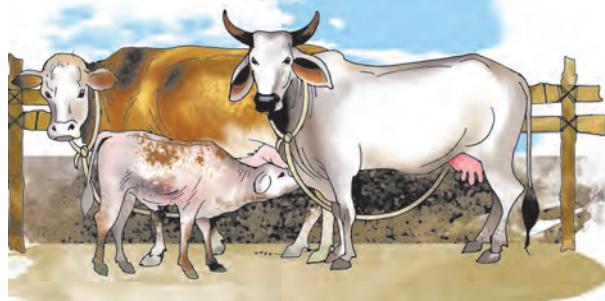
• پالتو جانوروں کا مسکن



مرغیوں کے مسکن کو ڈرہ کہتے ہیں۔



گھوڑوں کے مسکن کو صطبل کہتے ہیں۔



گائے کے لیے کوٹھا بناتے ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا



- * ٹھنڈ، ہوا، ڈھوپ، بارش سے بچنے کے لیے جانوروں کو مسکن کی ضرورت ہوتی ہے۔
- * کچھ جانور خود مسکن تیار کرتے ہیں۔
- * کچھ جانور ماحول میں موجود تیار مسکن ڈھونڈتے ہیں۔
- * ہم کچھ جانوروں کو پالتے ہیں اور ان پالتو جانوروں کے لیے مسکن بناتے ہیں۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



کیا شوق کی خاطر جانوروں کو پخراوں میں رکھنا درست ہے?
جانوروں کو ان کے فطری ماحول میں زندہ رہنے دیں۔

مشق

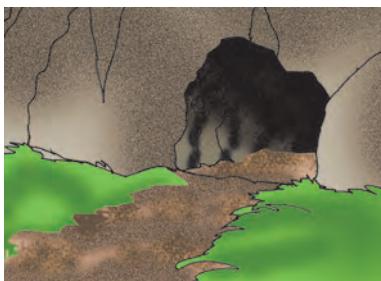
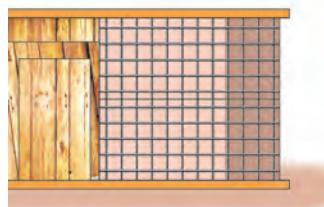


(الف) کیا کریں گے بھلا؟

آج کل کئی شہروں میں پرندوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ ان کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہیے۔

ب) آؤدماغ پر زور دیں!

- (۱) چیزوں میں اس کس چیز سے اپنا گھر بناتی ہیں؟
- (۲) یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ بچوں پر کرکے نیچے ملتا ہے؟
- (۳) کچھ کبوتر اور فاختہ جنگل چھوڑ کر انسانوں کی بستی کے قریب رہنے کے لیے آئے۔ کچھ چوڑے ہے مجھی انسانوں کی بستی کے قریب رہنے لگے۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟
- (۴) نیچے دی ہوئی تصویر دیکھ کر جانور اور ان کے مسکن کی جوڑیاں لگاؤ:



ج) خالی جگہ پُر کرو:

- (۱) تمام پرندوں کے گھونسلے نہیں ہوتے۔
- (۲) نامی پرندہ چڑیا سے چھوٹا ہوتا ہے۔
- (۳) کچھ جانور مسکن کے لیے اپنے طور پر نہیں کرتے۔
- (۴) شیر، چیتا، پہاڑوں کے غاروں میں رہتے ہیں۔
- (۵) گھوڑے کے مسکن کو کہتے ہیں۔

د) نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھو:

- (۱) درزی چڑیا پتوں کو سینے کے لیے کس چیز کا استعمال کرتی ہے؟
- (۲) انڈے کھانے والے جانوروں کو بیا کے گھونسلے میں جانا کیوں مشکل ہوتا ہے؟
- (۳) پرنديے گھونسلوں کو نرم اور گرم کس طرح بناتے ہیں؟
- (۴) سیمنٹ سے بنے ہوئے گھروں میں چوہے اور گھونس آسانی سے کیوں نہیں آتے؟
- (۵) اندھیرے غاروں میں رہنے والی چمگادریں اور کہاں اپنا مسکن بناتی ہیں؟



اساتذہ کے لیے

- اس سبق میں سمتوں اور نقشہ کی پہچان کروائی گئی ہے۔ یہ چیزیں طلبہ کے لیے غیر مرئی شکل میں ہونے کے سبب اسے مناسب طریقے سے سمجھاتے وقت احتیاط برتنی جائے۔ • عملی کام پر زور دیا جائے۔ • اس سبق میں صرف اہم سمتوں ہی پر دھیان دیا جائے۔ پچوں کو قطب نما استعمال کے لیے دیا جائے۔ • یہ اہم بات طلبہ کو سمجھائی جائے کہ نقشہ میں سمتوں کا مطالعہ مقامی علاقوں سے جوڑ کر کیا جاتا ہے۔



آؤ یہ کر کے دیکھیں!

جماعت میں دو قطاریں بناؤ۔ پھر ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ اب آگے دیے ہوئے سوالوں کے جواب اپنے سامنے کھڑے طالب علم / طالبہ سے کھو۔

- ۱۔ جماعت میں تختہ سیاہ تمہاری کس جانب ہے؟
- ۲۔ جماعت کا خاص دروازہ تمہاری کس جانب ہے؟
- ۳۔ استاد کی میز تمہاری کس جانب ہے؟

تمہارے جواب اور تمہارے سامنے کھڑے طالب علم / طالبہ کے جواب تم سے الگ ہیں نا؟ ایسا کیوں؟ فرض کرو تختہ سیاہ تمہارے دائیں جانب ہے تو وہ تمہارے سامنے موجود طالب علم / طالبہ کی بائیں جانب ہو گا۔ تختہ سیاہ تمہارے پیچھے ہو گا تو تمہارے سامنے موجود طالب علم / طالبہ کے سامنے ہو گا۔

اسی طرح جماعت کا خاص دروازہ اور استاد کی میز کے متعلق تمہارے اور تمہارے سامنے کھڑے طالب علم / طالبہ کے جواب الگ الگ ہوں گے۔ دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے ان جوابوں سے کوئی چیز واقعی کہاں ہے یہ بتانا مشکل ہے۔ اسی لیے کوئی چیز کہاں ہے یا کس جانب ہے یہ بتانے کے لیے سمتوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔



آؤ یہ کر کے دیکھیں!

اب ہم سمتوں کا استعمال کر کے پہلے پوچھے گئے اور دیے ہوئے سوالوں کے جواب دوبارہ تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ استاد کی مدد سے جماعت کی دیواروں پر خاص سمتیں لکھو۔ اب دوبارہ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ ایک دوسرے کو بتاؤ کہ جماعت میں تنخوا، خاص دروازہ اور استاد کی میز کس سمت میں ہے۔

اب تمہارے اور تمہارے سامنے کھڑے طالب علم/ طالبہ کے جواب کیساں ہوں گے۔

سمتوں کا استعمال کر کے ہم صحیح طور پر بتاسکتے ہیں کہ کوئی چیز کہاں ہے یا کس جانب ہے۔

• آؤ سمتیں پہچانا سیکھیں

مشرق، مغرب، شمال اور جنوب یہ چارا ہم سمتیں ہیں۔ انھیں کس طرح پہچانیں گے؟

- سورج جس سمت سے نکلتا ہے وہ مشرق۔ سورج جس سمت میں ڈوبتا ہے وہ مغرب۔

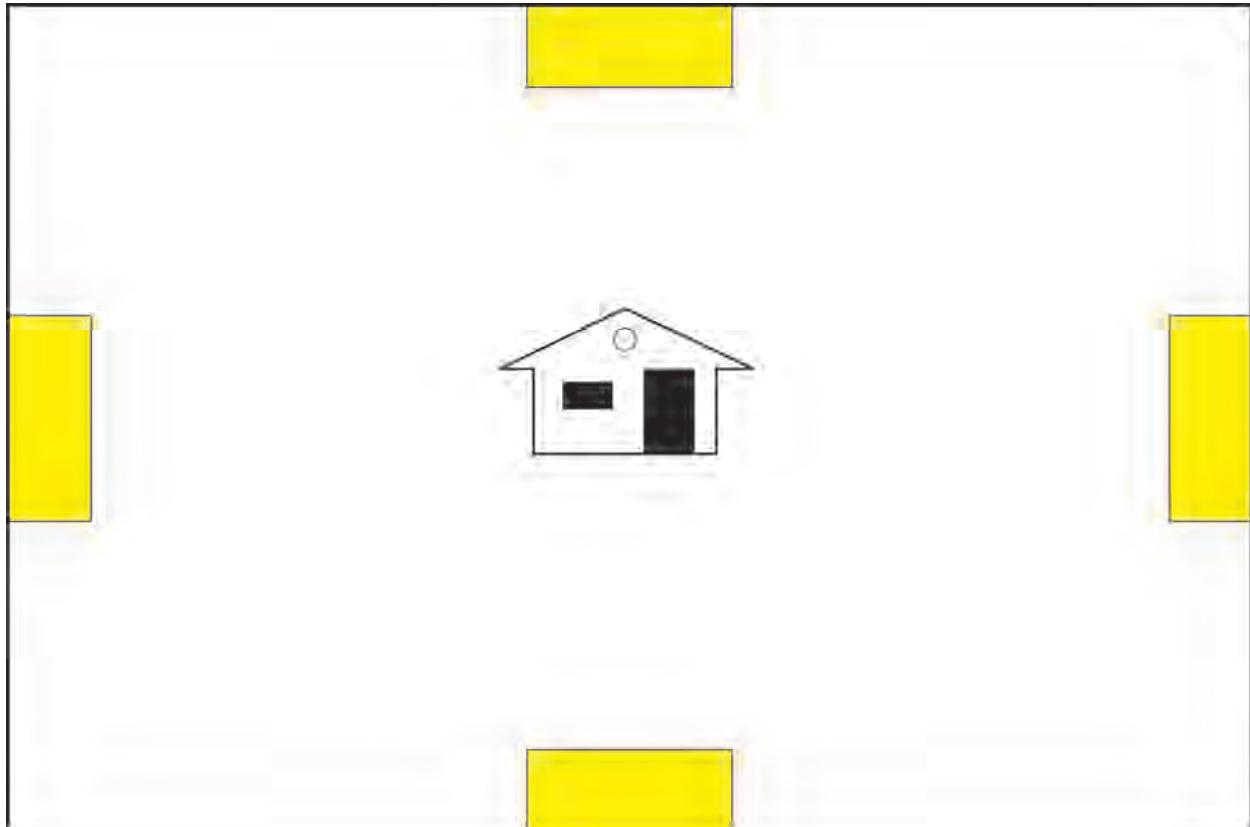


مشرق اور مغرب یہ دونوں سمتیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ مشرق کی سمت رُخ کر کے کھڑے رہیں تو مغرب کی سمت ہمارے پیچھے ہوگی۔ اس وقت ہمارے دائیں جانب جنوب سمت ہوگی اور بائیں جانب شمال سمت ہوگی۔

سورج نکلتے وقت اپنے علاقے میں یہ عمل کر کے دیکھو اور ستمتوں کو سمجھو۔

نیچے ایک بڑا چوکون دیا گیا ہے۔ اس چوکون میں تمہارا گھر دکھایا گیا ہے۔ اس چوکون کے چاروں جانب پیلے نشانات دیے ہوئے ہیں جن میں تمہیں سمتیں لکھنا ہے۔

تمہارے گھر کی کس جانب سے سورج نکلتا ہے؟ یہ سمت مشرق ہے۔ گھر کی جس جانب سے سورج نکلتا ہے اس سمت کے پیلے نشان میں مشرق لکھو۔ مغرب سمت کی جانب موجود نشان میں مغرب لکھو۔ باقیہ دونوں پیلے نشانات میں غور کر کے شمال اور جنوب لکھو۔



تمہارے گھر کے اطراف موجود کئی چیزیں نیچے دی گئی ہیں۔ ان کے نام چوکون میں لکھو۔

اساتذہ کے لیے

- طلبہ سے توقع ہے کہ وہ چوکون میں راستہ دکھائیں تو اس ماحول کے مطابق پوری طرح دکھائیں۔ بعض طلبہ راستہ کا صرف نشان دکھائیں گے۔ حسب ضرورت ان کی رہنمائی کی جائے۔
- اس بات کی جانچ کر لیں اور حسب ضرورت طلبہ کی مدد کریں کہ طلبہ کے ذریعے مکمل کیا گیا چوکون سمتوں کے مطابق صحیح ہے۔

(۱) تمہارے پڑوس کے گھر

(۲) تمہارے گھر کے قریب کی دکان

(۳) درخت

(۴) قریب کا راستہ

(۵) قریب کا بس اسٹاپ

اب دیکھو تمہارے گھر کا ماحول کیسا دکھائی دیتا ہے۔

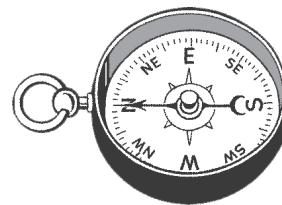


کیا تمھیں معلوم ہے؟

(۱) سورج روز نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے۔ اسی لیے انسان نے سمتیں طے کرنے کے لیے

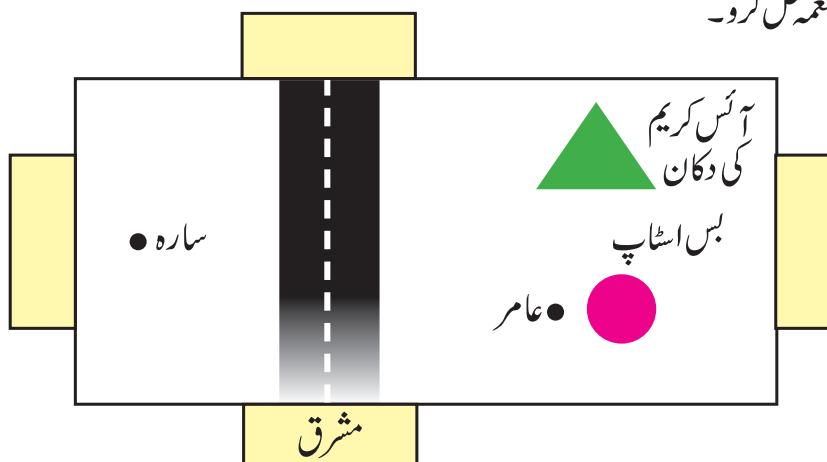
سورج کا استعمال کیا ہے۔

(۲) قطب نما میں سوئی ہمیشہ شمال۔ جنوب کی سمتیں دکھاتی ہے۔ اپنے استاد یا والدین کی مدد سے تم اسے دیکھ سکتے ہو۔



کیا کریں گے بھلا؟

سیما اور سہیل کو اسکول میں ایک مسئلہ حل کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ کیا تم ان کی مدد کر سکتے ہو؟
نچے دیا گیا معتمہ حل کرو۔



(الف) اس تصویر میں سمت مشرق دکھائی گئی ہے۔ بقیہ تینوں سمتیوں کے نام پہلے چوکوں میں لکھو۔

(ب) آئس کریم کی دکان سے بس اسٹاپ کی طرف جانے کے لیے کس سمت میں جانا ہوگا؟

(ج) عامر کو آئس کریم کی دکان پر جانا ہے۔ اسے کس سمت میں جانا ہوگا؟

(د) سارہ کو بس اسٹاپ کی طرف جانا ہے۔ اسے کس سمت میں جانا ہوگا؟

آؤ کھیلیں

اپنے گاؤں کی مشرقی سمت کو پہچانو۔ اسے سمجھ لو کہ کس سمت میں کیا کیا ہے۔ اس کے بعد دائرہ کی شکل میں گول گھومنے رہو۔

اب اپنے گروپ لیڈر کی بتائی ہوئی سمت کی جانب منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ جو اس میں ناکام رہا وہ کھیل سے باہر ہو جائے گا۔

• نقشہ میں سمتیوں کا استعمال

نقشہ میں سمتیں دکھائی گئی ہیں۔ نقشہ میں سمتیوں کا دائرہ بھی دیا جاتا ہے جس سے نقشہ میں دی گئی سمتیں سمجھی جا سکتی ہیں۔ نقشہ کا مطالعہ کرنے سے پہلے اس میں دی ہوئی سمتیوں کو اپنے ماحول سے ملا کر دیکھنا چاہیے۔ مثلاً نقشہ کی مغربی سمت کو اپنے ماحول کی مغربی

سمت سے ملا لینا ہوتا ہے۔ ایسا کرنے سے نقشہ میں دیے گئے مقامات کس سمت میں ہیں یہ پتہ چل جائے گا۔ درسی کتابوں کے نقشوں کا مطالعہ بھی اسی طرح کیا جائے۔



آؤ دماغ پر زور دیں!



- ۱۔ نکلتے ہوئے سورج کی جانب چہرہ کر کے کھڑے رہو۔ اب تمہارا دیاں کان کس سمت میں ہے؟ بایاں کان کس سمت میں ہے؟
- ۲۔ سورج ڈؤبٹے وقت تمہارا سایہ کس سمت میں بنے گا؟

• ضلع، ریاست اور ملک

‘بھارت میرا ملک ہے۔ یہ جملہ ہم ‘عہد’ میں پڑھتے رہتے ہیں۔ دوسری جماعت میں ریاست، ملک اور دنیا جیسے الفاظ تم پڑھ چکے ہو۔ اس کتاب میں بھی کئی جگہ زمین، دنیا، ملک، ریاست، ضلع، تعلقہ اور گاؤں جیسے الفاظ آئے ہیں۔ آؤ ہم ضلع، ریاست، ملک، زمین اور دنیا کا تعارف حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ہم گھر میں رہتے ہیں۔ ہمارے گھر زمین پر تعمیر ہوتے ہیں۔ یہ زمین بہت دوڑتک پھیلی ہوئی ہے۔ زمین کے بڑے حصے کو بُرہ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح زمین پر نمکین پانی بھی پھیلا ہوا ہے جو بُرہ کہلاتا ہے۔ زمین کو ‘دنیا’ بھی کہتے ہیں۔ زمین پر کئی ملک ہیں۔ یہ ملک کئی ریاستوں سے مل کر بنے ہیں۔ ہم ریاست مہاراشٹر میں رہتے ہیں۔ اس قسم کی کئی ریاستوں سے مل کر ہمارا ملک بھارت بنتا ہے۔ تمہارا ضلع، ریاست مہاراشٹر، ملک بھارت اور دنیا کے نقشے یہاں دیے گئے ہیں۔ ان نقشوں سے متعلق عملی کام مکمل کرو۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



سمتوں کو ہم نے سورج کی مدد سے سمجھا۔
فطرت کی اور بھی کئی چیزیں ہمارے
لیے مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟



نقشہ کا اشاریہ : نقشہ میں معلومات نشان، تصوپر، علامت اور مختلف رنگوں کی مدد سے دکھائی جاتی ہے۔ ان کی فہرست بھی نقشہ میں دی جاتی ہے۔ اسے اشاریہ کہتے ہیں۔ اشاریہ کی وجہ سے نقشہ سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

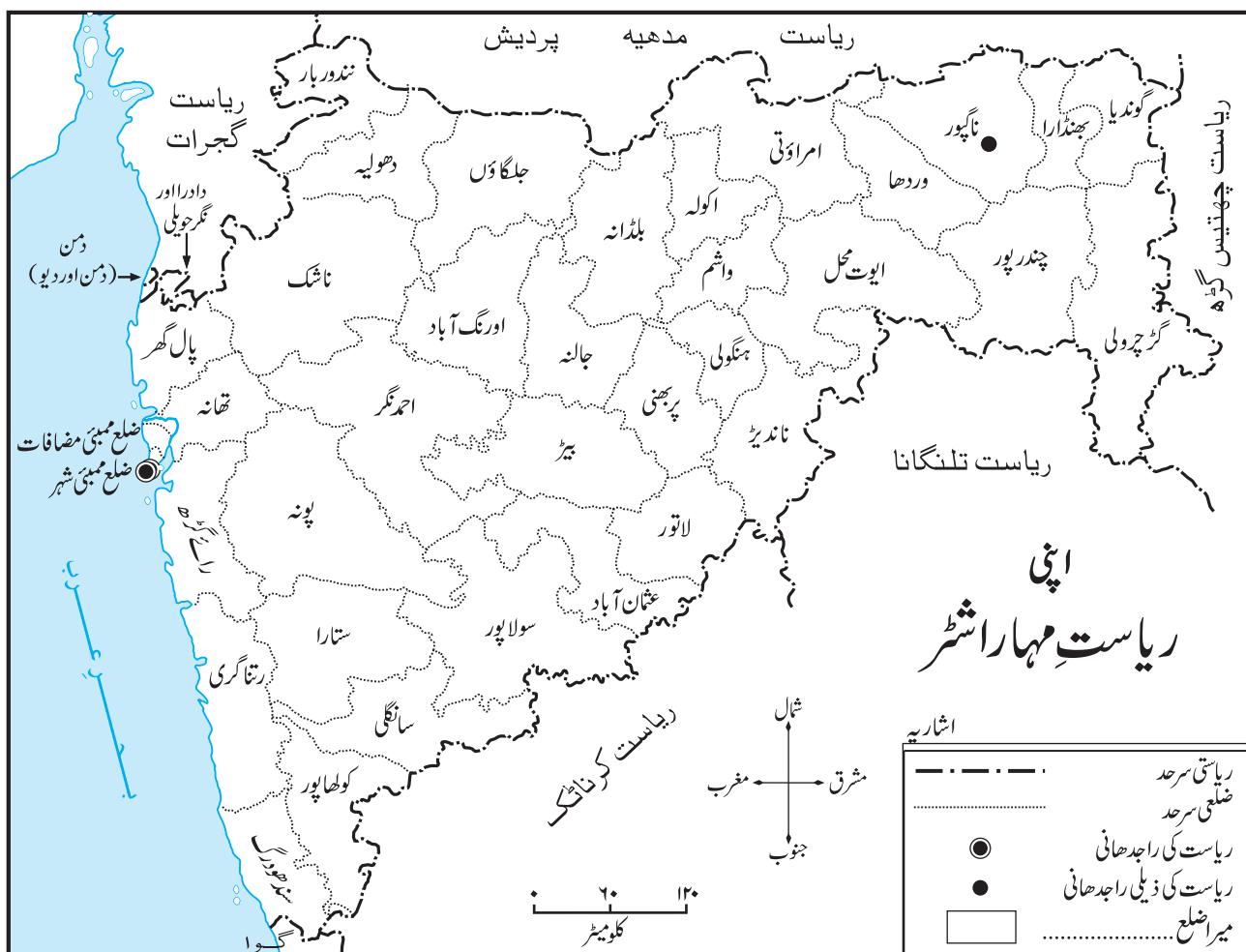
اپنے گاؤں ہی کی طرح کئی گاؤں، بستیاں اور شہر مل کر تعلقہ بناتا ہے۔ کئی تعلقہ مل کر ضلع بناتا ہے۔ ذیل میں اپنے ضلع کا نقشہ دیا ہوا ہے۔ اس نقشے میں تعلقہ اور تعلقوں کے صدر مقام دکھانے گئے ہیں۔ نقشے میں اشاریہ دیا ہوا ہے۔ یہ اشاریہ تمہیں نقشہ سمجھنے میں مدد کرے گا۔ اشاریہ اور سمتوں کی مدد سے نقشہ کو سمجھنے کی کوشش کرو اور نیچے دیے ہوئے عمل کرو۔



- ۱۔ اپنے تعلقے میں اپنے گاؤں کا نام لکھو۔
- ۲۔ اپنے ضلع کے صدر مقام کے نام کے گرد ○ بناؤ۔
- ۳۔ اپنے تعلقے کی سرحد سے لگے ہوئے تعلقوں کے نام کے گرد چوکون بناؤ۔
- ۴۔ ضلع پونہ اور ضلع احمد نگر کی سرحدوں سے لگے ہوئے تعلقوں میں الگ رنگ بھرو۔
- ۵۔ اپنے ضلع کی کس سمت میں بحیرہ عرب ہے؟ سمت کا نام چوکون میں لکھو۔



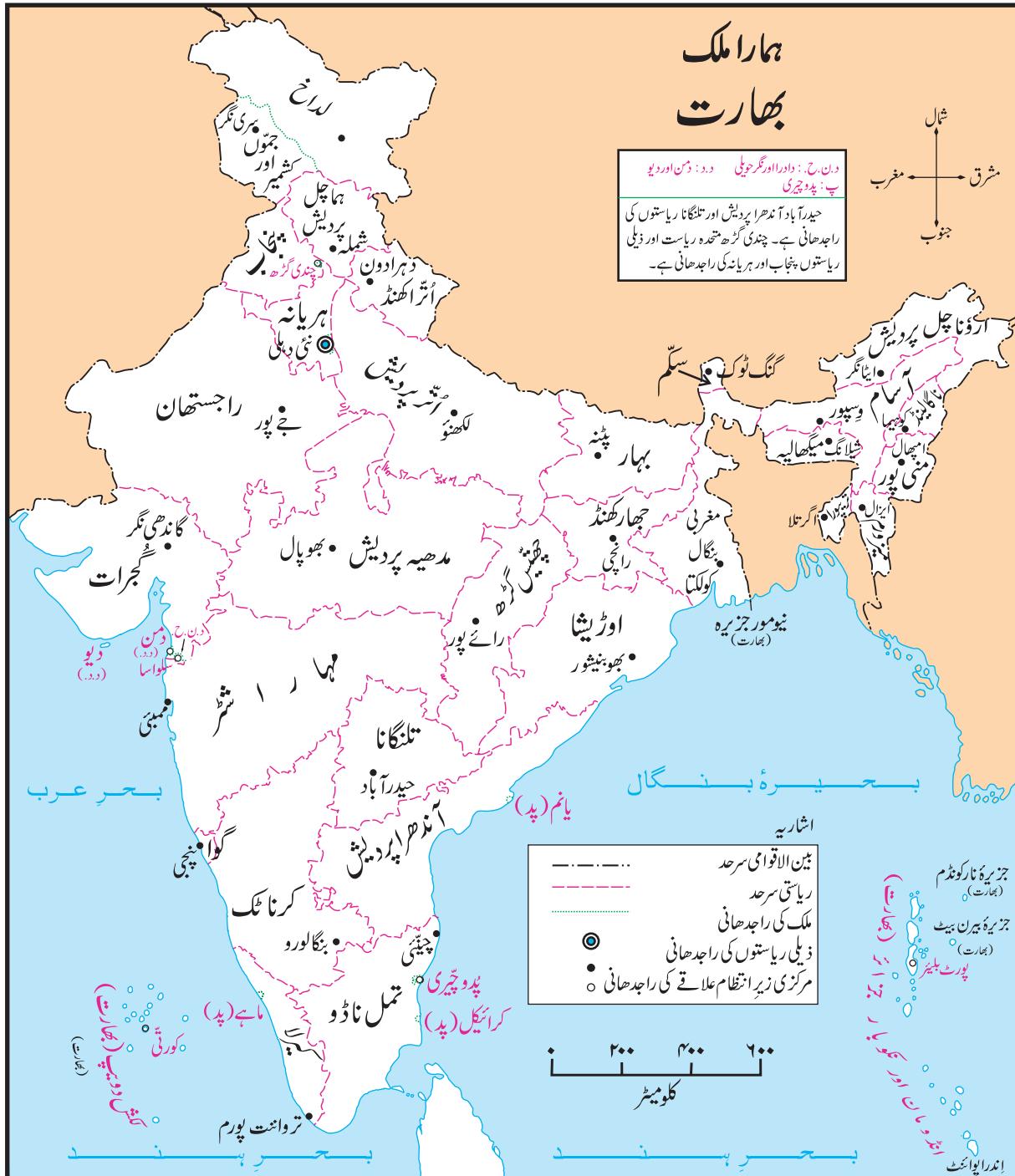
- یہاں ریاستِ مہاراشٹر کا نقشہ دیا گیا ہے۔
- اس میں الگ الگ ضلعے دکھائے گئے ہیں۔
- اس نقشہ میں ریاست کی راجدھانی ممبئی اور ذیلی راجدھانی ناگپور کو دکھایا گیا ہے۔



- نقشے میں اپنا ضلع تلاش کرو اور اس میں رنگ بھرو۔
- اشاریہ میں اپنے ضلع کے لیے چوکون دیا گیا ہے۔ اس میں بھی وہی رنگ بھرو۔ اپنے ضلع کا نام اشاریہ میں 'میرا ضلع' کے آگے لکھو۔
- اپنے ضلع کے پڑوس میں پائے جانے والے ضلعوں کے نام نیچے دیے ہوئے چوکون میں لکھو۔



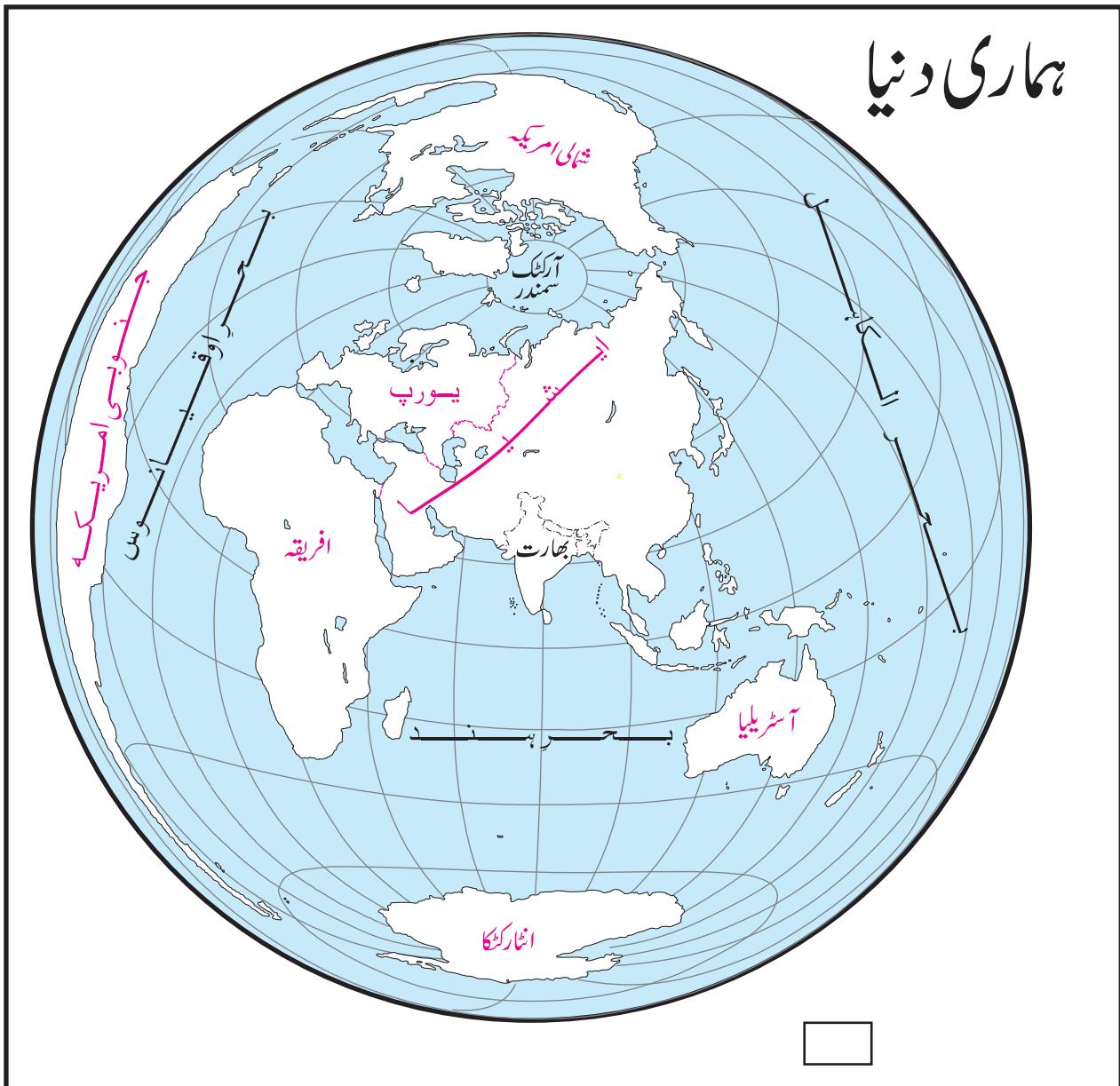
- نیچے اپنے ملک کا نقشہ دیا ہوا ہے۔
- اس میں ملک کی راجدھانی نئی دہلی بھی دکھائی گئی ہے۔



- ملک کے نقشے میں اپنی ریاست مہاراشٹر تلاش کرو اور اس میں رنگ بھرو۔



- نیچے دنیا کا نقشہ دیا ہوا ہے۔
- اس میں زمین (بر) سفید رنگ سے اور پانی (بحر) نیلے رنگ سے لکھائے ہوئے ہیں۔
- دنیا میں زمین اور پانی کا حصہ ایک ساتھ لکھائی دے سکے اس کے لیے خاص قسم کا نقشہ تیار کیا گیا ہے۔



- دنیا کے نقشے میں جہاں بھارت لکھا ہے اس حصے میں رنگ بھرو۔
- نقشے کے پاس دیے ہوئے چوکون میں وہی رنگ بھر کر اس کے آگے بھارت لکھو۔
- ‘یہ ہمارا ملک ہے۔’

ہم نے کیا سیکھا؟

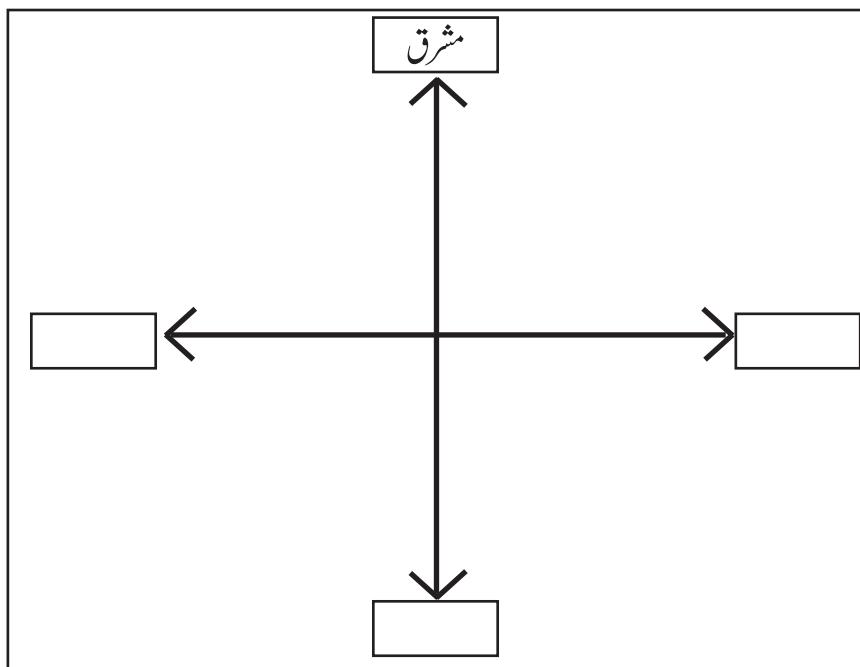


- * اہم سمتوں کی پہچان۔
- * نقشہ میں سمتوں کے دائرے کا استعمال۔
- * نقشہ کی مدد سے ضلع، ریاست اور ملک کی پہچان۔

مشق



(۱) نیچے چوکوں میں سمتِ مشرق دکھائی گئی ہے۔ نیچے ہوئے چوکوں میں دوسری سمتوں کے نام لکھو۔



(۲) مغربی سمت طے کرنے کے لیے کس چیز کا استعمال کیا جاتا ہے؟

(۳) شمال کے سامنے کون سی سمت ہے؟

(۴) قطب نما کی سوئی کون سی سمت بتاتی ہے؟

سرگرمی: اپنے اطراف کی سمتیں پہچانو۔ پھر اپنی نصابی کتاب میں دیا ہوا ضلع کا نقشہ صفحہ ۲۵ دیکھو۔ نقشہ میں دیے ہوئے سمتوں کے دائرے کی مدد سے اپنے اطراف کی سمتیں سمجھو۔



۵۔ زمانہ کی پہچان

JANUARY 2014						
SUN	۵	۱۲	۱۹	۲۶		
MON	۶	۱۳	۲۰	۲۷		
TUE	۷	۱۴	۲۱	۲۸		
WED	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	
THU	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	
FRI	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	
SAT	۴	۱۱	۱۸	۲۵		

کلینڈر

زمانہ کے تین حصے ہیں۔ جو گزر گیا وہ ماضی، جو جاری ہے وہ حال اور جو آنے والا ہے وہ مستقبل۔ آج پیر ہے۔ لفظ ”آج“ زمانہ حال بتاتا ہے۔ کل میری سالگرہ ہے۔ لفظ ”کل“ سے مستقبل کا پتہ چلتا ہے۔ کل (گز شستہ روز) دادی نے مجھے ایک کہانی سنائی تھی۔ اس جملے میں لفظ ”کل“ ماضی کے لیے آیا ہے۔ زمانہ کو سمجھنے کے لیے کلینڈر اور اسکو ٹائم ٹیبل وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

بتاب و تو بجلاء!



- کلینڈر کا استعمال ہم کن کاموں کے لیے کرتے ہیں؟
- کلینڈر کا صفحہ تم کب تبدیل کرتے ہو؟
- کلینڈر کے ہندسے کیا بتاتے ہیں؟



مٹی کے برتن کے ٹکڑے



سکے



مورتی

تاریخ پڑھتے وقت زمانہ کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ کسی جگہ عمارت کی بنیاد کے لیے گھدائی کرتے وقت پرانے سکے، مورتیاں اور مٹی کے برتوں کے ٹکڑے وغیرہ چیزیں ملتی ہیں۔ یہ چیزیں کس زمانے کی ہیں اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ چیزیں کس زمانے کی ہیں۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



آج کا اخبار کل پرانا ہو جاتا ہے لیکن کوئی بات یاد نہ آئے تو ہم پرانا اخبار نکال کر جو معلومات ہمیں چاہیے حاصل کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ آج کا اخبار کل تاریخ بتانے کا ایک اہم ذریعہ بن جائے گا۔



بتابہ تو بھلا!

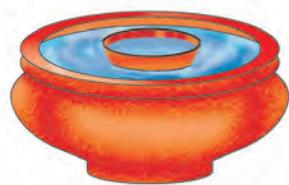
‘زمانہ کا حساب لگانے کے لیے کن ذرائع کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟ زمانہ کو سمجھنے کے لیے ہم نے اسے سیکنڈ، منٹ، گھنٹہ، دن، رات، ہفتہ، عشرہ، مہینہ اور سال میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اس طرح ہم وقت کا حساب رکھ سکتے ہیں۔ آب گھڑی، گھڑی اور کلینڈر وقت کو نانپے کے پیانے ہیں۔



کلینڈر



ریت گھڑی



آب گھڑی



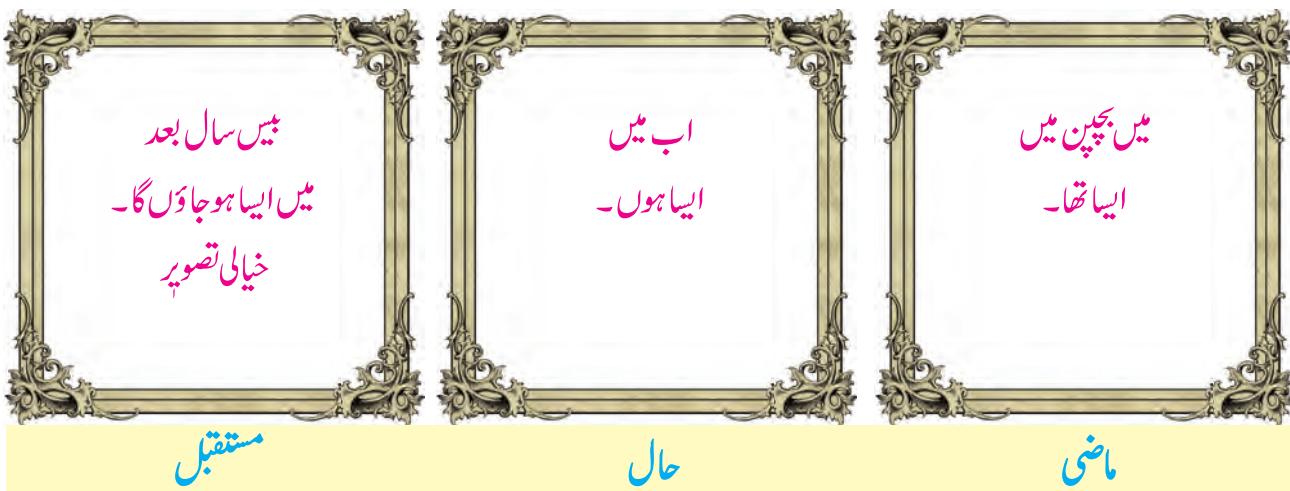
کیا تمھیں معلوم ہے؟

چودھویں صدی میں یورپ میں ریت گھڑی کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس میں ایک لکڑی کے چوکون میں شیشے کے دو پیالے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے تھے۔ ریت ایک پیالے سے دوسرے پیالے میں جاسکے ایسے سوراخ ہوتے تھے۔ ایک پیالے میں باریک سوکھی ریت (بالو) ڈال کر اس پیالے کے سوراخ سے پوری ریت ایک گھنٹہ میں دوسرے پیالے میں گرجائے، اس کا انتظام کیا جاتا تھا۔ پوری ریت نیچے کے پیالے میں گرتے ہی اسے فوراً الٹ کر رکھ دیا جاتا تھا۔ اس طرح ایک گھنٹہ گنا جاتا تھا۔ ایسی ریت گھڑیاں بھارت میں بھی استعمال کی جاتی تھیں۔



آؤ یہ کر کے دیکھیں!

ماضی اور مستقبل کی اپنی تصوپریں نیچے دیے ہوئے چوکون میں چپکاؤ اور بیس سال بعد آپ کیسے نظر آئیں گے یہ تصور کر کے تصوپر بناؤ۔





بتابو تو بھلا!

• ہم زمانہ کو الگ الگ طریقہ سے کیوں تقسیم کرتے ہیں؟

اپنے کاموں کی سہولت کے لیے ہم الگ الگ طریقہ سے زمانہ کی تقسیم کرتے ہیں۔ مثلاً ابھی، تھوڑی دیر پہلے، تھوڑی دیر بعد یا آج، کل، پرسوں جیسے الفاظ کا استعمال کرتے وقت ہم دل ہی دل میں زمانہ کا حساب لگاتے ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا؟



اپنے کاموں کی سہولت کے لیے ہم زمانہ کو تقسیم کرتے ہیں۔ ابھی، تھوڑی دیر پہلے یا بعد جیسے الفاظ کا استعمال کر کے ہم زمانہ کا حساب لگاتے ہیں۔ *

زمانہ کو سمجھنے کے لیے گھری، کینڈر، اسکول ٹائم ٹیبل وغیرہ ذرائع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ *

زمانہ کی تقسیم کے وقت ہم سیکنڈ، منٹ، گھنٹہ، دن، رات، ہفتہ، عشرہ، مہینہ، سال جیسے حصے استعمال کرتے ہیں۔ *

پرانی چیزیں یا عمارتیں، سکے، مٹی کے برتن کے ٹکڑے یا اطراف میں پائی جانے والی تاریخی چیزوں کے ذریعے زمانہ کا پتہ چلتا ہے۔ گاؤں / ماہول کی تاریخ سمجھنے میں اس سے مدد ملتی ہے۔ *

مشق



(۱) ایک جملے میں جواب لکھو:

(۱) زمانہ کا حساب لگانے کے ذرائع کون سے ہیں؟

(۲) زمانہ کو سمجھنے کے لیے ہم اسے کس طرح تقسیم کرتے ہیں؟

(۲) مناسب جوڑیاں لگاؤ:

گروہ ب

حال (۱)

ماضی (۲)

زمانہ (۳)

مستقبل (۴)

گروہ الف

(الف) جو گزر گیا وہ

(ب) جو جاری ہے وہ

(ج) جو آنے والا ہے وہ



سرگرمی

اپنے گھر کے تمام لوگوں کی سالگرد جن انگریزی مہینوں میں آتی ہیں انھیں ترتیب سے لکھو۔

۶۔ ہمارے گاؤں کی پہچان

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



دیے ہوئے معہ میں گاؤں کے نام تلاش کرو۔

ف	ر	ر	د	ن	ر	پ
ل	و	ا	و	گ	ڑ	و
			پ	گ	ا	ن
				و	ل	ہ
				گ	ن	س
				و	ر	ت
				ل	ا	ج
				ی	ر	م
				ی	ج	ل
				ی	ر	ت

• گاؤں کیسے بناتا ہے؟

پرانے زمانے میں کھیتی کی دریافت سے پہلے انسان خانہ بدوسی کی زندگی گزارتا تھا۔ اس زمانے میں وہ زندگی گزارنے کے لیے شکار اور روز میں سے حاصل ہونے والے بناたت پر محضرا تھا۔ پھر کھیتی کی دریافت ہوئی۔ زمین اور پانی کی مدد سے وہ گزر بر کرنے لگا۔ بعد میں انسان گھر بنانا کرایک جگہ رہنے لگے۔ ایک دوسرے کی مدد سے کھیتی کرنے لگے۔ ان کے گھر ایک دوسرے کے قریب ہوا کرتے تھے۔ اس طرح بستیاں وجود میں آئیں اور ان میں اضافہ ہوا۔ کئی بستیوں سے مل کر گاؤں بنے۔ اس سے لوگوں میں تحفظ کا احساس پیدا ہوا۔

کھیتی کی دریافت کے بعد انسان کے کاموں میں اضافہ ہو گیا۔ سارے کام ایک آدمی نہیں کر سکتا تھا، اس لیے لوگوں میں کام بانٹ دیتے گئے۔ مثلاً لکڑی کا سامان تیار کرنا، انھیں درست کرنا، کپڑے بنانا، زیور بنانا، مٹی کے برتن تیار کرنا، اس قسم کے کام کرنے والے کئی کاریگروں جو دیں آئے۔

• کھیتی کے لیے کن اوزاروں کی ضرورت پیش آتی ہے؟

• کھیتی کے نئے اور پرانے اوزاروں کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔

• زراعتی اشیا کی نمائش کی سیر کو جاؤ۔



کھیتی کے اوزار

بناو تو بھلا!



• تمہارے گاؤں میں کون سی تاریخی چیزیں اور عمارتیں ہیں؟

گاؤں میں غاریں، مسجد، مندر، چرچ، یادگار، قلعہ، عجائب خانہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان چیزوں سے گاؤں پہچانا جاتا ہے۔ تاریخی یادگاروں سے گاؤں کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سے گاؤں کی تاریخ کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یادگاریں ہمارا قیمتی ورثہ ہے۔ اس ورثہ کی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ گاؤں میں ہونے والا عرس، یاترا، مذہبی مقام یا قلعہ کی وجہ سے گاؤں کو شہرت حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً رائے گڑھ قلعہ کے سبب ضلع رائے گڑھ پہچانا جاتا ہے۔



رائے گڑھ کا قلعہ

کیا تمھیں معلوم ہے؟



چھترپتی شیواجی مہاراج شہر سورت سے واپسی پر ضلع ناشک میں واقع تلے گاؤں (دینڈوری) کے قریب ٹھہرے۔ وہاں انھوں نے اپنی فوج کو پڑاؤڑانے کا حکم دیا۔ مراثی میں پڑاؤ کو ”تل“ کہا جاتا ہے۔ اسی لیے اس کا نام تلے گاؤں پڑگیا۔

ضلع احمدنگر میں دھامن گاؤں پاٹ کے آس پاس کسی زمانے میں دھامن نامی درخت کثرت سے پائے جاتے تھے، اسی لیے اس گاؤں کا نام دھامن گاؤں پڑگیا۔

ضلع جالندھر میں واقع پرتو تعالقہ میں آشٹی دھوڑ جوڑے نامی ایک گاؤں ہے۔ کسی زمانے میں وہاں عمدہ قسم کی دھوٹیاں بنائی جاتی تھیں اسی لیے اس گاؤں کو یہ خاص نام دیا گیا۔

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



- (۱) تمہارے گاؤں کا نام کس طرح وجود میں آیا، اپنے والدین یا استاد سے معلوم کرو۔
- (۲) ایسے گاؤں کے نام تلاش کرو جن میں شخص، پھل، پھول، درخت، جاندار، پرندے، پانی کے نام شامل ہوں اور انھیں لکھو۔ گاؤں کے ناموں کی طرح راستوں، چوک اور بازاروں کے بھی نام ہوا کرتے ہیں۔ معلوم کرو کہ یہ نام کس طرح رکھے گئے، مثلاً ناگپور۔

شیو رام ہری راج گرو بھارت کی جنگ آزادی کے ایک اہم انقلابی تھے۔ دیگر انقلابیوں میں بھگت سنگھ، راج گرو، سکھ دیو اور اشفاق اللہ خان مشہور ہیں۔ ضلع پونہ میں واقع کھیڑ میں ان کا جنم ہوا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد وہ امراؤتی گئے۔ وہاں ہنومان کسرت گاہ میں وطن کی محبت کا جذبہ ان میں پیدا ہوا۔ پندرہ برس کی عمر میں وہ سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بنارس گئے۔ وہ سنسکرت، ہندی، مرathi، اردو اور انگریزی جیسی کئی زبانیں جانتے تھے۔ سکھ دیو اور بھگت سنگھ ان کے دوست تھے۔ راج گرو نے انقلابی سرگرمیوں میں حصہ لیا اور ملک کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔ ان کے پیدائشی مقام کھیڑ کو ان کی یادگار کے طور پر راج گرو نگر نام دیا گیا ہے۔

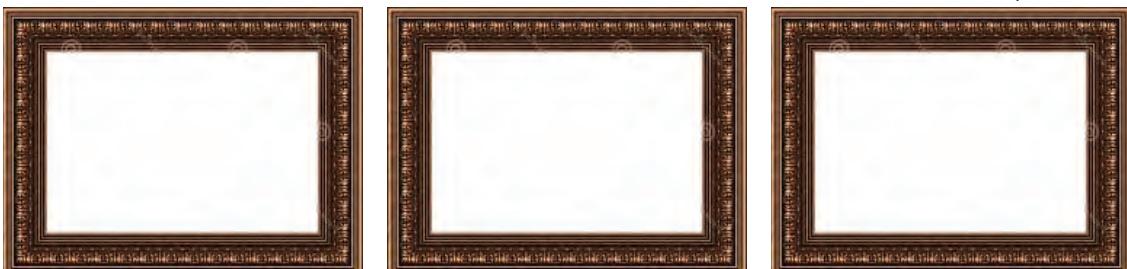


آؤ یہ کر کے دیکھیں!



عالمی یوم ورثہ: ۱۸ اپریل 'یوم ورثہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن کسی قلعہ یا قومی یادگار کی سیر کو جاؤ اور اس کی اہمیت معلوم کرو۔ عالمی ورثہ کی حفاظت کے لیے جو اصول ہیں انھیں جمع کرو۔

- اپنے علاقے میں موجود تاریخی مقامات، عمارتوں اور پرانے باڑہ کی تصوپریں جمع کرو اور انھیں نیچے دیے ہوئے چوکون میں چسپاں کرو۔



جس طرح کسی گاؤں کو قلعے یا تاریخی عمارت سے شہرت ملتی ہے اسی طرح اس علاقے کے فوجی، ادیب اور فنکاروں یا ان کے کارناموں کی وجہ سے بھی شہرت ملتی ہے۔ انھیں اپنے اسکول میں مددو کر کے ان سے بات چیت کرو۔



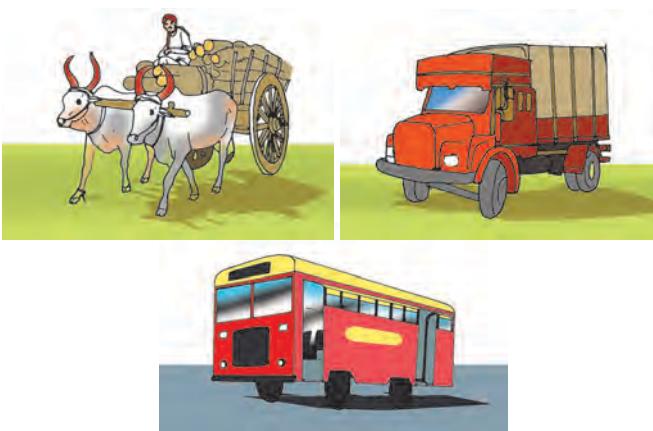
کیا تمھیں معلوم ہے؟

سنٹ گاڈ گے مہاراج کا اصل نام ڈیوبھی جھنگرا جی جاؤ کر ہے۔ ان کا خاص گاؤں ضلع امراؤتی میں تعلقہ دریا پور کاشینڈ گاؤں (شین گاؤں) ہے۔ سنٹ گاڈ گے بابا نے کیرتن کے ذریعے لوگوں میں بیداری پیدا کی۔ کیرتن کے دوران وہ لوگوں سے سوال کرتے اور خود ہی جواب دیتے۔ ہم لوگ غریب کیوں ہیں؟ کیونکہ ہم نے تعلیم حاصل نہیں کی۔ پھر وہ لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دیتے۔ انھیں بیسویں صدی کے ایک بڑے سنت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ان کی عوامی خدمات کی وجہ سے ان کے گاؤں کا نام امر ہو گیا۔





ہفتہواری بازار



آمد و رفت کے ذرائع

آؤ یہ کر کے دیکھیں!

گاؤں کے ہفتہواری بازار جا کر کسی دا کندار سے ملاقات کرو۔ انڑو یو کے لیے نیچے دیے ہوئے سوالوں کا استعمال کرو۔

(۱) آپ کتنے برسوں سے اس پیشے میں ہیں؟

(۲) آپ کون کون سی چیزیں بیچتے ہیں؟

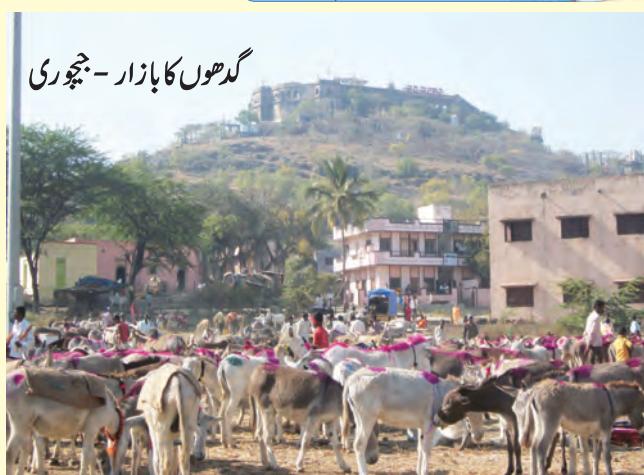
(۳) آپ سامان کہاں سے لاتے ہیں؟

(۴) سامان لانے کے لیے کون کون سے ذرائع کا استعمال ہوتا ہے؟

روزمرہ کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے دیہی علاقوں میں رہنے والے ہفتہواری بازار پر منحصر ہوتے ہیں۔ ان بازاروں میں ضرورت کی تمام چیزیں مل جاتی ہیں۔ ان میں خاص طور پر اناج، سبزی ترکاری، کھیتی کے اوزار، کٹرے وغیرہ چیزیں ملتی ہیں۔ بازار کے بہانے لوگوں کو ایک دوسرے سے ملنے کا موقع مل جاتا ہے اور ایک دوسرے کی خیریت معلوم ہو جاتی ہے۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟

مہاراشٹر کے اکثر مقامی دیوتاؤں کی جاترا میں مختلف ذات اور فرقے کے لوگ عقیدت کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ وہاں روزمرہ زندگی کے لیے ضروری لین دین بھی ہوتا ہے۔ اسی روزمرہ ضروریات کا ایک حصہ مختلف بازار ہیں جو ایسے موقع پر لگتے ہیں۔ مثلاً ضلع پونہ کے بجوری اور ضلع احمدنگر کے مڑھی یہ دو زیارت کے مقامات گدھوں کے بازار کے لیے مشہور ہیں۔ اسی طرح ضلع ناندیڑ کے مقام مالیگاؤں میں گھوڑوں اور گدھوں کا بازار لگتا ہے۔ ان ہی امور سے گاؤں کی شناخت بنتی ہے۔



ب	پ	ف	ش	ا	ک
ے	ا	و	ی	م	د
ل	ل	ک	ر	م	د
ہ	ک	ی	ٹ	ی	و
س	ل	ی	و	ن	پ
ن	ی	د	ل	ھ	ب

کیا کریں گے بھلا؟



کیا تم ہفتہ واری بازار اور نقل و حمل کے ذریعے (سواریوں) کی تصویروں کے تعلق کو جوڑ سکتے ہو؟

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



دیے ہوئے چوکون میں شخص کا نام، گاؤں کا نام، رشتہ دار، جاندار اور سبزی کے نام چھپے ہیں، انھیں تلاش کرو۔

ہم نے کیا سیکھا؟



* کئی بستیوں سے مل کر گاؤں بنتا ہے۔

* کھیتی کی دریافت کے بعد انسانوں کے کاموں میں اضافہ ہوا۔

* تاریخی عمارتوں کی وجہ سے گاؤں کو شناخت حاصل ہوتی ہے۔

* گاؤں کے لوگ اور ان کے کارناموں کی وجہ سے اس گاؤں کو شہرت حاصل ہوتی ہے۔

* بازار میں ضرورت کی چیزوں میں جاتی ہیں۔

مشق



۱۔ نیچے دیے ہوئے سوالوں کے ایک جملے میں جواب لکھو:

(۱) گاؤں میں کون کون سی عمارتیں ہوتی ہیں؟

(۲) کن چیزوں کی وجہ سے گاؤں مشہور ہوتا ہے؟

۲۔ خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

(۱) قلعہ رائے گڑھ کے سبب ضلع پہچانا جاتا ہے۔

(۲) روزمرہ ضروریات پوری کرنے کے لیے دیہی علاقوں میں رہنے والے بازار پر مخصوص ہوتے ہیں۔

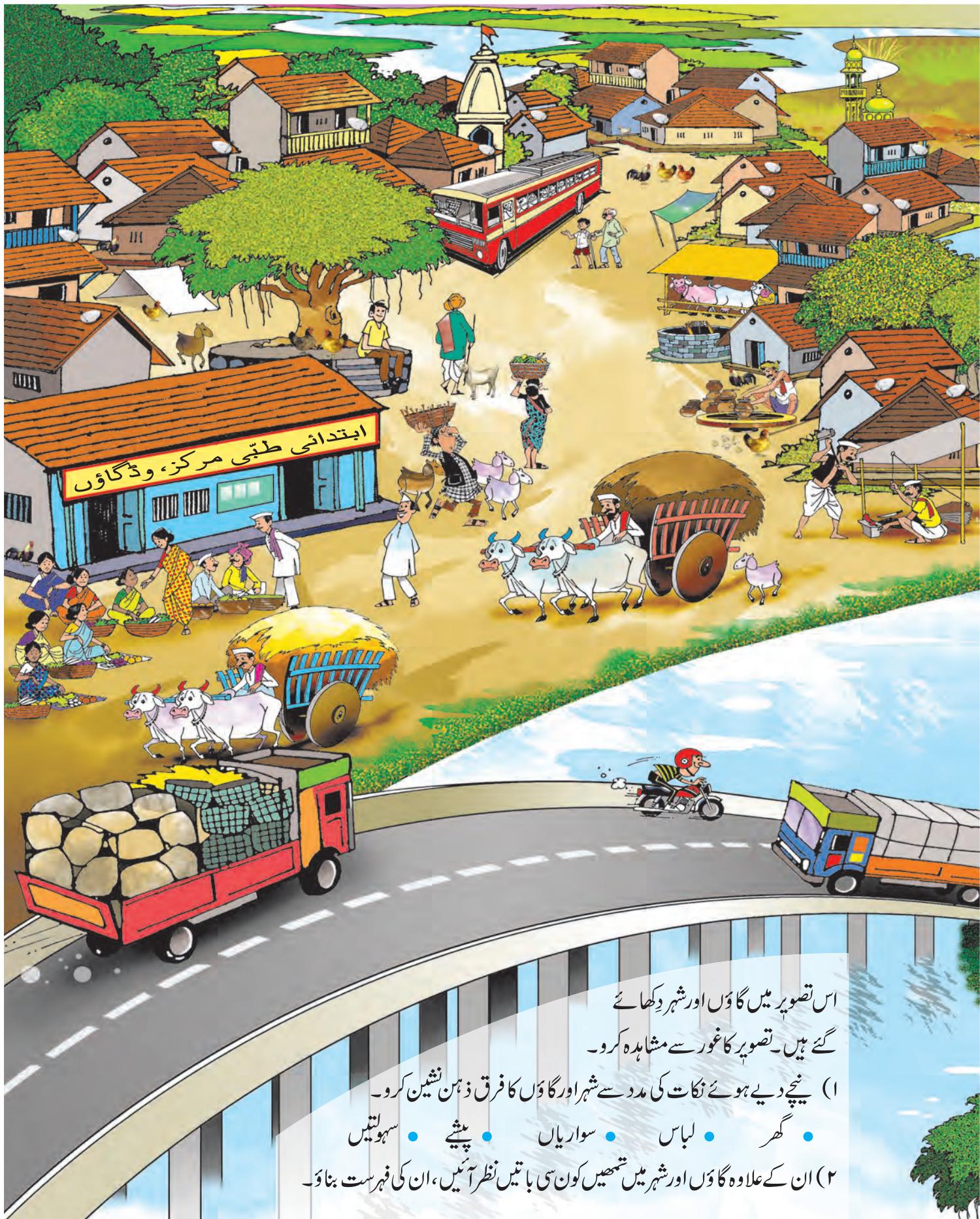
سرگرمی

(۱) اپنے علاقے میں پائی جانے والی تاریخی عمارتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔

(۲) اپنے گاؤں کے متعلق معلومات حاصل کرو۔

۷۔ ہمارا گاؤں، ہمارا شہر





اس تصوپر میں گاؤں اور شہر دکھائے
گئے ہیں۔ تصوپر کاغور سے مشاہدہ کرو۔

- ۱) یچے دیے ہوئے نکات کی مدد سے شہر اور گاؤں کا فرق ذہن نشین کرو۔
 - گھر
 - لباس
 - سواریاں
 - پیشے
 - سہوتیں
- ۲) ان کے علاوہ گاؤں اور شہر میں تمہیں کون سی باتیں نظر آئیں، ان کی فہرست بناؤ۔

بتاب تو بھلا!



(۱) تصوپر میں دی ہوئی کون سی چیزیں کھیت میں پیدا ہوتی ہیں؟

(۲) یہ چیزیں اور کہاں ملتی ہیں؟

(۳) تصوپر میں دی ہوئی کون سی چیزیں کارخانے میں تیار ہوتی ہیں؟

(۴) یہ چیزیں ہمیں اور کہاں سے ملتی ہیں؟

(۵) کن کاموں کے لیے ہمیں ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟

(۶) ان چیزوں کو گاؤں اور شہر میں پہنچانے کے لیے کون سے ذرائع استعمال کیے جاتے ہیں؟

•

•

•

کھیتی کے اوزار، کپڑا، دوایاں، موٹریں، صابن، شیشہ، بلب وغیرہ چیزیں کارخانے میں تیار ہوتی ہیں۔ کارخانے خاص طور پر شہر کے قریب ہوتے ہیں۔ یہ سب چیزیں گاؤں اور شہر میں رہنے والے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ شہر اور گاؤں کے لوگ اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔

•

لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے سواریوں اور پیغام پہنچانے والے ذرائع کی ضرورت پیش آتی ہے۔

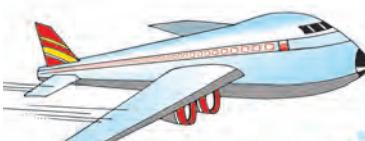
•

پرانے زمانے میں گاؤں اور شہر میں بڑا فرق پایا جاتا تھا۔ اب یہ فرق کم ہوتا جا رہا ہے۔ شہروں میں حاصل ہونے والی سہولتیں اب دیہرے گاؤں میں بھی نظر آنے لگی ہیں۔

• آمد و رفت کے ذرائع

انسان کی ضرورتوں میں اضافہ ہونے لگا تو اس نے چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے ذرائع کھو جنکا لے۔

پہلے انسان چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے بیل، ہاتھی، اونٹ، گھوڑے اور گدھے جیسے جانوروں کا استعمال کیا کرتا تھا۔ اس کے بعد بیل گاڑی، گھوڑا گاڑی جیسے ذرائع استعمال ہونے لگے۔ پھر جہاز، موٹر اور ریل گاڑی کی دریافت ہوئی۔ پھر ہوائی جہاز کی ایجاد ہوئی جس کی وجہ سے تیزی سے درآمد برآمد ہونے لگی۔

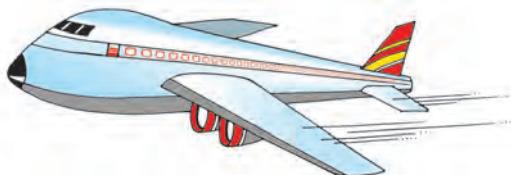


بتابو تو بھلا!

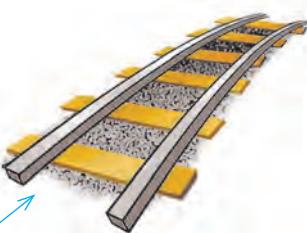


نیچے ایک خانے میں نقل و حمل کے ذرائع کی تصویریں دی ہوئی ہیں اور دوسرے خانے میں ان کے گزرنے کا راستہ بتایا گیا ہے۔ لکیر کی مدد سے ان کی مناسب جوڑیاں لگاؤ۔

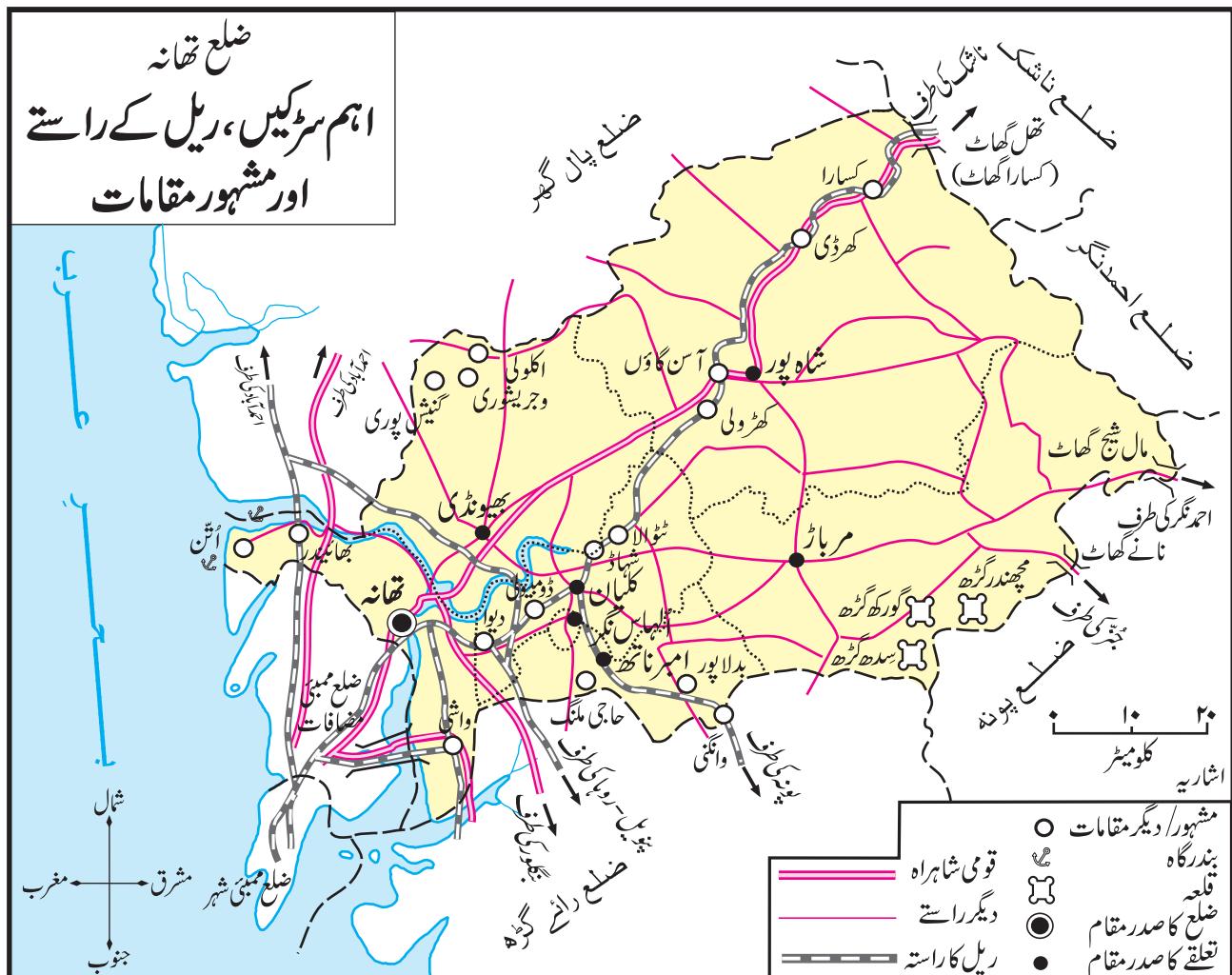
۲



۱



اب بہت سے گاؤں اور شہروں میں آمد و رفت کی سہولتیں ہو چکی ہیں۔ اپنے تعلقے اور ضلع میں اس قسم کی کون سی سہولتیں ہیں؟ کون سے مشہور مقامات ہیں؟ انھیں سمجھنے کے لیے اپنے ضلع کے نقشہ کا مطالعہ کرو۔ نقشہ کا عملی کام پورا کرو۔

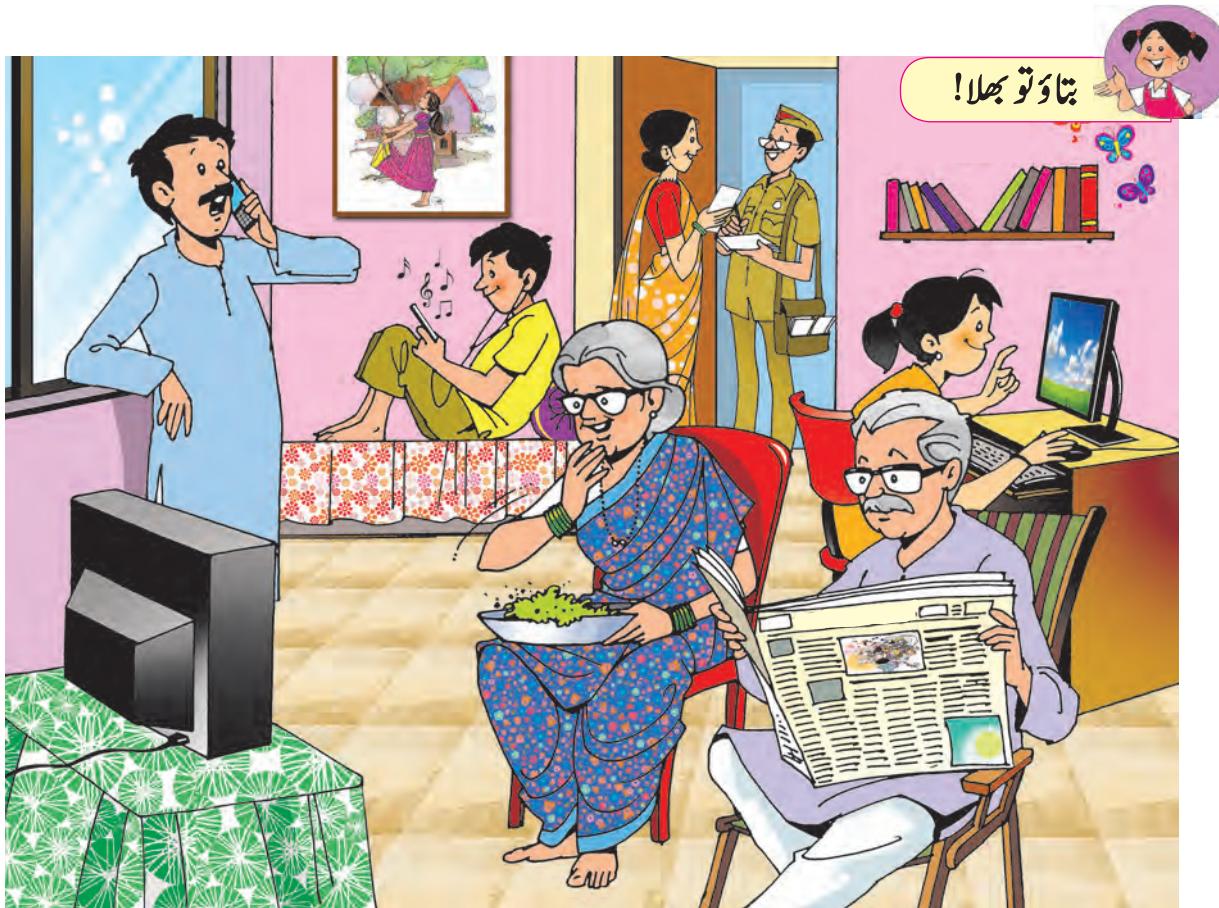


۱۔ اپنے صلع میں تاریخی قلعے ہیں۔ نقشے میں دیے ہوئے قلعوں کے نشان میں رنگ بھرو اور ان کے نام چوکون میں لکھو۔

۲۔ نقشے میں آٹن کے قریب سمندر میں ایک نشان بتایا ہوا ہے۔ یہ نشان کس چیز کا ہے، چوکون میں لکھو۔

۳۔ تھانہ سے پونہ کی طرف جانے والے ریل کے راستے پر الگ رنگ کا قلم پھیرو۔

۴۔ شاہ پور تعلقے سے گزرنے والی قومی شاہراہ پر واقع مشہور مقامات کے نشان میں رنگ بھرو۔



بتابہ تو بھلا!

- ۱۔ دادا کیا پڑھ رہے ہیں؟
- ۲۔ باجی معلومات حاصل کرنے کے لیے کیا استعمال کر رہی ہے؟
- ۳۔ دادی کیا دیکھ رہی ہیں؟
- ۴۔ بھائی گانے سن رہا ہے۔ اس نے کانوں سے کیا لگا کر کھا ہے؟
- ۵۔ اب اس چیز کا استعمال کر کے بتیں کر رہے ہیں؟
- ۶۔ دروازے پر کون آیا ہے؟ امی اس سے کیا لے رہی ہیں؟

ہم خط، کمپیوٹر، موبائل فون، اخبار، ٹیلی ویژن اور میوزک پلیسیر جیسی چیزیں استعمال کرتے رہتے ہیں۔ یہ سارے ذرائع معلومات حاصل کرنے اور پیغام رسانی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ ترسیل و ابلاغ کے ذرائع ہیں۔

• بولی

انسان زبان کی مدد سے ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہیں، اپنے خیالات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ ایک ہی زبان الگ الگ علاقوں میں مختلف طرح سے بولی جاتی ہے۔ علاقوں کے اعتبار سے زبان کے لفظوں کا تلفظ یا ادا نگی کا طریقہ بدل جاتا ہے۔ اس پر دوسری زبانوں کا اثر بھی پڑتا ہے۔ دوسری زبانوں کے الفاظ بھی اپنی زبان میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی زبان کی کئی بولیاں الگ الگ علاقوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر اہمیرانی، مالوئی، براری، مرathi زبان کی چند بولیاں ہیں۔ مرathi مہاراشٹر کی سرکاری زبان ہے۔



کیا تمھیں معلوم ہے؟



پرانے زمانے میں پیغام بھیجنے کے ترقی یافتہ ذرائع نہیں تھے۔ اس زمانے میں الگ الگ طریقوں سے یہ معلومات بھیجی جاتی تھی۔ کبھی کبھی اس کام کے لیے تربیت یافتہ کبوتروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ کبھی کبھی اس کام کے لیے کبوتروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ کبھی کبھی اس کام کے لیے کبوتروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ کبھی کبھی اس کام کے لیے کبوتروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ کبھی کبھی اس کام کے لیے کبوتروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ کبھی کبھی اس کام کے لیے کبوتروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ کبھی کبھی اس کام کے لیے کبوتروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔



کیا کریں گے بھلا؟

ریحان اور ریشما جس علاقے میں رہتے ہیں وہاں موبائل فون، ٹیلی فون، کمپیوٹر وغیرہ کی سہولتیں نہیں ہیں۔ انھیں کسی دوسرے شہر میں اپنے رشتہ دار کو پیغام بھیجنा ہے۔ یہ پیغام بھیجنے میں تم ان کی کس طرح مدد کرو گے؟

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



ان دونوں پیغام بھیجنے اور آمد و رفت کے ذرائع بہت ترقی کر چکے ہیں لیکن ان کے زیادہ استعمال کی وجہ سے آلودگی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اسی لیے ان کا استعمال بہت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیے۔

ہم نے کیا سیکھا؟



- * گاؤں اور شہر کے آپسی تعلقات۔
- * آمد و رفت اور پیغام رسانی کے ذرائع۔
- * آمد و رفت اور پیغام رسانی کی سہولتوں کی ضرورت۔
- * اپنے ضلع اور تعلقے میں موجود آمد و رفت کی سہولتیں اور مشہور مقامات۔



۱۔ سبزی ترکاری، پیاز، گیوں، موڑسا ٹکل، کتابیں، ٹی وی، ریڈیو۔

(الف) دی ہوئی چیزوں میں سے کون سی چیزیں گاؤں سے شہروں کو بھیجی جاتی ہیں؟

(ب) دی ہوئی چیزوں میں سے کون سی چیزیں شہر سے گاؤں کو بھیجی جاتی ہیں؟

۲۔ عبارت پڑھ کر سوالوں کے جواب لکھو:

انجم اپنی سیمیلی کے یہاں جانے کے لیے نکلی۔ اسی دوران ڈاکیا خط لے کر آیا۔ بس میں سفر کرتے ہوئے

انجم نے کچھ لوگوں کو گھوڑے پر سامان لے جاتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ اپنی سیمیلی کے گھر پہنچی تو اس کی سیمیلی فون پر بات کر رہی تھی۔

(۱) یہاں آمدورفت کے ذرائع کون سے ہیں؟

(۲) یہاں پیغام رسانی کے ذرائع کون سے ہیں؟

۳۔ قلم، پیشی، خط، موبائل، استری، بوقل، ٹیلی فون، گھڑی، چشمہ، کتاب، ٹوپی۔

• دی ہوئی چیزوں میں پیغام رسانی کے ذرائع تلاش کر کے ان کے گرد ○ بناؤ۔

۴۔ عمل کرو:

• تم نے جو شہر یا گاؤں دیکھا ہے اس کی تصویر بناؤ۔

• اس تصویر میں شہر سے گاؤں کو بھیجی جانے والی اور گاؤں سے شہر کو بھیجی جانے والی چیزیں دکھاؤ۔

سرگرمی

تمہارے دادا اور دادی کے بچپن میں ٹی وی، میوزک پلیسیر نہیں تھے۔ ریڈیو بھی بہت کم لوگوں کے پاس ہوا کرتے تھے، تب وہ کس طرح تفریح کیا کرتے تھے؟ ان سے بات چیت کر کے معلومات حاصل کرو۔



۸۔ ہماری پانی کی ضرورت



بتاب تو بھلا!

ایسا ہوتا ہے نا!

- کبھی کبھی ہماری آنکھ سے آنسو بہتے ہیں۔
- امی کو دیکھ کر منہ میں پانی بھرا آتا ہے۔
- زکام ہونے پر ناک سے پانی بہنے لگتا ہے۔
- زخم ہونے پر خون نکلتا ہے۔



اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

آنسو، رال، ناک سے بہنے والا پانی اور خون، ان بہنے والی چیزوں میں پانی موجود ہوتا ہے۔



آؤ یہ کر کے دیکھیں!

ایک چھوٹی سی لکڑی لو۔ اسے بڑوں کی موجودگی میں کدوش پر باریک کرو۔ باریک کی ہوئی لکڑی کو طاقت سے دباؤ۔ لیمو کا ایک لکڑا لو۔ اسے طاقت سے نچوڑو۔

تم نے کیا دیکھا؟ لکڑی کے باریک چھوٹوں اور لیموں کے ٹکڑے سے رس نکلتا ہے۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ لیموں اور لکڑی کے رس میں بھی پانی پایا جاتا ہے۔

• ہمیں پیاس کیوں لگتی ہے؟



ہمارے جسم کے افعال مناسب طریقے سے ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے ہمیں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

پانی کی وجہ سے خون پتلار ہتا ہے۔ پانی کی وجہ سے ہی غذا کے ٹھیک طرح ہضم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ بے کار مادے پیشاب کے ذریعے جسم سے باہر خارج ہو جاتے ہیں۔

جسم میں پانی کی کمی نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے کم ہونے پر ہمیں پیاس لگتی ہے۔ انسان کی طرح ہی دوسرے جانداروں کو بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

بتاب تو بھلا!



- ندی کے کنارے پانی پینے والے جانور کون سے ہیں؟
- پانی میں کون غوطہ لگا رہا ہے؟
- پانی بھر کر لے جانے والے لوگ پانی کس لیے استعمال کرنے والے ہیں؟



پنگھٹ

اکثر گاؤں میں تالاب پر یا ندی کے کنارے گاؤں کی گائیں، بھینس، بکریاں پانی پینے کے لیے آتی ہیں۔ پنگھٹ کے پاس گھاس اور جھاڑیاں اُگی ہوتی ہیں۔ جانور پانی میں غوطہ لگاتے رہتے ہیں۔ ٹیڈری، مرغ ماہی، بگلے جیسے پرندے بھی نظر آتے ہیں۔ گاؤں کے لوگ پنگھٹ پر کپڑے دھوتے ہیں۔ گھر میں استعمال کے لیے پانی بھر کر لاتے ہیں۔

کیا کریں گے بھلا؟



- پنگھٹ کا پانی صاف رکھنے کے لیے کچھ کرنا ہے۔

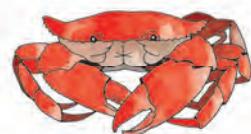
کیا انھیں معلوم ہے؟



لوگ پالنے جانوروں کے لیے پینے کے پانی کا انتظام کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ انھیں پیاس لگتی ہے۔ دوسرے ہزاروں جانور ہوتے ہیں۔ انھیں بھی پیاس لگتی ہے، کیا یہ ہم نے کبھی سوچا ہے؟



بچھو



کیڑا



شہد کی مکھی



چیزوٹی

چیزوٹی، شہد کی مکھی، کیڑا، بچھو جیسے تمام حیوانات کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

بتاؤ تو بھلا!



• جنگلی جانوروں کو دیکھنے کے لیے جنگل میں موجود پنگھٹ کے قریب کیوں جانا پڑتا ہے؟



جنگلی جانوروں کو بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

پیاس لگنے پر وہ پنگھٹ کے پاس آتے ہیں۔ اس لیے انھیں دیکھنے کے لیے لوگ پنگھٹ کے پاس جاتے ہیں۔



انسان کو پینے کے لیے
تو پانی درکار ہوتا ہی ہے، لیکن
کھانا پکانے اور صاف صفائی کے لیے بھی
انسان پانی کا استعمال کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کاشتکاری
اور کارخانوں کے لیے بھی انسان کو پانی کی
 ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری زندگی
 میں پانی کو بہت اہمیت
 حاصل ہے۔



آؤ یہ کر کے دیکھیں!



- ایسے دو گملے لو جس میں ایک ہی قسم کے پودے کی مساوی نشوونما ہوئی ہو۔
- ان گملوں کو ۱ اور ۲ نمبر دو۔
- اس کے بعد پانچ دن روزانہ گملانمبرا کے پودے کو پانی دو۔ گملانمبر ۲ کے پودے کو پانی نہ دو۔ تمحیں کیا نظر آئے گا؟
- جس گملے میں پانی نہیں ڈالا گیا اس گملے نمبر ۲ کا پودا آہستہ آہستہ سوکھنے لگا۔ گملانمبر ۱ کا پودا تازہ رہا۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟
- نباتات کو زندہ رہنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

• نباتات کو پانی کی ضرورت

گھر کے گملوں میں لگے ہوئے پودوں کو ہم پانی دیتے ہیں۔ کھیت میں اُگی فصل کو سانپانی دیتا ہے۔

پانی نہ ملنے پر کیا پودے زندہ رہیں گے؟

یعنی حیوانات کی طرح نباتات کو بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔



آؤ دماغ پر زور دیں!



- جنگل میں اُگنے والی نباتات کو بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو پانی کہاں سے ملتا ہوگا؟

- بارش کا پانی زمین میں جذب ہوتا ہے۔ نباتات کی جڑیں بہت گہرائی تک جاتی ہیں۔ نباتات کی جڑیں زمین میں جذب شدہ پانی چوسر لیتی ہیں۔



کیا تمھیں معلوم ہے؟



پان کنس جیسی کچھ نباتات پانی ہی میں اگ سکتی ہیں۔ انھیں زمین پر اگانے کی لکنی بھی کوشش کی جائے لیکن وہ زمین پر زندہ نہیں رہتیں۔

کنول، سنگھارڑا، جل پرنی بھی پانی میں نشوونما پانے والی نباتات ہیں۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



- گرم کے موسم میں باغ کو زیادہ دری پانی کیوں دینا پڑتا ہے؟
- گرم کے موسم میں تالاب کا پانی بہت کم کیوں ہو جاتا ہے؟

ہم نے کیا سیکھا؟



- * جانداروں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- * جانداروں کے جسم میں پانی پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے جسمانی افعال مناسب طریقے سے انجام پاتے ہیں۔
- * جسم میں پانی کی کمی ہوتے ہی پیاس لگتی ہے۔
- * آکنڑ گاؤں میں پانی بھرنے کے لیے پنگھٹ ہوتے ہیں۔ پنگھٹ کے قریب مخصوص پرندے اور نباتات نظر آتی ہیں۔
- * پینے کے علاوہ ہمیں پانی صفائی، پکوان، کاشتکاری، کاروبار اور کارخانوں کے لیے درکار ہوتا ہے۔
- * نباتات کو درکار پانی ان کی جڑیں زمین سے جذب کر لیتی ہیں۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ
پنگھٹ کا پانی خراب نہ ہونے دیں۔



الف) کیا کریں گے بھلا؟

- گرم کے موسم میں حیوانات کو پانی کے لیے بہت بھکننا پڑتا ہے۔ تمہارے آس پاس پائے جانے والے جانوروں کے لیے پانی کا انتظام کرنا ہے۔

ب) آؤ دماغ پر زور دیں!

- (۱) گرم کے موسم میں ہم تربوز، لکڑی جیسے پھل زیادہ کیوں کھاتے ہیں؟
- (۲) کاسی پھل کا سالن کس طرح بناتے ہیں، دیکھو۔ پکاتے وقت سالن میں پانی کہاں سے آیا؟

ج) مختصر جواب لکھو:

- (۱) ہمارے جسم میں پانی کس شکل میں پایا جاتا ہے؟
- (۲) ہم پانی کیوں پیتے ہیں؟
- (۳) گائے، بھینس، بکریاں پنگھٹ کے پاس کیوں آتے ہیں؟
- (۴) یہ کس طرح معلوم ہوتا ہے کہ نباتات میں پانی پایا جاتا ہے؟
- (۵) پانی مناسب مقدار میں نہ ملے تو کاشتکاری کیوں نہیں کی جاسکتی ہے؟
- (۶) بڑے شہروں کو زیادہ پانی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟
- (۷) جنگل میں پائی جانے والی نباتات کو پانی کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

د) تو سین میں دیے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہ پُر کرو:

(غوطہ، پالتو، اہمیت، پتلا، جذب شدہ، جنگلی جانور)

- (۱) پانی کی وجہ سے خون رہتا ہے۔
- (۲) جانور پانی میں لگاتے ہیں۔
- (۳) لوگ جانوروں کے لیے پینے کے پانی کا انتظام وصیان سے کرتے ہیں۔
- (۴) کو دیکھنے کے لیے جنگل میں موجود پنگھٹ کے قریب جانا پڑتا ہے۔
- (۵) انسان کی زندگی میں پانی کی بہت ہے۔
- (۶) زمین کا پانی نباتات کی جڑیں چوں لیتی ہیں۔

سرگرمی

معلوم کرو کہ تمہارے گاؤں میں پانی کا عمومی ذریعہ کن و جوہات کی بنا پر گندہ ہوتا ہے۔

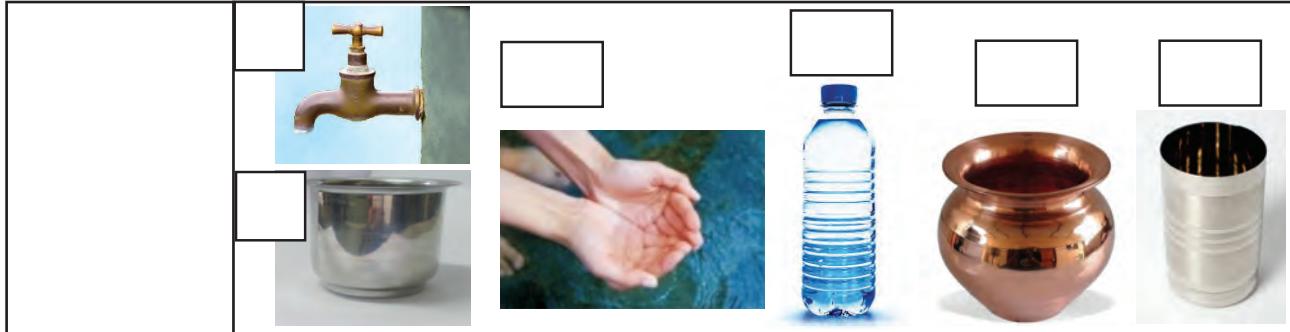


۹۔ پانی کہاں سے آتا ہے؟

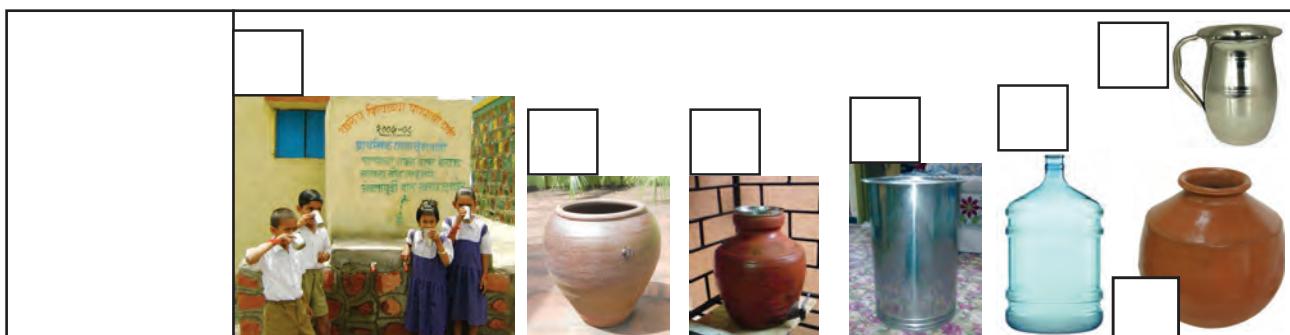
بتاب تو بھلا!

نیچے چند سوال دیے ہوئے ہیں۔ ان کے جواب چونکہ مناسب تصویر کے قریب چوکون میں ✓ کا نشان بناؤ۔ جواب اگر تصوپروں کے علاوہ ہو تو خالی چوکون میں لکھو۔

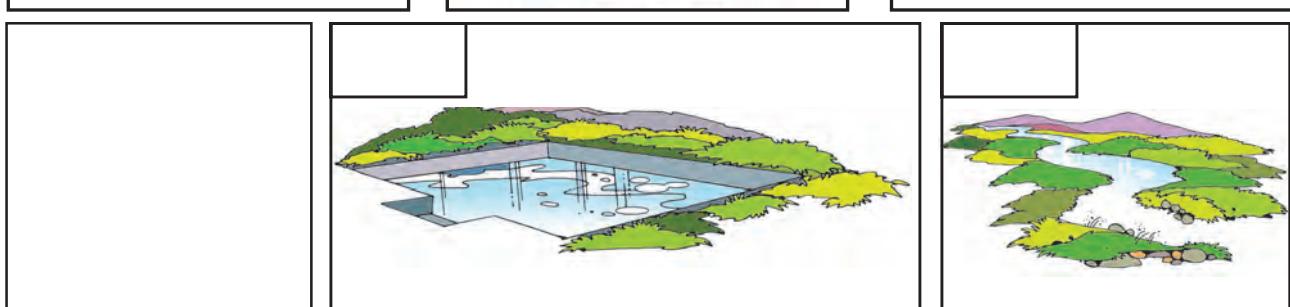
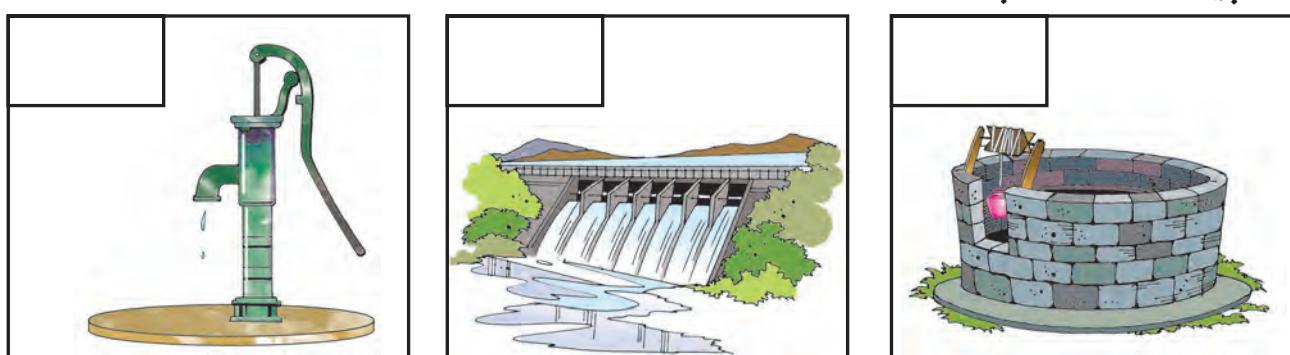
(۱) تم کس چیز سے پانی پیتے ہو؟



(۲) پینے کا پانی کس چیز میں جمع کیا جاتا ہے؟



(۳) پینے کے لیے جیسے جمع کیا گیا پانی کہاں سے آیا ہوگا؟





بتابو تو بھلا!

بارش



آخر یہ پانی کہاں سے آتا ہوگا؟

- اس سوال کا جواب ہے بارش۔ ہمیں بارش کے ذریعے پانی ملتا ہے۔
- بارش ہونے پر اس کا کچھ پانی زمین پر بہہ جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے ندیاں نالے اور جھرنے وجود میں آئے۔
- برسات کا کچھ پانی گھرے علاقوں میں جمع ہوتا ہے، اس سے تالاب بن گئے۔
- ندی کا پانی دیوار بنا کر روکا جاتا ہے اسے بند کہتے ہیں۔ بارش نہ ہونے پر بند کا پانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- بارش کا کچھ پانی زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ اس پانی کو حاصل کرنے کے لیے کنویں کھو دے جاتے ہیں۔ ہینڈ پھپ یا ٹیوب ویل کے ذریعے بھی یہ پانی نکالا جاتا ہے۔
- زمین میں جذب شدہ پانی چشمروں کے ذریعے بھی باہر آتا ہے۔
- پانی ملنے کے کچھ ذرائع قدرتی طور پر خود بخود تیار ہو جاتے ہیں۔ بند اور کنویں انسان کے بنائے ہوئے ہیں۔ بارش کم ہوتا ان میں بھی پانی کم ہو جاتا ہے۔ اپنے علاقے، تعلقے یا ضلع میں پانی کے کچھ ذرائع تم دیکھ سکتے ہو۔ دیے ہوئے ضلع کے نقشہ کا مطالعہ کر کے اس میں دیا گیا عملی کام پورا کرو۔

پانی کے اہم ذرائع : بہاؤ اور ذخیرہ کے اعتبار سے پانی کی مختلف قسمیں ہیں۔ جھرنے، نالے، ندی، تالاب، ذخیرہ آب، آبنائے اور سمندر پانی کے اہم ذرائع ہیں۔ زمین کی اہم شکلیں : بلندی اور گہرائی کے اعتبار سے زمین کی کئی شکلیں ہیں۔ پہاڑ، چوٹی، پہاڑی، ٹیکری، میدان، سطح مرتفع، درّہ، وادی زمین کی چند شکلیں ہیں۔

ندی کس طرح بنتی اور بہتی ہے؟

- بارش کا پانی پہاڑوں جیسے اونچے مقامات پر بھی برستا ہے اور ڈھلوان علاقوں کی سمت بہتا ہے۔
- اس قسم کے پانی کے بے شمار نالے کیجا ہو کر ندی بنتی ہے۔
- ندی، پہاڑ، وادیوں اور میدانی علاقوں سے بہتی ہے۔

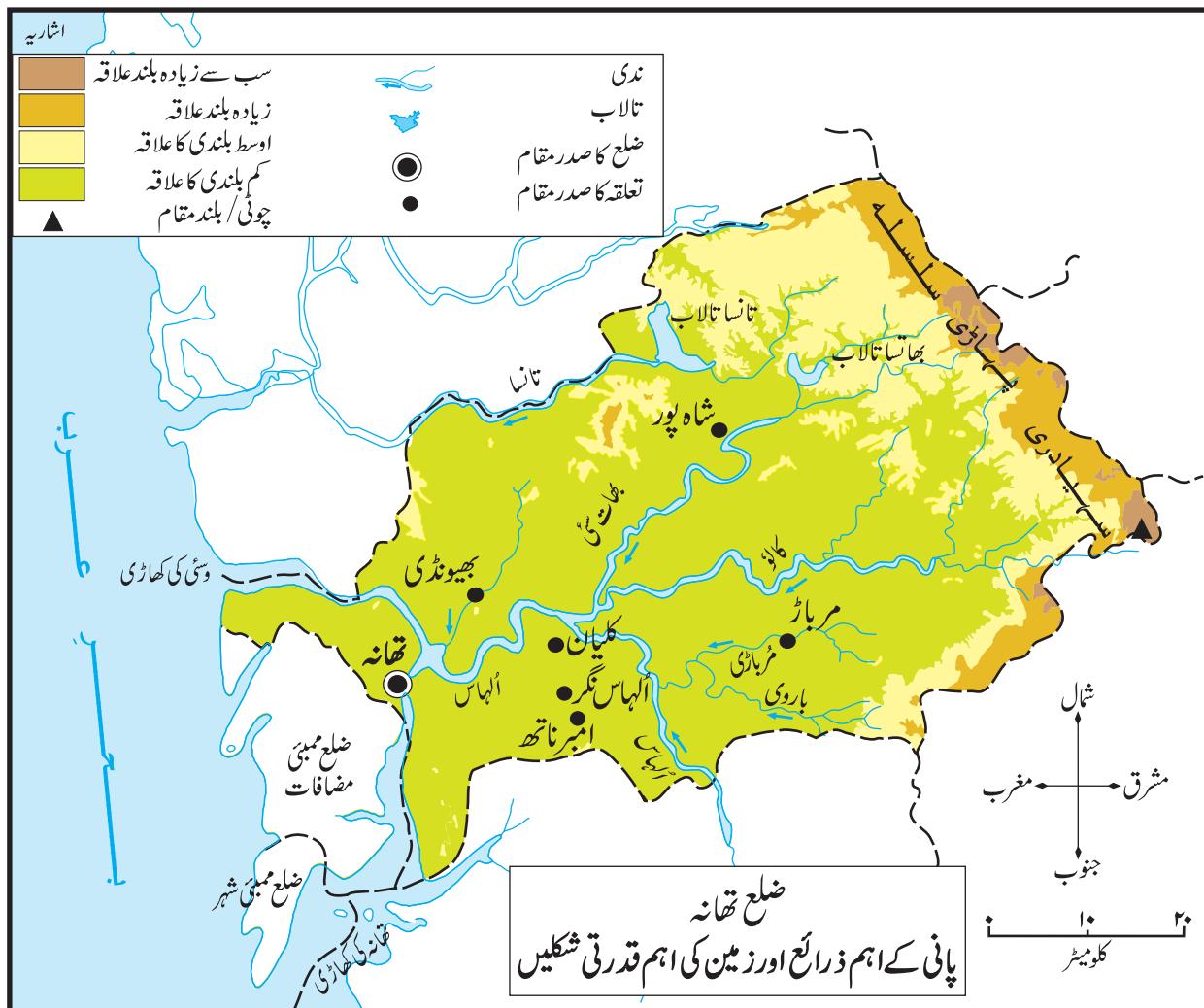


کیا تمھیں معلوم ہے چشمہ کہاں سے بہتا ہے؟

بارش کا پانی زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ زمین پر مٹی اور پتھروں کے درمیان موجود سوراخوں سے نظر کر پانی گہرائی میں پہنچتا ہے۔ زمین کے اندر بھی یہ پانی بلند حصوں سے کم بلند حصوں کی جانب بہتا ہے۔ زمین پر کا پانی زمین میں موجود یہ پانی کچھ جگہوں پر زمین سے باہر نکل آتا ہے۔ اسے ہم پانی کا چشمہ کہتے ہیں۔



نقشے میں اپنے ضلع کے پانی کے اہم ذرائع اور زمین کی اہم قدرتی شکلؤں کی معلومات دی ہوئی ہے۔ پانی کے ذرائع نیلے رنگ سے دکھائے گئے ہیں جبکہ زمین کی شکلؤں کو الگ الگ رنگوں سے دکھایا گیا ہے۔ یہ رنگ علاقوں کی مختلف بلندیوں کے لحاظ سے دیے ہوئے ہیں۔



- ۱۔ اپنے ضلع کے مغرب میں واقع سمندر کا نام چوکون میں لکھو۔
- ۲۔ ضلع کی کئی ندیاں مغرب کی سمت میں بہتی ہوئیں بحرِ عرب سے جاتی ہیں۔ ندیوں کی وجہ سے کھاڑیاں بن گئی ہیں۔ نقشہ دیکھو اور کسی ایک کھاڑی کے نام کے گرد چوکون بناؤ۔
- ۳۔ ضلع میں واقع پہاڑی کا نام چوکون میں لکھو۔
- ۴۔ اپنے ضلع میں الہاس ندی تلاش کرو۔ اس کے بنہے کے راستے پر الگ رنگ کا قلم پھیرو۔
- ۵۔ ضلع میں پانی کی فراہمی کا اہم ذریعہ ضلع میں واقع تالاب ہیں۔ نقشہ دیکھو کر ان تالابوں کے نام چوکون میں لکھو۔

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



ایک ہی شکل کی تین بوتیں لو۔ ایک بوتی کو پانی سے پوری طرح بھر دو۔ فرض کرو کہ یہ پورا پانی تم اسکیلے ہی استعمال کرو گے یعنی تم بوتی بھر پانی استعمال کر سکو گے۔

اب دوسری بوتی بھر دو۔ فرض کرو کہ یہ پانی تم اور تمہارا ہم جماعت استعمال کرے گا۔ پانی کے دو برابر حصے کرو۔ اب دیکھو کہ تمہارے حصے میں کتنا پانی آیا۔ یہ دیکھو کہ پانی پہلے کے مقابلے میں کم ہے یا زیادہ۔



اب تیسرا بوتی بھر دو۔ فرض کرو یہ پانی تم اور تمہارے چار ساتھی طلبہ استعمال کریں گے۔ اب بوتی کے پانچ حصے کرنے ہوں گے۔ اب دیکھو کہ تمہارے حصے میں کتنا پانی آیا۔ اس بار پہلی اور دوسری مرتبہ کے مقابلے میں پانی زیادہ ہے یا کم؟ اس بات پر غور کرو کہ ایسا کیوں ہوا!

کیا کریں گے بھلا!



اس سے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

اگر بارش کا پانی جمع کر لیا جائے تو....
موسم رام اور چیراپونچی دنیا میں سب سے زیادہ بارش کے مقامات ہیں۔ یہ دونوں بھارت میں واقع ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں وہاں بھی پانی کی قلت ہو جاتی ہے۔ اپنے مہاراشٹر کے علاقہ کوکن میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بارش کے پانی کو جمع کرنے کا مناسب انظام نہیں کیا جاتا۔ بارش کے پانی کا ذخیرہ کر لیا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

شکیل اور جمیلہ کھیلنے کے بعد گھر لوٹ کر پانی پیتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں دھوتے ہیں۔ روز صح نہاتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد برتن دھوتے ہیں، لیکن اس میں وہ بہت زیادہ پانی بہاتے ہیں۔ تب اُمیٰ ان پر غصہ ہوتی ہیں۔ وہ سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ پانی کس طرح استعمال کریں؟ پانی کے مناسب استعمال کے بارے میں کون سی اچھی عادتیں تم انھیں بتا سکتے ہو؟



آؤ دماغ پر زور دیں!



- ۱۔ بارش کے پانی کو جمع کر لیا جائے تو کیا اسے بعد میں استعمال کیا جاسکے گا؟ تم بارش کا پانی کس طرح جمع کرو گے؟
- ۲۔ اگر انسان ہی سارا پانی استعمال کرنے لگے تو دوسرے جانداروں کا کیا ہو گا؟



کیا تمھیں معلوم ہے؟



دوری پر واقع کنویں، تالاب اور پانی کی ٹانگی سے گھر تک پانی لانے کے لیے نلوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ مقامات پر ٹینکر سے بھی پانی لایا جاتا ہے۔

ہم نے کیا سیکھا؟



- * ہمیں حاصل ہونے والا سارا پانی بارش سے ہی ملتا ہے۔ بارش کی وجہ سے ندی، تالاب، چشے وغیرہ وجود میں آتے ہیں۔
- * ندی پہاڑ جیسے اونچے مقام سے نکلتی ہے اور ڈھلوان کی طرف بہتی ہے۔
- * بارش کے پانی کو جمع کرنا ضروری ہے۔

مشق



مختصر جواب لکھو:

- (۱) تمہارے گھر میں پانی کہاں سے لایا جاتا ہے؟
- (۲) ندی، کنویں، چشمے اور تالاب میں پانی کہاں سے آتا ہے؟
- (۳) اگر بارش کا پانی جمع نہ کیا گیا تو کیا ہو گا؟

سرگرمی

- تمہارے علاقے میں موجود ہینڈ پمپ اور مل کی تعداد معلوم کرو۔
- آس پاس کے مختلف علاقوں میں ان کی تعداد معلوم کر کے فہرست بناؤ۔

۱۰۔ پانی سے متعلق چند معلومات

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



کانچ کے ایک گلاس میں صاف پانی لو۔ اس کا رنگ دیکھو۔ پانی کا رنگ کیسا ہے؟



کسی خوبصوردار بچوں کو سوئنگھو۔ کیسی خوبصور آئی؟ اب پانی کو سوئنگھو۔ کیا پانی سے بو آئی؟



کسی پکے ہوئے پھل، آم، چیکو، امرؤد کا مزہ چکھو۔ پکے ہوئے بچلوں کا مزہ کیسا ہوتا ہے؟

اب پانی کا مزہ چکھو۔ پانی کا مزہ کیسا ہے؟ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ صاف پانی میں رنگ، بو اور مزہ نہیں ہوتا۔

• نیا لفظ سیکھو!

شفاف شے: جس شے میں سے دیکھنے پر دوسرا جانب کی چیزیں نظر آتی ہیں اس شے کو 'شفاف شے' کہتے ہیں۔

غیرشفاف شے: جس شے میں سے دیکھنے پر دوسرا جانب کی چیزیں نظر نہیں آتیں اس شے کو 'غیرشفاف شے' کہتے ہیں۔

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



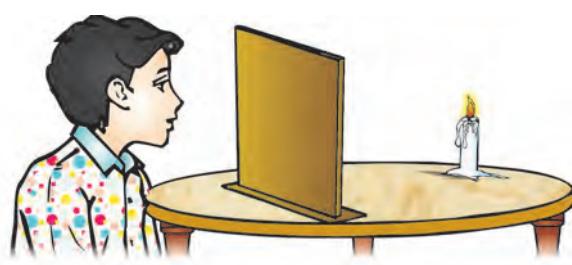
یہ تجربہ بڑے لوگوں کی نگرانی میں کرنا ہے۔

- ایک اسٹول پر ایک موم بتنی جلا کر رکھو۔

- اسے ایک مقتوے کے ٹکڑے میں سے دیکھو۔

- اسی موم بتنی کو اب کانچ کے ٹکڑے میں سے دیکھو۔

تمھیں کیا معلوم ہوگا؟



- مقتوے سے موم بتنی کی لوڈکھائی نہیں دیتی لیکن کانچ کے ٹکڑے سے موم بتنی کی لوڈکھائی دیتی ہے۔

اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

- مقتوہ غیرشفاف اور کانچ شفاف ہے۔



- اب کانچ کے گلاس میں بھرے ہوئے پانی میں سے موم ہتی دیکھو۔ تمھیں کیا معلوم ہو گا؟
- پانی میں سے موم ہتی نظر آتی ہے۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ پانی شفاف ہے۔



شفاف پانی

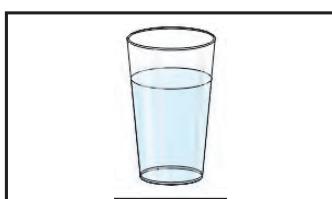
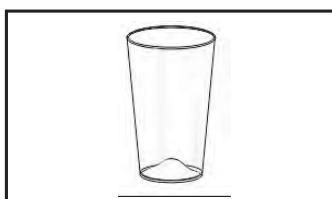
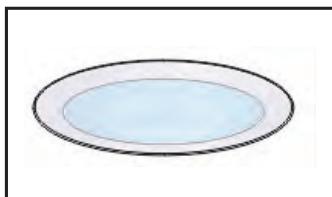
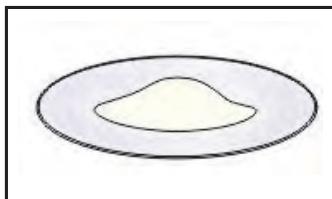
شفاف ہوتا ہے۔

مزہ نہیں ہوتا۔

بو نہیں ہوتی۔

رنگ نہیں ہوتا۔

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



- ایک برتن میں جوار یا گیہوں کا تھوڑا سا آٹا لو۔ دوسرے برتن میں تھوڑا پانی لو۔ دو ٹشتریاں اور دو کانچ کے چھوٹے گلاس لو۔

ایک ٹشتری میں تھوڑا آٹا ڈالو۔

دوسری ٹشتری میں تھوڑا پانی ڈالو۔

اب ایک گلاس میں تھوڑا آٹا ڈالو۔

دوسرے گلاس میں تھوڑا پانی ڈالو۔

تمھیں کیا معلوم ہو گا؟

- ٹشتری اور گلاس کے پیندے میں آٹا نظر آتا ہے، لیکن پانی ٹشتری اور گلاس کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

پانی کی اپنی کوئی شکل نہیں ہوتی۔ تم پانی کو جس برتن میں ڈالو گے پانی اس برتن کی شکل اختیار کر لے گا۔

پانی کی اپنی شکل نہیں ہوتی۔ اس لیے فرش پر گرنے پر پانی پھیل جاتا ہے۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



- تالاب کا پانی صاف ہوتا ہی اس کی تہہ نظر آتی ہے۔ ایسا کیوں؟
- ڈھلوان راستے سے پانی سے بھری بالٹی لے جاتے وقت بالٹی گئی۔ پانی پھیل گیا۔ کیا پھیلے ہوئے پانی کا ڈھیر بننے کا؟ یا وہ بہہ جائے گا؟

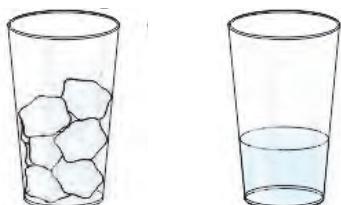
پانی ایسا بھی ہوتا ہے

ڈھلوان سطح سے نیچے بہتا ہے۔

ہموار سطح پر پھیل جاتا ہے۔

جس برتن میں رکھیں اس برتن کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

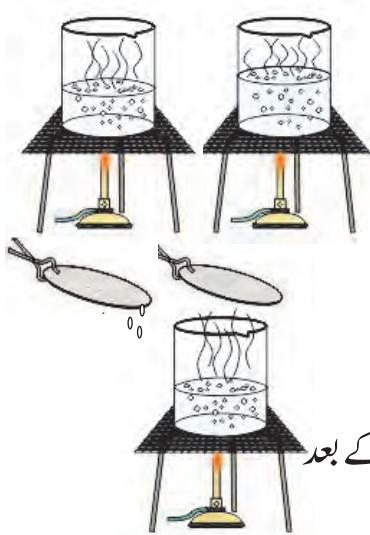
- پانی کی تین حالتیں



آؤ یہ کر کے دیکھیں!



کاچ کے ایک گلاس میں برف کے ٹکڑے رکھو۔
تھوڑی ہی دیر میں برف میں کیا تبدیلی آئے گی؟



آؤ یہ کر کے دیکھیں! یہ تجربہ استاد خود کر کے بتائے۔



پانی گرم کرو یعنی پانی کو حرارت پہنچاؤ۔ کچھ دیر بعد کیا دکھائی دے گا؟
پانی اُبلنے لگتا ہے۔ پانی کو اور دیر تک اُبلنے دو اور اس کا مشاہدہ کرتے رہو۔ کیا نظر آیا؟ کچھ دیر بعد دکھائی دے گا کہ پانی کم ہو گیا ہے۔
پانی کم کیوں ہو گیا؟

ایک ڈھلن پھٹے سے کپڑو۔ اسے پانی سے نکلنے والی بھاپ میں کپڑو۔ کچھ ہی لمحوں کے بعد اسے ہٹا کر دیکھو۔ ڈھلن کی پھٹی سطح پر کیا دکھائی دیتا ہے؟ پانی کے قطرے جمع نظر آتے ہیں۔

ڈھلن پر پانی کے قطرے کہاں سے آئے؟

پانی کو خوب ٹھنڈا کیا جائے تو وہ جم جاتا ہے یعنی پانی برف بن جاتا ہے۔ برف گلا رکھیں تو اسے اطراف کی ہوا سے حرارت ملتی ہے۔ برف پکھنے لگتا ہے۔ برف پانی بن جاتا ہے۔

پانی کو مناسب مقدار میں حرارت ملے تو وہ بھاپ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔
برتن میں موجود ابلتا ہوا پانی بھاپ میں تبدیل ہو گیا۔ اس لیے برتن میں پانی کم ہو گیا۔

بھاپ ٹھنڈی ہونے پر وہ پانی میں تبدیل ہو گئی۔ پانی سے نکلنے والی بھاپ میں کچڑا گیا ڈھکن ٹھنڈا تھا۔ اس لیے ڈھکن کی پچلی سطح پر جمع بھاپ سے پانی تیار ہوا۔

• نیا لفظ سیکھو!

حالت: کوئی شے جس شکل میں ہوتی ہے، اُس شکل کو حالت کہتے ہیں۔

بخارات: ہوا میں پانی کی بھاپ پانی جاتی ہے۔ اسے بخارات کہتے ہیں۔

ہم روزانہ جو پانی استعمال کرتے ہیں وہ پانی کی مالع حالت ہے۔ برف پانی کی ٹھوس حالت ہے۔ بھاپ پانی کی گیسی حالت ہے۔

پانی کی حالتیں



آؤ یہ کر کے دیکھیں!



دلچسپ تجربہ

- کانچ کا ایک گلاں لو۔ صاف کپڑے سے اسے اندر اور باہر سے خشک کرلو۔

- دیکھو کہ گلاں خشک ہو گیا ہے۔ اب گلاں میں برف کے چار پانچ ٹکڑے ڈالو۔

- تمھیں کیا معلوم ہو گا؟

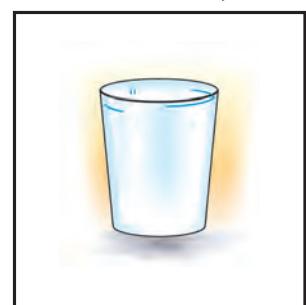
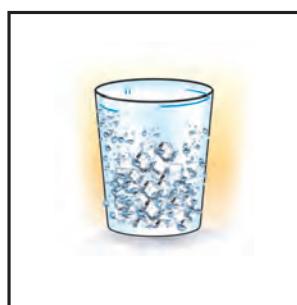
- گلاں اندر سے تو گیلا ہو ہی گیا ہے لیکن اس کی بیرونی سطح بھی خود بخود گیلی ہو گئی ہے۔ ہے نایا دلچسپ بات!

- اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

- گلاں کے اطراف کی ہوا میں بخارات تھے۔ ہم نے گلاں میں برف کے ٹکڑے ڈالے، اس لیے گلاں ٹھنڈا ہو گیا۔ گلاں

- کے اطراف کی ہوا بھی ٹھنڈی ہو گئی۔ ہوا میں موجود بخارات سے پانی کے باریک باریک قطرے تیار ہو گئے اور گلاں کی

- بیرونی سطح گیلی ہو گئی۔



آؤ یہ کر کے دیکھیں!



یہ تجربہ بڑوں کی اجازت سے اور ان کی نگرانی میں کرنا ہے۔

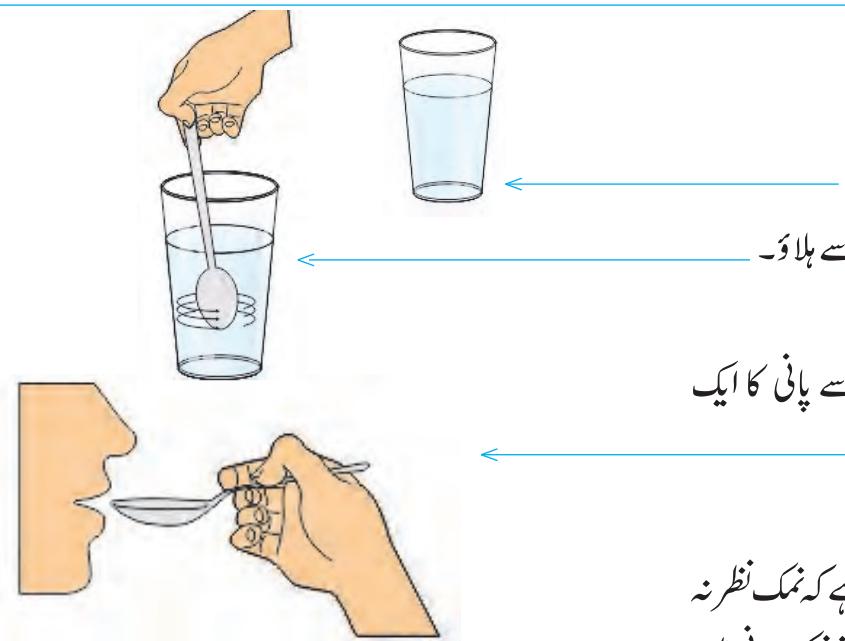
- روٹیاں یا چپاتیاں پکانے کے بعد گرم توے پر پانی کے دو تین قطرے چھڑ کو۔ تمحیں کیا معلوم ہو گا؟
- توے پر چھڑ کے گئے قطرے گول بنتے ہیں۔ دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتے ہیں۔
- اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟
- تو ابہت گرم ہوتا ہے۔ توے کی حرارت سے پانی کے قطرے فوراً بھاپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔



آؤ دماغ پر زور دیں!



- دھلے ہوئے گلے کپڑے پھیلا کر ڈالنے پر خود بخود کیسے سوکھ جاتے ہیں؟



آؤ یہ کر کے دیکھیں!



- کانچ کے ایک گلاس میں پانی لو۔
- اس میں ایک چٹکی نمک ڈالو۔ اسے چھپے سے ہلاو۔
- تمحیں کیا معلوم ہو گا؟
- اب پانی میں نمک نظر نہیں آتا۔ چھپے سے پانی کا ایک قطرہ زبان پر رکھو۔ مزہ نمکین ہو گا۔
- اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟
- مزہ نمکین محسوس ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نمک نظر نہ آنے کے باوجود پانی میں موجود ہے۔ یعنی نمک پانی میں حل ہو گیا۔

کچھ اشیا پانی میں حل ہو جاتی ہیں۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



- پانی میں کئی چیزیں حل ہو جاتی ہیں۔ ان کے نام بتاؤ۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟



برف تیار کرنے کے لیے پانی کو جمانا پڑتا ہے۔ کئی لوگوں کے پاس فرخ ہوتا ہے۔ اس میں برف تیار کیا جاسکتا ہے۔ کارخانے میں بڑے پیمانے پر برف تیار ہوتا ہے۔ شکر کے محلوں میں بچلوں کا رس اور رنگ ڈالتے ہیں۔ بعد میں پانی کو جما کر اس طرح 'آئکس فروٹ' بناتے ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا؟



- * پانی میں رنگ، بو اور مزہ نہیں ہوتا۔ پانی شفاف ہوتا ہے۔
- * پانی جس برتن میں رکھیں اس کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔
- * ہموار سطح پر پانی پھیلتا ہے۔ ڈھلوان سطح سے نیچے بہتا ہے۔
- * پانی ٹھوس، مائع اور گیس تینوں حالتوں میں پایا جاتا ہے۔
- * پانی میں کئی اشیاء حل ہو جاتی ہیں۔

اس سے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



مائع حالت میں تو پانی کے کئی استعمال ہیں لیکن ٹھوس حالت (برف) اور گیسی حالت (بخارات) کے بھی کئی استعمال ہیں۔

مشق



الف) کیا کریں گے بھلا؟

سردی کی وجہ سے کھوپرے کا تیل جم گیا ہے۔ اس کو پتلا کرنا ہے۔

ب) آؤ دماغ پر زور دیں!

- (۱) بارش کے موسم میں بسکٹ نرم کیوں ہو جاتے ہیں؟
- (۲) پانی میں پوتاشیم پرمیگنیٹ کی قلمیں ڈالنے سے پانی نگین کیوں ہو جاتا ہے؟
- (۳) پانی میں گڑ ڈال کر ہلانے پر پانی میٹھا کیوں لگتا ہے؟
- (۴) ہالیہ پہاڑ کی چوٹی ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ج) معلومات حاصل کرو:

- ٹھرماس میں رکھی ہوئی چائے ٹھنڈی کیوں نہیں ہوتی؟

(د) تجربہ کر کے دیکھو اور عمل لکھو:

تجربہ کا نام : پانی میں رنگی حل ہوتی ہے یا نہیں، مشاہدہ کرنا۔

تجربہ کی تفصیل : ایک گلاس میں آدھا گلاس لیا۔ اس میں ایک چکلی ڈالی۔ پانی کو کے ذریعہ ہلا�ا گیا۔

مجھے کیا معلوم ہوا؟

پانی میں کے ذرات جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے۔

اس سے مجھ پر کیا ظاہر ہوا؟

(ه) نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھو:

(۱) پانی شفاف ہے۔

(۲) صاف پانی نیلگوں نظر آتا ہے۔

(۳) پانی کو خوب گرم کیا جائے تو وہ برف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

(۴) پانی میں شکر حل نہیں ہوتی۔

(و) قوسین میں دیے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہ پُر کرو:

(شکل، شفاف، ٹھوس، صاف)

(۱) پانی میں رنگ، بو اور مزہ نہیں ہوتا ہے۔

(۲) پانی ہے۔

(۳) پانی کی کوئی نہیں ہوتی۔

(۴) برف پانی کی حالت ہے۔

(ز) وجہ بتاؤ:

پانی میں گری ہوئی کپل ہمیں نظر آتی ہے۔

پانی میں شکر ڈال کر ہلانے پر وہ غائب ہو جاتی ہے۔

سرگرمی



- ہینڈ پپ کا پانی، کنوں کا پانی، گندہ پانی اور مل کے پانی کے نمونے جمع کر کے مشاہدہ کرو۔ خیال رہے کہ اس پانی کو چکھنا نہیں ہے۔

۱۱۔ ہمیں ہوا کی ضرورت



بتاب تو بھلا!

دی گئی پہلی تم یقیناً بوجھ سکو گے۔

جس چیز کو ہر دلیں میں پایا
ہے چاروں طرف موجود
اس کی صورت ہے نہ سایا
ہے سب کو یہ محبوب

غبارہ پھلا گیا۔ غبارہ کیوں بڑا ہو گیا؟ غبارے
میں تم کیا بھرتے ہو؟



آؤ یہ کر کے دیکھیں!



ہوا

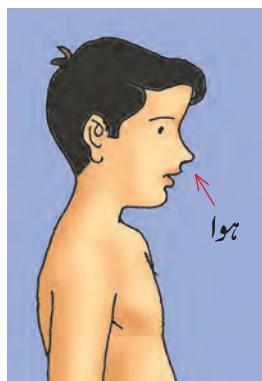
ہوا ہمارے آس پاس پھیلی ہوئی ہے۔ ہوا کی موجودگی ہمیں محسوس ہوتی ہے لیکن وہ ہمیں نظر نہیں آتی۔ ہوا میں رنگ، بو اور
مزہ نہیں ہوتا۔

نیا لفظ سیکھو!

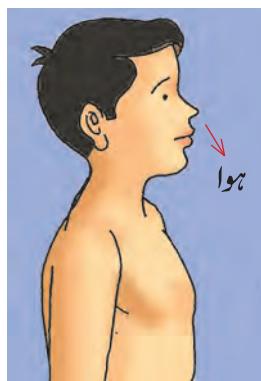
سانس لینا : ناک سے ہم ہوا اندر لیتے ہیں۔
اسے 'سانس لینا' کہتے ہیں۔

سانس چھوڑنا : ناک سے ہوا خارج کرتے ہیں۔
اسے 'سانس چھوڑنا' کہتے ہیں۔

تنفس : ہم بغیر کے مسلسل سانس لیتے اور
چھوڑتے ہیں۔ یہ دونوں عمل ملا کر
تنفس کہلاتا ہے۔



سانس چھوڑنا



سانس لینا



سکون سے سوئے ہوئے انسان کا سینہ اور نیچے ہوتا ہوا کیوں نظر آتا ہے؟

• ہم تنفس کا عمل کیوں انجام دیتے ہیں؟

ہمارے جسم کا کام ٹھیک طرح انجام پانا ضروری ہے۔ اس کے لیے ہمیں ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ سانس لیتے وقت ہم ہوا کو اندر جذب کرتے ہیں۔ ہوا کی وجہ سے ہمیں تازگی محسوس ہوتی ہے۔ جسم کے کام ٹھیک طرح سے انجام پانے کے لیے ہمیں ضروری توانائی ہوا سے ملتی ہے۔

انسان کی طرح دوسرے جانداروں کو بھی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ غور سے مشاہدہ کرنے پر کتنے کا سینہ اور نیچے ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات میں تنفس کا عمل ہوتا ہے۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟

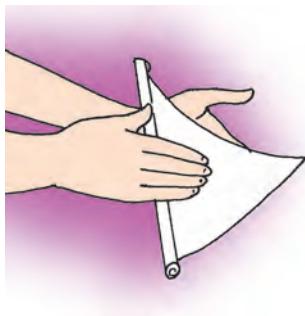


- مچھلیاں پانی میں رہتی ہیں۔ شک ہوتا ہے کہ وہ سانس کے ذریعہ ہوا کس طرح اندر لیں گی، لیکن مچھلیاں پانی میں حل شدہ ہوا کا استعمال کر سکتی ہیں۔



کچھ لوگ پانی سے بھرے ہوئے کانچ کے مرتبان (ایکویریم) میں مچھلیاں پالتے ہیں۔ مرتبان میں موجود مچھلیاں تنفس کا عمل انجام دیتی ہیں۔ تنفس کے لیے درکار ہو مچھلیاں پانی سے حاصل کرتی ہیں۔ اس لیے مرتبان میں موجود پانی میں حل شدہ ہوا کم ہو سکتی ہے۔ ہو اختم ہو جائے تو مچھلیاں مر سکتی ہیں، اس لیے مرتبان کے پانی میں ہوا مسلسل چھوڑی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے مرتبان میں سے مسلسل بلبلے بھرتے نظر آتے ہیں۔

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



- ایک گلاس میں آدھے سے کچھ زیادہ صاف پانی لو۔
- اخبار کا چھوٹا سا مکڑا لو۔ اس کی ایک بالشت لمبی نکلی بناؤ۔
- اس کا ایک سرا گلاس میں موجود پانی میں ڈبو دو۔
- دوسرے سرے سے گلاس میں پھوٹنے۔



- تمھیں کیا معلوم ہو گا؟
- گلاس کے پانی میں بلبلے پیدا ہوتے ہیں۔
- اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟
- پھوٹنے سے ہوا پانی میں داخل ہوئی۔ وہ بلبلوں کی شکل میں خارج ہوئی۔

ہم نے کیا سیکھا؟



- * ہوا ہر جگہ موجود ہوتی ہے۔
- * ہوا آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔
- * ہوا میں رنگ، بُڑا اور مزہ نہیں ہوتا۔
- * جانداروں کو تنفس کے لیے ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



صاف ہوا حاصل کرنے کے لیے
روزانہ کچھ دیر آنکن میں کھلیں۔



الف) کیا کریں گے بھلا؟

بھیر کی جگہ گھن محسوس ہونے لگی ہے۔

ب) تو سین میں دیے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہ پُر کرو:

(ضرورت، ہوا، تنفس)

- (۱) جاری رہنے کی وجہ سے سوئے ہوئے انسان کا سینہ اور پیچے ہوتا رہتا ہے۔
- (۲) ہمارے اطراف پھیلی ہوئی ہے۔
- (۳) انسان کی طرح ہی دوسرے جانداروں کو بھی ہوا کی ہوتی ہے۔

ج) نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھو:

- (۱) غبارہ پھلاتے وقت تم اس میں کیا بھرتے ہو؟
- (۲) ہمیں ہوا کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟
- (۳) تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ کتنا تنفس کا عمل انعام دیتا ہے؟
- (۴) بلی کو ہوا کی ضرورت کس لیے ہوتی ہے؟

د) نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھو:

- (۱) ہوا ہمیں نظر آتی ہے۔
- (۲) مچھلیاں تنفس کے لیے پانی میں حل شدہ ہوا استعمال کرتی ہیں۔

سرگرمی

- نہاتے وقت پانی سے بھری ہوئی باٹی میں مگ کو اٹار کر دباو۔
- اسی مگ کو مختلف طریقوں سے پانی میں ڈباو۔ تمہیں کون سادچپ تجربہ حاصل ہوا، اپنے دوستوں کو سناؤ۔



۱۲۔ ہماری غذائی ضرورت

بتاب تو بھلا!

بیماری کی وجہ سے یہڑک کافی کمزور ہو گئی تھی۔ کچھ دنوں میں وہ ٹھیک ہو گئی۔ اس کے بعد وہ کس وجہ سے بہتر ہو گئی؟



بتاب تو بھلا!

بچے کے قد اور وزن میں کس وجہ سے اضافہ ہوا؟



• ہمیں بھوک کیوں لگتی ہے؟

ہمارے جسم کے کام ٹھیک طرح انجام پانا ضروری ہے۔ اس کے لیے ہمیں غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ غذا کی وجہ سے ہمارے جسم کی نشوونما ہوتی ہے۔ جسم میں ہونے والی چیز کی مرمت ہوتی ہے۔ غذا کی وجہ سے کام کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ مناسب مقدار میں غذانہ ملنے پر کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ جوش اور ولہ محسوس نہیں ہوتا۔

ایسے وقت خوب بھوک لگتی ہے اور تھوڑا کھانا کھانے پر فوراً بہتر محسوس ہوتا ہے۔

جب ہم زیادہ کام کرتے ہیں تو ہمارا جسم بہت تھک جاتا ہے۔ ہمیں زیادہ بھوک لگتی ہے۔

ہماری طرح تمام جانداروں کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔

بتاب تو بھلا!

کیا تمام جاندار ایک ہی قسم کی غذا کھاتے ہیں؟

گائے گھاس کھاتی ہے، اس لیے کیا بلی بھی گھاس کھائے گی؟

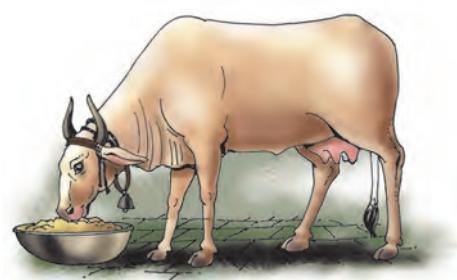
بلی شوق سے چوہا کھاتی ہے، اس لیے کیا بکری بھی چوہے کھانا پسند کرے گی؟

• نیا لفظ سیکھو!

کھلی/ڈھیپ: تل، موگ پھلی کے دانے، بنولہ ایسے بجوں کا تیل نکالنے کے بعد بچا ہوا چوکر کھلی یا ڈھیپ کہلاتا ہے۔
تختیر شدہ غذا (آمبوں): گڑ، اناج کے دانوں کے ٹکڑے اور کھلی کو پانی میں ملا کر اس آمیزے کی تختیر کر کے تیار کی جانے والی شے۔

ہر جاندار کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے لیکن تمام جاندار ایک ہی قسم کی غذائیں کھاتے۔

گائے، بھینس پالنے والے لوگ انھیں
گھاس تو کھلاتے ہی ہیں لیکن تختیر شدہ غذا اور
کھلی بھی کھلاتے ہیں۔ گھوڑے کو گھاس کے
ساتھ ساتھ بھگوئے ہوئے پنھ بھی دیتے ہیں۔
بکریاں اور بھیڑیں گھاس کے ساتھ ساتھ



مختلف جھاڑیاں بھی کھاتی ہیں۔ بلیاں دودھ شوق سے پیتی ہیں لیکن انھیں چوہے بھی اتنے ہی پسند ہیں۔ بلیاں چڑیا، کبوتر اور فاختہ کو مار کر کھاتی ہیں۔

کتے کو ہم چپاتی اور روٹی کھلاتے ہیں لیکن کتے گوشت شوق سے کھاتے ہیں۔ بلی اور کتے پالنے والے لوگ انھیں گوشت اور مچھلی کھلاتے ہیں۔

جنگل میں ہرن، نیل گائے، ارنا بھینسا جیسے حیوانات رہتے ہیں۔ وہ ہرے پتے کھاتے ہیں۔

یہ جانور قریب کے کھیت میں کھڑی فصل کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔

جنگل میں شیر، شیر ببر جیسے جانور بھی رہتے ہیں۔ وہ دوسرے جانوروں کا شکار کر کے ان کا گوشت کھاتے ہیں۔



عام طور پر ایسے جنگلی جانور انسانوں کی بستی میں آ کر شکار نہیں کرتے، لیکن کبھی کبھی وہ فاقہ کشی سے گزرتے ہیں تب وہ انسانوں کی بستی میں آنے کی ہمت کرتے ہیں۔ ایسے وقت میں وہ کوٹھے میں موجود مویشی مار کر کھاتے ہیں۔

گیدڑ اکثر انسانوں کی بستی میں آنے کی ہمت کرتا ہے لیکن گیدڑ کے جسم میں شیر جیسی طاقت نہیں ہوتی۔ اسے مویشی مارنا مشکل ہوتا ہے۔ گیدڑ اکثر مرغیاں اٹھا کر لے جاتا ہے۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



• فصل تیار ہوتے ہی گوچھن کیوں چلانا پڑتا ہے؟ بجوا بنائے کیوں کھڑا کیا جاتا ہے؟



پرندوں کی خوارک بھی مختلف ہوتی ہے۔ اکثر پرندے اناج کے دانے کھاتے ہیں۔ کسان اپنے کھیت میں اناج، دالیں وغیرہ مختلف فصلیں بوتا ہے۔

فصل تیار ہوتے ہی اس میں دانے بھرنے لگتے ہیں۔

انہیں کھانے کے لیے آس پاس کے پرندے آتے ہیں۔

اس وجہ سے فصلوں کی بربادی ہوتی ہے۔ اس بربادی کو روکنے کے لیے کیا کرتے ہیں؟

انسانوں کی بستی میں اناج حاصل کرنا پرندوں کے لیے آسان ہے۔ اس لیے کچھ پرندے انسانوں کی بستی کے قریب رہنا پسند کرتے ہیں۔

مختلف پرندے کچھ دوسری چیزیں بھی کھاتے ہیں۔ مرغیاں کیڑے کھاتی ہیں۔ کوئے مردہ جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں۔ کچھ پرندے درختوں کے پھل کھاتے ہیں۔

• کئی چھوٹے چھوٹے جانور کیا کھاتے ہوں گے؟

کھٹل انسان کا خون چوستا ہے۔ گوچڑ جانوروں کا خون چوستی ہے۔ چھپکلی اور گرگٹ کیڑے کھاتے ہیں۔ لاروے اور کچھ کیڑے جھاڑیوں کے پتے کھاتے ہیں۔ تتلی پھولوں کا رس چوں کر اپنی بھوک مٹاٹی ہے۔



حیوانات ماحول میں تیار ہونے والی غذا کھاتے ہیں، لیکن ان کو غذا کی تلاش میں بھکلنا پڑتا ہے۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟



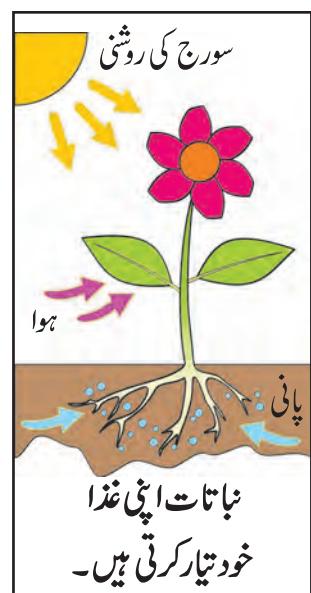
مچھر کی کئی قسمیں ہیں۔ اکثر قسم کے مچھر پودوں میں موجود رس پیتے ہیں۔ چند قسم کے مچھر انسان کا خون چوستے ہیں۔

• باتات کی غذا

باتات کو بھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن غذا کی تلاش میں باتات ادھر ادھر نہیں جاسکتی۔ انھیں غذا کہاں سے حاصل ہوتی ہوگی؟
باتات اپنی غذا خود تیار کر سکتی ہیں۔

باتات کی جڑیں زمین سے پانی جذب کرتی ہیں۔ اس پانی میں زمین میں موجود کچھ اشیا حل شدہ ہوتی ہیں۔ یہ پانی باتات کے پتوں تک پہنچتا ہے۔ پتوں پر چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔ یہ بہت باریک ہوتے ہیں اور ہماری آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ ان سے ہوا پتوں کے اندر داخل ہوتی ہے۔ اس طرح پانی اور ہوا پتوں میں جمع ہوتے ہیں۔ پتوں پر سورج کی روشنی پڑنے پر ہوا اور پانی سے باتات غذا تیار کرتی ہیں۔

باتات کی غذا پتوں میں تیار ہوتی ہے۔ اس کے لیے سورج کی روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔



هم نے کیا سیکھا؟



- * جانداروں کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔
- * غذا کی وجہ سے کام کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ جسم کی نشوونما ہوتی ہے اور جسم میں ہونے والی چھیج کی مرمت ہوتی ہے۔
- * حیوانات فطرت میں تیار ہونے والی تیار غذا ڈھونڈ کر کھاتے ہیں۔
- * مختلف جانداروں کی غذا مختلف ہوتی ہے۔ کچھ حیوانات گوشت کھاتے ہیں، کچھ حیوانات گھاس اور پتے بھی کھاتے ہیں۔ کچھ حیوانات دوسروں کا خون چوستے ہیں تو کچھ حیوانات کیڑے کھاتے ہیں۔ کچھ کیڑے باتات کے پتے کتر کر کھاتے ہیں۔
- * باتات سورج کی مدد سے اپنی غذا خود تیار کرتی ہیں۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

باتات کے ذریعہ تیار کی گئی غذا پر پوری
جانداروں کی دنیا کا انحصار ہے۔

مشق



الف) کیا کریں گے بھلا؟

ایک گملے کا پودا تیزی سے نہیں بڑھ رہا ہے۔ اس کی نشوونما تیزی سے ہونا چاہیے۔

ب) آؤ دماغ پر زور دیں!

(۱) اس سبق کے مطالعہ سے نباتات اور حیوانات کے درمیان پایا جانے والا کون سا فرق تمہارے ذہن میں آیا؟ کون سا فرق تم کو اس سے پہلے معلوم تھا؟

(۲) نیچے دی ہوئی حیوانات کی فہرست میں سے گوشت کھانے والے اور گوشت نہ کھانے والے حیوانات کو الگ کرو:
شیر، ببر، ہاتھی، گدھا، بھیڑیا، ہرن، شارک، مچھلی۔

(۳) شیر بھی گوشت کھاتا ہے، گدھ بھی گوشت کھاتا ہے لیکن دونوں کے گوشت کھانے کے طریقوں میں فرق ہے، وہ کون سا ہے؟

ج) جدول مکمل کرو:

نیچے دی ہوئی جدول کے حیوانات، نباتات کے کون سے حصے کھا کر پیٹ بھرتے ہیں، لکھو۔

نباتات کا کون سا حصہ کھاتے ہیں؟	حیوانات
	بکری
	تتلی
	لاروا
	مچھر

د) مختصر جواب لکھو:

(۱) غذا مناسب مقدار میں نہ ملے تو ہم پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے؟

(۲) جنگلی جانور انسانوں کی بستی میں کیوں آتے ہیں؟

(۳) انسانوں کی بستی میں آ کر گیدڑا گائے کاشکار کیوں نہیں کرتا؟

ه) نیچے دیے ہوئے عنوان میں سے کسی ایک پر معلومات لکھو:

(۱) نباتات اپنی غذا کس طرح تیار کرتی ہیں؟

(۲) انسانوں کو غذا کی ضرورت کس لیے ہوتی ہے؟

(۳) پالتو جانوروں کی غذا۔

اپنی لکھی ہوئی معلومات تم اپنے ہم جماعتوں کو پڑھ کر سناؤ۔

سرگرمی

معلومات حاصل کرو: ہدہ کی غذا کیا ہے؟ یہ غذا ہدہ کس طرح حاصل کرتا ہے؟



۱۳۔ ہماری خوارک



راشد کے گھر میں

اُبا : چلو کھانا کھالیں۔ لیکن راشد نظر نہیں آ رہا ہے۔ ہمیشہ تو وہ سب سے پہلے حاضر رہتا ہے۔

امی : اسے ہلکا سا بخار ہے۔ کچھ دیر پہلے ہی میں نے اسے زم چاول اور دہی دیا تھا۔ اب ذرا اس کی آنکھ لگی ہے۔

اُبا : تو پھر اسے سونے ہی دو۔ کیا ہم کھانا شروع کر دیں؟

بہن : فوراً بیٹھتے ہیں کھانے کے لیے۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے؟ آج اسکول میں لنگڑی کا میچ تھا۔ میں میچ کھیل کر آئی ہوں۔

امی : آؤ، فوراً بیٹھو۔



بہن : امی آپ نے گوئی کیوں پکائیں؟ آپ جانتی ہیں نا کہ مجھے کوئی پسند نہیں؟ مجھے نہیں کھانا ہے۔

امی : ایسا نہ کہو بیٹی۔ تمھیں صحت مندر رہنا ہے یا نہیں؟ تب پھر تمام چیزیں کھانا ضروری ہے نا؟ اور رکابی میں کچھ بھی نہ چھوڑنا!

بہن : بالکل صحیح ہے! اسکول میں بھی ٹیچر ہمیشہ یہی کہتی ہیں۔ میں رکابی میں ترکاری لینے والی ہی نہیں تھی۔

اُبا : اب کیسے عقلمندی کی بات کی۔



بہن : اُبا! یہ کیا؟ آپ نے تو ایک ہی روٹی لی۔ آپ کا پیٹ کس طرح بھرے گا؟

دادا : وہ دن بھر کورٹ میں بیٹھ کر کام کرتے ہیں۔ انھیں بھوک کیسے لگے گی؟ ہم جسمانی محنت کا کام کرتے تھے۔ ایک وقت میں چار چار روٹیاں کھا جاتے تھے۔ اب میری عمر ہو گئی ہے۔ پہلے جیسی بھوک نہیں لگتی۔

دادی : مجھے بھی آج کل بھوک نہیں لگتی۔



امی : ہاں نا! امماں کی خوارک کتنی کم ہو گئی ہے۔ امماں! میں نے آپ کے لیے آدمی روٹی نکلرے کر کے دودھ میں بھگو رکھی ہے۔

• نیا لفظ سیکھو!

خوراک : روزانہ دو وقت کے کھانے میں ہم کچھ غذائی اشیا کھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ غذائی اشیا دوسرا وقت کھاتے ہیں۔ ہم دودھ، چائے، کافی، شربت جیسے مشروبات بھی دن بھر میں پیتے ہیں۔ دن بھر جو غذائی اشیا اور مشروبات ہمارے پیٹ میں جاتے ہیں ان سب کو ملأ کر خوراک کہتے ہیں۔



بتاب تو بھلا!

- راشد کو اُمیٰ نے نرم چاول اور دہی کیوں دیا؟
- بہن کو بہت زیادہ بھوک کیوں لگی؟
- ابَا کو ایک ہی روٹی کیوں کافی ہوتی ہے؟
- دادی اور دادا کیوں کم کھاتے ہیں؟



• خوراک کم یا زیادہ کیوں ہوتی ہے؟

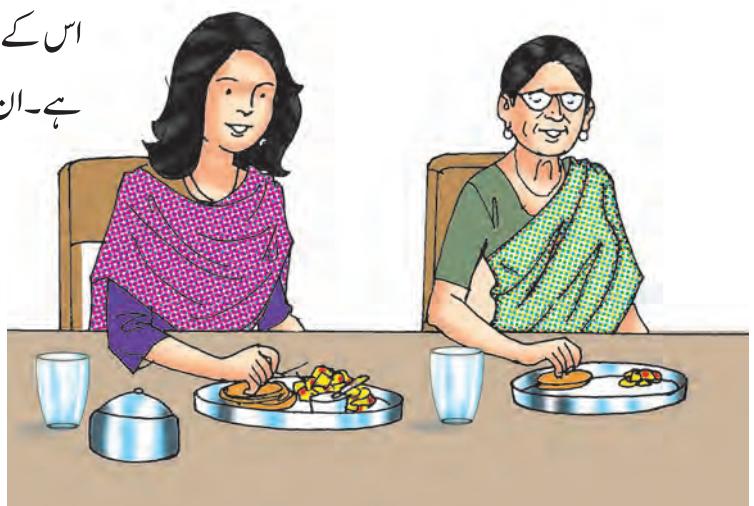
کبھی کبھی ہمیں زیادہ بھوک لگتی ہے۔ تب ہم زیادہ کھانا کھاتے ہیں۔ اس دن ہماری خوراک زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی بھوک کم رہتی ہے تب ہم کم کھانا کھاتے ہیں۔ اس دن ہماری خوراک کم ہوتی ہے۔



بتاب تو بھلا!

ان دونوں میں سے کس کو زیادہ بھوک لگتی ہے؟ کیوں؟

آپا جوان ہے، اس لیے اس کی خوراک زیادہ ہے۔
اس کے بخلاف دادی بوڑھی ہیں، اس لیے انھیں بھوک کم لگتی ہے۔ ان کی خوراک کم ہے۔



پچھے کام کرتے وقت جسم کی حرکت بہت زیادہ اور تیز ہوتی ہے۔ جسم کو کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔ ایسے کام جسمانی کام کھلاتے ہیں۔ جسمانی کام کرنے سے خوب بھوک لگتی ہے۔

پچھے کام ایک جگہ بیٹھ کر کیے جاتے ہیں۔ وہ کرتے ہوئے جسم کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی۔ ایسے کاموں کو بیٹھ کر کرنے والے کام کہتے ہیں۔ بیٹھ کر کام کرنے والوں کی بھوک کم ہوتی ہے۔



جسمانی محنت کے کام



بیٹھ کر کرنے والے کام

جسمانی کام کرنے والوں کی خوراک زیادہ ہوتی ہے۔ ان کو زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔



کیا تمھیں معلوم ہے؟



پانی بھرنا، کپڑے دھونا، گھر کی جھاؤ پونچھ کرنا جسمانی کام ہیں۔ یہ کام کرنے والوں کو زیادہ بھوک لگتی ہے۔



ایسے کام کرنے والا مرد ہو یا عورت ان کو مناسب مقدار میں غذامنا ضروری ہے۔



کیا تمھیں معلوم ہے؟



نشوونما کے دوران جسم کے بڑھنے کی رفتار تیز ہوتی ہے اس لیے لوگوں اور لڑکیوں کو کافی مقدار میں غذامنا چاہیے۔



- کیا ایک ہی دن جماعت کے ہر طالب علم کے گھر کدو کا ہی سالن بنے گا؟
- روزانہ وہی کھانا بنے تو کیا تمہیں پسند آئے گا؟
- آم ہمیں سال بھر کیوں نہیں مل سکتے؟

• غذائی اشیا میں تنوع

بھوک کے مطابق ہم کم یا زیادہ کھانا کھاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوراک کم یا زیادہ ہوتی ہے۔
یہ ہوئی خوراک کے بارے میں ایک معلومات۔

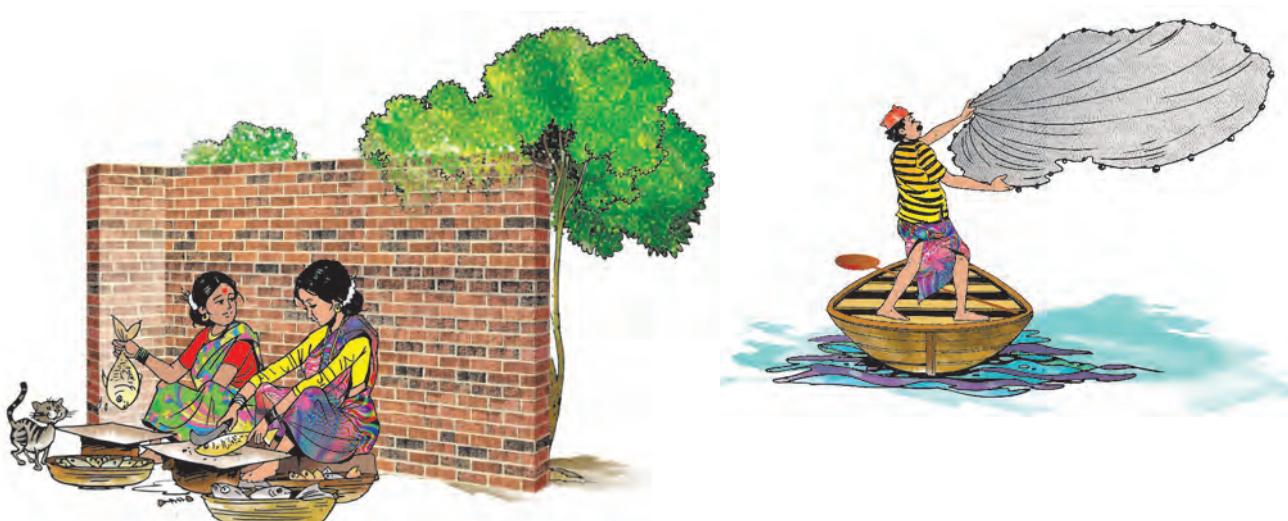
ہم کون سی غذائی اشیا کھاتے ہیں، اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ تب ہی خوراک کے بارے میں معلومات پوری ہوگی۔

مختلف لوگوں کی خوراک میں مختلف غذائی اشیا ہوتی ہیں۔

اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟

ایک گھر میں روز ایک ہی کھانا بنایا گیا تو وہی کھانا روزانہ کھانا پڑے گا۔ یہ کھانا بیز ارگی پیدا کرے گا۔ اس لیے کھانا بدل بدل کر پکاتے ہیں۔

جہاں چاول زیادہ پیدا ہوتا ہے وہاں کے لوگوں کے کھانے میں چاول زیادہ ہوتا ہے۔ جس علاقے میں جواریا باجرہ زیادہ پیدا ہوتے ہیں، وہاں کے لوگوں کے کھانے میں روٹی زیادہ ہوتی ہے۔ کچھ علاقوں میں گیہوں زیادہ پیدا ہوتے ہیں، ان علاقوں میں لوگ گیہوں کی چپاتی کھاتے ہیں۔ سمندر میں مچھلیاں زیادہ تعداد میں ملتی ہیں، اس لیے کون کے لوگوں کی خوراک میں مچھلی زیادہ ہوتی ہے۔



سال بھر موسم کے لحاظ سے مختلف تر کاریاں اور پھل الگ الگ وقت میں ملتے ہیں۔ اس لحاظ سے خوراک میں غذائی اشیا بھی مختلف ہوتی ہیں۔

کوئی تقریب ہو تو کچھ مختلف کھانے پکاتے ہیں۔ تھواروں پر میٹھے پکوان بنانے جاتے ہیں۔

• ہمیں کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟



اچھی صحت کے لیے خوراک کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اس لیے گھر میں بنائی ہوئی سب غذا میں کھانا چاہیے۔ جو پکوان پسند نہ ہوں وہ نہ کھائیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

اکھوا نکلے ہوئے نج کی اُسل اور پتے والی سبزیاں غذا میں اکثر موجود ہونا چاہیے۔ کبھی کبھی غذا میں دہی یا چھا چھبھی شامل کر لینا چاہیے۔

اخبار یاٹی وی پر ٹھنڈے مشروبات کے کافی اشتہارات ہوتے ہیں۔ کئی غذائی اشیاء کے بھی اشتہارات ہوتے ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ یہ اشیا خریدیں۔ یہ اشیا مزیدار ہوتی ہیں۔ خوبصورت پیکنگ میں ملتی ہیں لیکن وہ صحت کے لیے اچھی ہوں یہ ضروری نہیں۔ اس کے علاوہ وہ بہت مہنگی ہوتی ہیں۔



ہم نے کیا سیکھا؟



- * دن بھر جو کھانے اور پینے کی اشیا پیٹ میں جاتی ہیں ان سب کو ملا کر خوراک کہتے ہیں۔
- * عمر، محنت اور صحت خوراک میں فرق کی وجہات ہیں۔
- * موسم کے لحاظ سے ملنے والی غذائی اشیا سے خوراک میں تبدیلی آتی ہے۔
- * مختلف علاقوں میں آسانی سے ملنے والی غذائی اشیا مختلف ہوتی ہیں۔ اس لیے لوگوں کی خوراک میں فرق نظر آتا ہے۔
- * خوراک میں مختلف اشیا کو شامل کرنے سے جسم کی غذائی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔
- * اشتہارات میں نظر آنے والی خوب صورت اور مزے دار اشیا صحت کے لیے فائدہ مند ہی ہوں ایسا نہیں ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



صحت مندر ہنے کے لیے اپنی غذا کا خیال رکھیں۔

مشق



(الف) کیا کریں گے بھلا؟

اسکول چھوٹنے کے بعد کبڈی کی پریکش کے لیے رکنا ہوتا ہے۔ تب تھکن محسوس ہوتی ہے۔ کسی چیز میں دل نہیں لگتا، لیکن رُکنا تو ہے۔

(ب) آؤ دماغ پر زور دیں! نیچے دی ہوئی فہرست سے جسمانی کام اور بیٹھ کر کرنے والے کام کی درجہ بندی کرو:

- | | | |
|------------------------|------------------|-----------------|
| (ج) سائکل چلانا | (ب) چاول چانا | (الف) کھوکھلینا |
| (و) پہاڑ پر چڑھنا | (ه) درخت ہٹانا | (د) کتاب پڑھنا |
| (ط) باغ کی گھاس نکالنا | (ح) صندوق اٹھانا | (ز) تصویر بنانا |

(ج) نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھو:

- (۱) گھر پر پکایا ہوا پکوان ضرور کھاؤ۔
- (۲) اشتہار میں ڈکھائی گئی اشیا ضرور کھاؤ۔
- (۳) خوب صورت پیگنگ کی اشیا کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے۔
- (۴) سبھی مہنگی اشیا صحت کے لیے اچھی ہوتی ہیں۔

(د) ایک لفظ میں جواب لکھو:

- (۱) کس موسم میں آمرس بنایا جاتا ہے؟

- (۲) گنے کے رس کی گڑھال کس موسم میں جاری رہتی ہے؟
- (۳) گیلا چنابازار میں کب آتا ہے؟
- (۴) گرمائے موسم میں کھلیل کر آنے پر بہت پیاس لگی ہے۔ تمہارے سامنے یموکا شربت ہے۔ بازار سے لایا گیا ٹھنڈا مشروب بھی ہے۔ اس میں سے کون سا مشروب پی کر پیاس بجھانا اچھا ہے؟

۵) تصویریں دیکھو۔ ان میں کس کی خوراک زیادہ رہے گی؟ کیوں؟



۶) سوچ کر جواب دو:

- (۱) تین سال کے بچے کا پیٹ آدھی روٹی سے بھرتا ہے۔ اس لیے کیا اس کی ماں کا پیٹ بھی آدھی روٹی سے بھرے گا؟
- (۲) ایک آدمی روزانہ پانچ چپاتیاں کھاتا ہے۔ ایک دن وہ بخار میں تپ رہا ہے۔ کیا اس دن بھی وہ پانچ چپاتیاں کھائے گا؟
- (۳) ہر آدمی کی خوراک مختلف ہوتی ہے۔ اس کی کون کون سی وجوہات ہیں؟
- (۴) امی کو دادی کے لیے روٹی کیوں بھگو کر رکھنا پڑا؟
- (۵) امی نے بیٹی سے یہ کیوں کہا کہ رکابی میں کچھ بھی نہ چھوڑے؟

۷) معلومات حاصل کرو:



مونگ، میکلی، وال، چولائی میں اکھوان لکنے کا عمل کس طرح ہوتا ہے، لکھواور ہم جماعتوں کو سناؤ۔

۸) خالی جگہ پُر کرو:

- (۱) جسمانی محنت کرنے والا انسان ہو یا مرد، ان کو مناسب مقدار میں غذامنا ضروری ہے۔
- (۲) اچھی صحت کے لیے کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔
- (۳) چاہتا ہے کہ اشتہار میں دکھائی جانے والی اشیا خریدیں۔

سرگرمی

سرما کے موسم میں کسی بڑے کے ساتھ سبزی منڈی جاؤ۔ وہاں کون کون سی ترکاریاں، پھل ہیں دیکھو۔ دیے ہوئے خاکے میں ان کے نام لکھو۔

پھل	ترکاریاں

۱۲۔ آڈ باور پچی خانہ چلیں



- تصوپر میں پوریاں پکاتے ہوئے بتایا گیا ہے۔
پوریاں پکانے کے لیے انھیں تلتے ہیں۔ اس کے لیے لکڑیاں جلا کر حرارت دی جاتی ہے۔
نیچے دی ہوئی تصوپریں دیکھ کر اسی طرح معلومات دو۔



- کچھ پکوان پکاتے وقت حرارت کیوں دی جاتی ہے؟
- ہم کون سی اشیا بغیر پکائے کھاتے ہیں؟
- پکوان کے لیے لکڑی کی نسبت گیس کا استعمال کیوں آسان ہے؟



• پکوان کس طرح بناتے ہیں؟

لوگ اپنی پسند کے مطابق قسم قسم کے پکوان بناتے ہیں۔ اس کے لیے وہ دال، چاول، گیہوں جیسی چیزیں لاتے ہیں۔ ترکاری، پھل لاتے ہیں۔ انڈے، گوشت اور مچھلی لاتے ہیں۔ ان سے وہ اپنی پسند کے پکوان بناتے ہیں۔ کئی پکوان تیار کرنے کے لیے حرارت دینی پڑتی ہے۔

چاول پکانے کے لیے چاول میں پانی ڈال کر ابالتے ہیں۔ پوریاں، بھجیے جیسی چیزیں تلی جاتی ہیں۔ اس کے لیے تیل یا گھنی کا استعمال کرتے ہیں۔ مودک، اڈلی جیسی چیزیں بھاپ میں پکائی جاتی ہیں۔ چپاتی روٹی سینک کر بناتے ہیں۔ غذائی اشیا کو حرارت دے کر بنانے سے وہ آسانی سے ہضم ہو جاتی ہیں اور وہ زیادہ مزے دار ہو جاتی ہیں۔



سبھی غذائی اشیا ہمارت دے کر نہیں پکائی جاتیں۔ کچھ اشیا ہم کچھ کھاتے ہیں۔ پھل ہمیشہ کچھ ہی کھائے جاتے ہیں یعنی بغیر پکائے۔
ہم کبھی کبھی ٹماٹر، گلڈری جیسی چند تر کاریاں بھی کچھ کھاتے ہیں۔ گلڈری کا کچو مر، کیلے کی شکر ن جیسی اشیا ہمارت دیے بغیر ہی تیار کی جاتی ہیں۔

لذت میں فرق محسوس کرو۔

ہے نادلچسپ بات؟

- ۱۔ پاپڑ بھوؤن کر بھی کھاتے ہیں، ٹل کر بھی کھاتے ہیں۔
ایک ہی قسم کے دو پاپڑ لو۔ ایک کو بھوؤن لو۔ دوسرے کو ٹل لو۔
یہ دیکھو کہ دونوں کی لذت میں کیا فرق ہے؟ تمھیں کون سازیا دہ پسند آیا؟
- ۲۔ موگ پھلی کے دانے بھوؤن کر بھی کھاتے ہیں اور کچھ بھی کھاتے ہیں۔
اس کی وجہ سے دونوں کی لذت میں کیا فرق ہوتا ہے؟ تم کو کیسے دانے کھانا پسند ہے؟
- ۳۔ کچھ آلو کے ٹکڑوں اور ابلے ہوئے آلو کے ٹکڑوں کی لذت میں کیا فرق ہے؟

• ہمارت دینے کے مختلف طریقے

غذائی اشیا (پکوان) تیار کرتے وقت ہمارت دینے کے لیے مختلف ایندھنوں کا استعمال کرتے ہیں۔

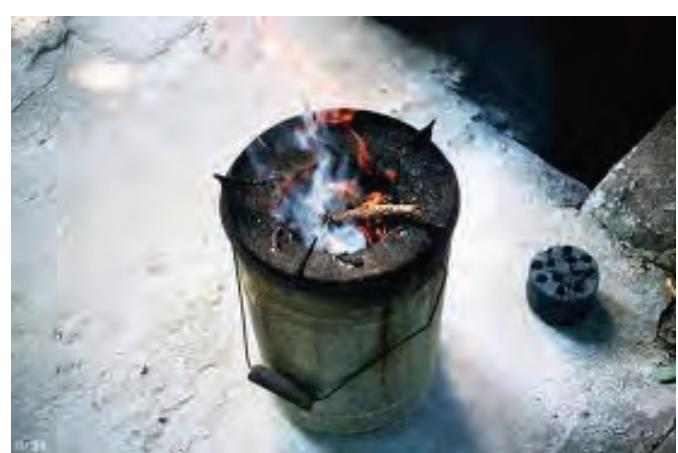
احتراق پذیر اشیا: جو شے جل سکتی ہے اسے احتراق پذیر شے کہتے ہیں۔ کافور خود جلتا ہے اس لیے یہ ایک احتراق پذیر شے ہے۔ پانی جل نہیں سکتا، اس لیے وہ احتراق پذیر شے نہیں ہے۔

ایندھن: حرارت حاصل کرنے کے لیے جو احتراق پذیر شے آسانی سے استعمال کی جاسکتی ہے اسے ایندھن کہتے ہیں۔ رسوئی گیس، مٹی کا تیل، پتھر کا کوئلہ ایندھن کی مثالیں ہیں۔ سبھی احتراق پذیر اشیا ایندھن کے طور پر استعمال نہیں ہوتیں۔ جو آسانی سے جلتی ہیں اور ان کے جلنے سے کافی مقدار میں حرارت پیدا ہوتی ہے انھیں ایندھن کہتے ہیں۔

آج کل کئی لوگ پکانے کے لیے گیس استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایندھن آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ گیس فوراً جلتی ہے۔ اس سے دھواں نہیں نکلتا۔ گیس پر پکانے میں وقت بھی کم گلتا ہے۔



کچھ لوگوں کے پاس چولھے ہوتے ہیں۔ چولھے میں لکڑی استعمال کرتے ہیں۔ لکڑی سلاگنا محنت کا کام ہے۔ اس کے علاوہ لکڑیوں سے دھواں بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایندھن حاصل کرنے کے لیے درخت کاٹے جاتے ہیں جس سے ماحول کو نقصان پہنچتا ہے۔ کچھ لوگ کوئلے کی انگیٹھی استعمال کرتے ہیں۔ کوئلے سے دھواں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں لکڑی، کوئلے جیسے دھواں پیدا کرنے والے ایندھن استعمال ہوتے ہیں وہاں کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ باورچی خانے میں کھڑکیاں لگائیں۔ اس کی وجہ سے کافی اجالا ملتا ہے اور دھواں بھی نہیں بھرتا۔





بھی والا اسٹو



برنز والا اسٹو



بھلی کی انگیٹھی



مختلف شمسی کوکر

ہم نے کیا سیکھا؟



- * غذائی اشیا تیار کرتے وقت انھیں حرارت دے کر پکانا پڑتا ہے۔ اس لیے وہ آسانی سے ہضم ہوتی ہیں اور مزے دار بھی ہوتی ہیں۔
- * اُبالنا، بھاپ میں پکانا، تلنا، بھوننا یہ حرارت دینے کے مختلف طریقے ہیں۔
- * کچو مر، شکر ن جیسی کچھ اشیا حرارت دیے بغیر بھی تیار کرتے ہیں۔
- * ایندھن استعمال کر کے آگ پر کھانا پکانا آسان ہواں کے لیے مختلف قسم کی انگیٹھیاں استعمال کی جاتی ہیں۔
- * بھلی اور شمسی تو انائی کا استعمال کر کے بھی کھانا پکایا جاتا ہے؟

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



لکڑی اور کوئلہ ایندھن کے طور پر استعمال کرنے سے ماہول کے درختوں کا نقصان ہوتا ہے۔

مشق



الف) کیا کریں گے بھلا؟

بادرپھی خانے میں کونکی انگیٹھی استعمال کرنے سے دیواریں کالی ہو گئی ہیں۔

ب) آؤ دماغ پر زور دیں!

(۱) نیچے دی ہوئی غذائی اشیا تیار کرتے وقت حرارت دینے کا کون سا طریقہ استعمال کرتے ہیں؟

(الف) ڈھوکلا (ب) دال (آمٹی) (۳) پوری (کرنجی)

(ج) بیسن (د) باسندی (ه) شوربا (سُوپ)

(۲) دودھ سے تیار ہونے والی غذائی اشیا کی فہرست بناؤ۔

(۳) گلپلا چنا استعمال کر کے کون کون سی غذائی اشیا بنائی جاتی ہیں؟

(۴) سبزی منڈی سے لائی گئی بعض ترکاریاں ہم بغیر پکائے کھاتے ہیں۔ ایسی ترکاریوں کی فہرست بناؤ۔

ج) مختصر جواب لکھو:

(۱) غذائی اشیا بناتے وقت حرارت دینے سے کون سے فائدے ہوتے ہیں؟

(۲) کثڑی استعمال کرنے سے ماہول کو کیا نقصان ہوتا ہے؟

(۳) کھانا پکانے کے لیے گیس استعمال کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

د) معلومات حاصل کرو:

دودھ سے کھوا کس طرح تیار کرتے ہیں؟ اس تعلق سے معلومات حاصل کرو۔ اسے لکھو اور اپنے ہم جماعتوں کو سناؤ۔

سرگرمی

اپنا ناشتہ خود ہی تیار کرو۔

مٹھی بھر موگ پھلی کے نمکین دانے، چنے، تھوڑے سے مرمرے لو۔ اس میں ایک چیلکی نمک اور مرچ ڈالو۔ لیمو نچوڑو۔ سب کو ملاو اور کھاؤ۔

ممکن ہو تو اپنے بڑوں کے ذریعہ پیاز، کوتیر، ٹماٹر، کثڑی وغیرہ کو کاٹ کر ڈالا جاسکتا ہے۔



۱۵۔ ہمارا جسم



بتاب تو بھلا!

تمھارے دوست کیا کر رہے ہیں؟



بتاب تو بھلا!

جسم کے حصے پہچانو:

- پیشانی، گال، ناک اور کان۔

- پیٹ اور سینہ۔

- بالائی بازو، کلائی اور ہتھیلی۔

- زانو، گھٹنا اور پاؤں۔

کیا دی ہوئی تصوپر دیکھ کر تم جسم کے اہم حصے پہچان سکتے ہو؟

جسم کی بناء

سر، دھڑ، ہاتھ اور پیڑ جسم کے اہم حصے ہیں۔ سر، ہاتھ اور پیڑ سے جڑے ہوتے ہیں۔

سر پر بال ہوتے ہیں۔ پیشانی کے نیچے دو آنکھیں ہوتی ہیں۔

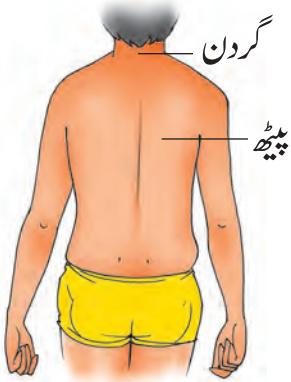
ابڑا اور پوٹے ہوتے ہیں۔ دونوں جانب دو کان ہوتے ہیں۔

سامنے کی جانب ناک ہوتی ہے۔ ناک کے نیچے منہ ہوتا ہے۔ منہ کے نیچے ٹھہڈی (ذقون)

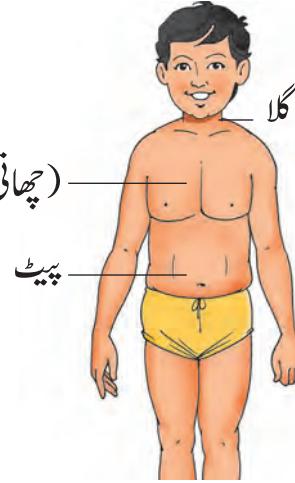
ہوتی ہے۔

سر اور دھڑ کو جوڑ نے والا جسم کا حصہ گردن ہے۔ گردن کے سامنے کے حصے کو گلا کہتے ہیں۔





دھڑ سینہ، پیٹ اور پیٹھ مل کر دھڑ بنتا ہے۔ دھڑ سے ہاتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ (چھاتی) سینہ اس حصے کو کندھا کہتے ہیں۔ دھڑ سے پیر بھی جڑے ہوتے ہیں۔ اس حصے کو کولھا کہتے ہیں۔



پاؤں زانو، پنڈلی اور پنجہ اس طرح پیر کے تین حصے ہوتے ہیں۔

پنڈلی یعنی گھٹنے سے ٹخنے کا تک حصہ۔

پاؤں کی انگلیاں پنجے کا حصہ ہوتی ہیں۔

زانو اور پنڈلی کو جوڑ نے والا حصہ گھٹنا ہوتا ہے۔

پنڈلی اور تلوے کو جوڑ نے والا حصہ ٹخنا ہوتا ہے۔

ہاتھ بالائی بازو، اگلا بازو اور پنجہ اس طرح ہاتھ کے تین حصے ہوتے ہیں۔ اگلا بازو یعنی کہنی سے کلائی تک کا حصہ۔

ہاتھ کی انگلیاں پنجے کا حصہ ہیں۔

بالائی بازو اور اگلے بازو کو جوڑ نے والا حصہ کہنی ہے۔

اگلے بازو اور پنجے کو جوڑ نے والا حصہ کلائی ہے۔



• نیا لفظ سیکھو:

عضو - مخصوص کام کے لیے استعمال ہونے والا جسم کا حصہ عضو کہلاتا ہے۔ چلنے کے لیے پیروں کا استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے پیر ہمارے عضو ہیں۔ سننے کے لیے کان استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے کان ہمارے عضو ہیں۔

بیرونی اعضا- جسم کے باہر کے اعضا بیرونی اعضا کہلاتے ہیں۔ بیرونی اعضا کو بیرونی حصتی اعضا بھی کہتے ہیں۔ کان، ناک، ہاتھ، پیر ہمارے اعضا ہیں۔ وہ جسم کے باہر پائے جاتے ہیں۔ یعنی وہ بیرونی اعضا ہیں۔

بتاب تو بھلا!



- کھٹنا موڑے بغیر کس طرح چلیں گے؟
- کہنی موڑے بغیر کس طرح کریں گے؟

• جسم کی حرکات



گلی ڈنڈا کھلینے کا ڈنڈا لو۔ اسے موڑنے کی کوشش کرو۔

کیا ڈنڈا مرٹتا ہے؟ کیوں نہیں مرٹتا؟

اگر ہمارے ہاتھ، پیر بھی نہ مرٹتے تو؟

کیا ہم حرکت کر سکتے تھے؟

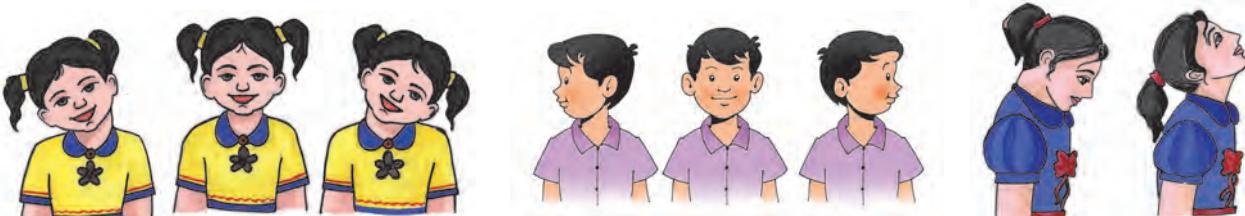
ہمارے کچھ اعضاء مرٹتے ہیں۔ اس لیے ہم حرکت کر سکتے ہیں۔

جسم کے کون کون سے اعضاء مرٹتے ہیں؟

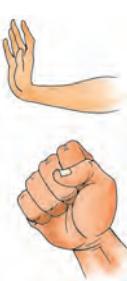
آؤ یہ کر کے دیکھیں!



آئینے کے سامنے کھڑے رہو اور تصوپر میں بتائے گئے طریقے سے گردن کو حرکت دو۔



گردن: گردن سامنے جھکتی، پیچے جھکتی، بائیں گھومتی، دائیں گھومتی ہے، دائیں جانب جھکتی، بائیں جانب جھکتی ہے۔



ہاتھ: کندھا، کہنی اور کلائی ان مقامات پر ہاتھ مرٹ سکتا ہے۔

ہاتھ کی انگلیاں بھی مرٹ سکتی ہیں۔ اس لیے مٹھی بند ہوتی ہے۔

ہاتھ سے ہم بہت سے کام کر سکتے ہیں۔ ہاتھ سے تم لکھتے ہو، چیزیں اٹھاتے ہو، ایسی لڈو بناتی ہیں۔ چھوٹا پچھوٹا جھنجھنا پکڑتا ہے۔

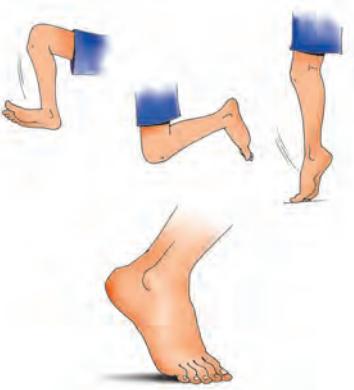


کمر: دھڑکنے کے پاس سے مرضی کرتا ہے۔ اس لیے ہم نیچے جھک سکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہمارے بہت سے کام آسان ہو جاتے ہیں۔ نیچے گری ہوئی چیزوں سے سکتے ہیں۔ جوتے کے فیٹے باندھ سکتے ہیں۔ کھلیتے وقت تکلیف نہیں ہوتی۔



پیر: کوئلہ، گھٹنا اور ٹخنا ان مقامات پر پیر مرضی کرتا ہے۔ پیر کی انگلیاں بھی مرضی کرنے میں یہ لیکن ہاتھوں کی انگلیوں جتنا نہیں مرضی تیں۔

پیروں سے بھی ہم کام کر سکتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہم کھڑے رہتے ہیں۔ چلتے اور بھاگتے ہیں۔ سیڑھیوں پر چڑھتے اور اترتے ہیں۔ کوڈتے ہیں۔ کچھ مشینیں بھی چلاتے ہیں۔

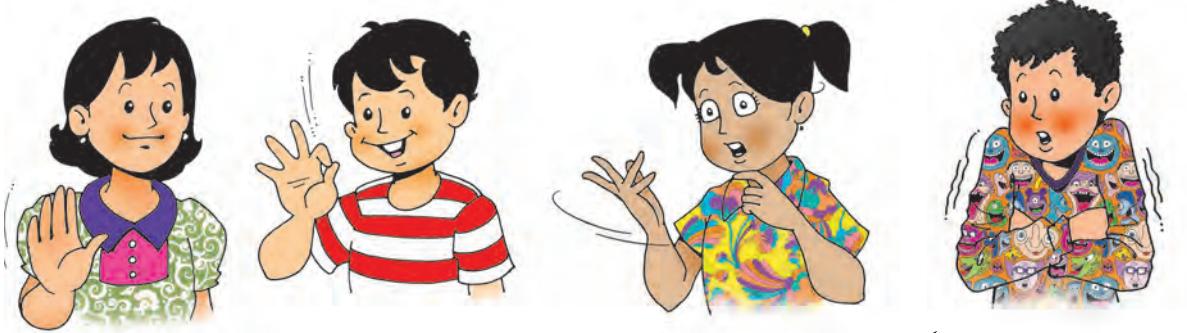


ایک کام کی طریقے



ایک دن تم نے طے کر لیا کہ منہ سے بالکل نہیں بولو گے۔ اس لیے سامنے والے سے اشاروں ہی سے بات کرنا ہے۔

- تم سے پوچھا گیا ”جاوں یا رکو؟“ اشارے سے کہو ”رکو۔“
- تم سے پوچھا گیا ”سالن کیسا ہے؟“ اشارے سے کہو ”سالن بہت اچھا پاکا ہے۔“
- تم سے کہا گیا ”بلی بیمار ہے۔“ اشارے سے پوچھو ”اسے کیا ہوا ہے؟“
- تم سے پوچھا گیا ”ہوا کیسی ہے؟“ اشارے سے کہو ”سردی لگ رہی ہے۔“



ہم ایک دوسرے سے منہ سے بات کرتے ہیں۔
اس اشاروں کے کھلیل کو کھلینے کے لیے تم نے جسم کے کون سے اعضاء استعمال کیے؟

آؤ دماغ پر زور دیں!



کیا کریں گے بھلا!



اوچی جگہ پر لڑو کا ڈبار کھا ہوا ہے۔ ہاتھ نہیں پہنچتا۔



بہن کی گود میں بیٹھنے سے
بچ کا کون سا کام ہوا؟

کوئی بھی کام کرنے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ہمیشہ کے طریقے سے کام نہ ہوتا۔ کبھی دوسروں کی مدد لی جاسکتی ہے۔ کبھی مخصوص ذریعہ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی کام کو کرتے وقت کسی کو مشکل پیش آ سکتی ہے۔ اس وقت ممکن ہوتا ہے تم ضرور اس کی مدد کرو۔

مجھ جیسا دوسرا کوئی نہیں!

دنیا میں ان گنت لوگ ہیں۔ سب کے اعضا ایک جیسے ہیں۔ لیکن پھر بھی ایک انسان کے جیسا دوسرا انسان نظر نہیں آتا کیونکہ ہر ایک کے جسم کی ساخت مختلف ہوتی ہے۔ اوچائی، جسامت، بالوں کا انداز اور چہرہ مختلف ہوتا ہے۔ پوری دنیا میں اپنے جیسے صرف تم ہی ہو۔ کیا تم یہ جانتے تھے؟



کیا تمھیں معلوم ہے؟



کبھی کبھی جڑواں بہنیں یا جڑواں بھائی بالکل ایک جیسے نظر آتے ہیں، لیکن ان میں بھی معمولی سافرق ہوتا ہے۔

ہم نے کیا سیکھا؟



- * سر، دھڑ، ہاتھ، پیر جسم کے اہم حصے ہیں۔ سینہ، پیٹ اور پیٹھ کر دھڑ بنتا ہے۔ سر، ہاتھ اور پیر دھڑ سے جڑے ہوتے ہیں۔
- * سر اور دھڑ کو جوڑنے والا جسم کا حصہ گردان ہے۔ ہاتھ، کندھے کے ذریعے اور پیر کوٹھے کے ذریعے دھڑ سے جڑے ہوتے ہیں۔
- * جسم مخصوص مقامات پر مسلط ہے۔ اس لیے ہم حرکت کر سکتے ہیں۔
- * گردان، ہاتھ، پیر اور کمر کی مدد سے جسم میں حرکت ہوتی ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

ہم کو اپنے جسم کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ ہم تمام کام اپنے جسم کی مدد سے کرتے ہیں۔

مشق



الف) کیا کریں گے بھلا؟

تمہاری سہیلی اپنی عینک گھر بھول آئی ہے۔ جماعت میں اُس کی پریشانی تم کس طرح دور کرو گے؟

ب) آؤدماغ پر زور دیں!

تمہارے دوست کے پیر میں پلاسٹر لگا ہے۔ اُسے کون کون سی پریشانیاں ہوں گی؟

ج) نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھو:

- (۱) ہاتھ کا انگوٹھا ہمارے جسم کا اہم حصہ ہے۔
- (۲) پیروں کی مدد سے ہم سیڑھیاں چڑھ سکتے ہیں۔
- (۳) گردان سامنے جھکتی اور پیچھے مڑتی ہے۔

د) خالی جگہ پُر کرو:

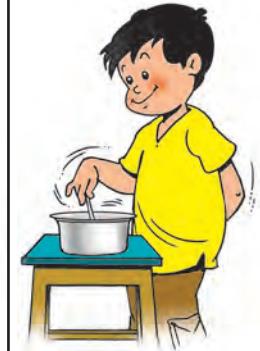
- (۱) دھڑ سے ہاتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس حصے کو کہتے ہیں۔
- (۲) اور پاؤں کو جوڑنے والا پاؤں کا حصہ ٹھندا ہے۔
- (۳) ہمارے کچھ اعضا مرتے ہیں۔ اس لیے ہم کر سکتے ہیں۔
- (۴) ایک انسان کے جیسا دوسرا انسان نہیں آتا۔

ہ) نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھو:

- (۱) جسم کے کون کون سے حصہ مکر دھڑ بنتا ہے؟
- (۲) ہاتھ اور پیر کے تین حصے کون سے ہیں؟
- (۳) سر اور دھڑ کو جوڑنے والے جسم کے حصے کو کیا کہتے ہیں؟



۱۶۔ حسی اعضا



بتاؤ تو بھلا!



باجی کی آنکھیں بندھی ہوئی ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے کس طرح پہچانا کہ آواز کس چیز کی ہے؟



باجی کے ہاتھ میں کون کون سی چیزیں ہیں؟ آنکھیں بند ہونے کے باوجود اس لڑکے نے وہ چیزیں کس طرح پہچانیں؟



دونوں کی آنکھیں بندھی ہوئی ہیں۔
اس کے باوجود سوٹر کون سا ہے اور
بنیان کون سی ہے، دونوں نے کس
طرح پہچانا؟

یہ یا اس طرح کے تجربات تم بھی بڑے لوگوں کی اجازت سے کر کے دیکھو۔

بتاؤ تو بھلا!



- کیری کس رنگ کی ہوتی ہے؟ آم کس رنگ کا ہوتا ہے؟ تم نے کیسے جانا؟
- نمک کا مزہ کیسا ہوتا ہے؟ شکر کا مزہ کیسا ہوتا ہے؟ تم نے کیسے جانا؟

• نیا لفظ سیکھو!

حستی اعضا: آس پاس کی معلومات دینے والا عضو۔ آنکھ، کان، ناک، زبان اور جلد ہمارے حستی اعضا ہیں۔



• ہمارے پانچ حستی اعضا

• تصور کرو: تم راستے سے جا رہے ہو۔ سامنے گڑھا ہے۔ وہ تمھیں نظر آتا ہے۔
تم گڑھ سے بچ کر آگے بڑھتے ہو۔ اگر تمھیں گڑھ انظر نہ آتا تو؟

• تم گھر کے قریب کھیل رہے ہو۔ اچانک بادلوں کی گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے۔

بارش شروع ہونے سے پہلے تم گھر پہنچ جاتے ہو۔

اگر بادلوں کی گڑگڑاہٹ سنائی نہ دیتی تو؟



آس پاس کیا ہو رہا ہے اس کا علم ہونا ضروری ہے۔ جس کی وجہ سے ہم محفوظ رہ سکتے ہیں۔

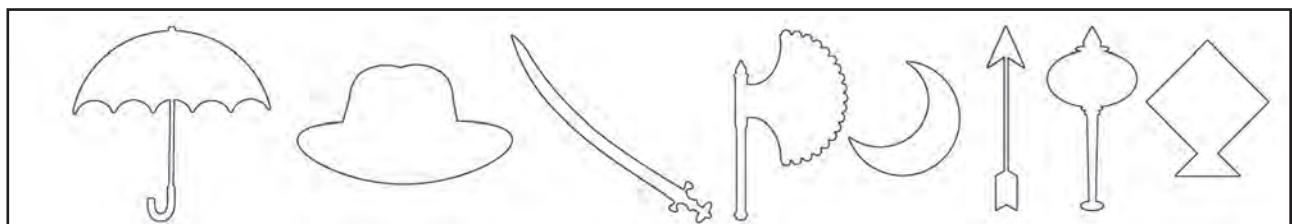
آس پاس کیا ہو رہا ہے اس کا علم ہمیں کس طرح ہوتا ہے؟

یہ علم ہمیں آنکھ، کان، ناک، زبان اور جلد کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس لیے انھیں حستی اعضا کہتے ہیں۔



بتاؤ تو بھلا!

(۱) شکلیں دیکھ کر چیزیں پہچانو۔



(۲) تصوپریں پہچانو اور ان کے رنگ بتاؤ۔



آنکھیں: آنکھوں کے ذریعے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ ہمیں چیزوں کے رنگ کا علم ہوتا ہے۔ شکل کا علم ہوتا ہے۔ چیز کی دور ہے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔



آؤ یہ کر کے دیکھیں!



ایک نیا کھیل۔ شیر کے پنجے... شیر کے پنجے

جماعت کے تمام بچوں پر باری باری راج آئے گا۔ جس پر راج آئے وہ تختہ سیاہ کی جانب منہ کر کے کھڑا ہو جائے۔ ہاتھ سے آنکھیں بند کر لے۔ استاد دوسروں میں سے پانچ طالب علموں کا انتخاب کرے۔ یہ پانچ لڑکے اپنی جگہ بیٹھ کر دیا گیا جملہ کہے، ”شیر کے پنجے... شیر کے پنجے۔“



جس پر راج ہو وہ غور سے آواز کو سنے اور آواز کس کی ہے پہچانے۔ جواب صحیح ہو تو جماعت کے سب پنجے تالیاں بجائیں۔ پانچوں بار صحیح جواب دینے والے بچوں کو استاد شabaashی دیں۔

کان: کان کی وجہ سے ہم سن سکتے ہیں۔

اہم یہ ہے کہ سامنے والا کیا بول رہا ہے ہماری سمجھ میں آتا ہے۔

آواز کرخت ہے یا میٹھی، یہ کانوں کی وجہ سے ہی سمجھا جاتا ہے۔

آواز کسی پرندے کی ہے یا جانور کی، یہ بھی کان کی وجہ سے ہی سمجھ میں آتا ہے۔

آواز کس سمت سے آ رہی ہے، اس کا علم بھی ہمیں کان کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔



”یہ آم مت کھاؤ،“ اُمیٰ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں۔

ناک: ہم ناک سے بُؤسونگھ سکتے ہیں۔ پھولوں اور خوشبودار اگر بتنی کی خوشبو کا علم ہمیں ناک کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ ہوا تازہ نہیں ہے یہ بُؤسے سمجھ میں آتا ہے۔ کھانے کی اشیا خراب ہونے پر بُؤسی سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسے وقت ہم مناسب احتیاط کر سکتے ہیں۔



- گھر میں ٹھنڈن پیدا کرنے والی بُؤ آ رہی ہے۔
- کھانے کی اشیا خراب ہونے پر بُؤ آ رہی ہے۔

• گرم کے موسم میں ہم گھر بیٹھے ہوئے کس طرح اندازہ لگاتے ہیں کہ قربی علاقے میں بارش ہو رہی ہے؟

• آواز کس سمت سے آ رہی ہے یہ علم ہوتا اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

زبان: زبان کی وجہ سے ہمیں ذاتی کا علم ہوتا ہے۔ شکر میٹھی ہوتی ہے۔ گڑ میٹھا ہوتا ہے۔ کریلا کڑوا ہوتا ہے۔ مزے کا علم ہمیں زبان کی وجہ سے ہوتا ہے۔

کیری اور لیمو کا مزہ کھٹا ہوتا ہے۔ نمک کھارا ہوتا ہے۔ یہ بھی ہمیں زبان کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے۔ مرچ کھانے پر زبان جلتی ہے۔ منه جلتا ہے۔ اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ مرچ تیز ہے۔



آؤ یہ کر کے دیکھیں!



ایک نیا کھیل : محسوس کرو اور پہچانو۔

چار پانچ دوست یا سہیلیاں مل کر یہ کھیل کھیل سکتے ہیں۔

ایک پٹھے کا ڈباؤ۔ اس کے ایک جانب سوراخ کرو۔ سوراخ اتنا بڑا ہو کہ اس میں تمہارا ہاتھ جاسکے۔

سوراخ کے سامنے چھوٹی چھوٹی پانچ چیزیں رکھو۔ مثلاً ربر، سکے، پنسل، کنکر، املی کا چیج جیسی چیزیں ہوں۔



جس پر راج آئے وہ ڈبے کے سوراخ میں ہاتھ ڈال کر چیز ہاتھ میں لے۔ کسی ایک چیز کو چھوکر اسے پہچانے۔ اس کا نام بتائے۔ بعد میں وہ چیز باہر نکال کر سب کو دکھائے۔



جلد: جلد کی وجہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز گرم ہے یا سرد۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز کھدری ہے یا ملام۔



• حرکات میں ہم آہنگی (تال میل)

ہم مختلف کام کرتے ہیں۔

کام کے وقت مختلف قسم کی حرکت کرتے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے ہم ایک ہی وقت میں مختلف اعضا کا استعمال کرتے ہیں۔

یہ عورت موگ پھلی بھوئن رہی ہے۔ ایک ہی وقت میں وہ کن کن اعضا کا استعمال کر رہی ہے؟ اس نے گردن نیچے جھکائی ہے۔ بائیں ہاتھ میں چٹے سے کڑھائی پکڑی ہے۔



وہ دائیں ہاتھ میں پکڑی ہوئی اتھانی سے موںگ پھلی الٹ پلٹ رہی ہے۔ آنکھوں سے کڑھائی کی جانب دیکھ رہی ہے۔ اس کا وھیان اس بات کی طرف ہے کہ موںگ پھلی کے دانے ٹھیک طرح سے پلٹے جا رہے ہیں یا نہیں۔

موںگ پھلی کے دانے ٹھیک طرح بھونے جانے پر ان کی سوندھی خوشبو آتی ہے۔ خوشبو آتے ہی وہ گیس چولھا بند کر دے گی۔

کیا ان تمام حرکات میں تال میل نہیں ہونا چاہیے؟ تال میل نہ ہو تو غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ موںگ پھلی کے دانے ہلاتے وقت گر سکتے ہیں۔ ٹھیک طرح سے بھونے نہیں جائیں گے۔ کچھ رہیں گے یا جل جائیں گے۔

کوئی بھی کام کرتے وقت اگر حرکات میں تال میل نہ ہو تو کاموں میں غلطیاں ہو سکتی ہیں یا کام خراب ہو سکتا ہے۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



- سلاٰئی مشین پر کپڑے سیتے ہوئے حرکات میں تال میل کس طرح رکھا جاتا ہے؟

• جسم کی کمزوری پر مات

کسی کے جسم کا کوئی حصہ ٹھیک طرح کام نہ کرتا ہو تو ایسے انسان کو کافی مشکلات پیش آتی ہیں۔ آنکھیں ٹھیک طرح کام نہ کرتی ہوں تو اچھی طرح نظر نہیں آتا۔ کان ٹھیک طرح کام نہ کرتے ہوں تو ٹھیک سے سنائی نہیں دیتا۔

ایسا ہو تو حرکات اچھی طرح نہیں کی جاسکتیں۔ اپنے کام خود کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن ایسی مشکلات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ کچھ نقص ڈاکٹر سے علاج کے ذریعے دور کیے جاسکتے ہیں۔ کچھ معاملات میں لوگوں کی مدد لی جاسکتی ہے۔ اکثر اوقات مخصوص ذرائع مددگار ہو سکتے ہیں۔ تب اپنے کام خود کیے جاسکتے ہیں۔



ٹھیک نظر نہ آتا ہو تو عینک کا استعمال کر سکتے ہیں۔ بالکل نظر نہ آتا ہو تو آوازن کر، ہاتھ سے محسوس کر کے اپنے کام کر سکتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اندر ہے لوگ سفید لکڑی کا استعمال کرتے ہیں۔ لکڑی کی مدد سے وہ سامنے کے راستے کا اندازہ لگاتے ہیں۔ آس پاس کی آوازوں کی مدد سے بھی راستے پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔ مصروف سڑک پر بھی وہ آزادی سے چل سکتے ہیں۔

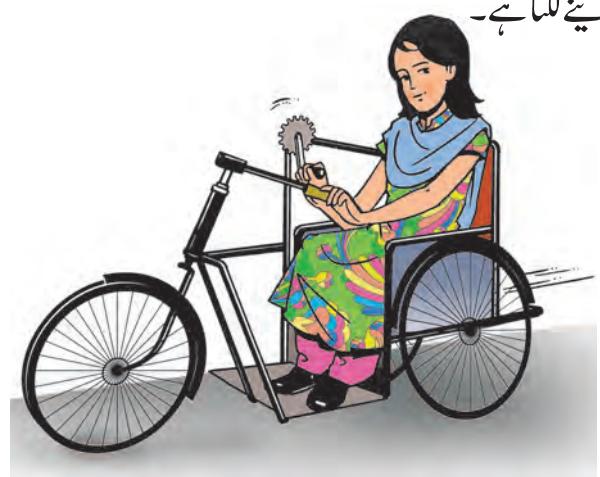


سنائی نہ دیتا ہو تو سمی آله (سننے کے آله) کا استعمال کر سکتے ہیں۔



بالکل ہی سنائی نہ دیتا ہو تو اشاروں کی زبان کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بعض وقت کاں کا آپریشن کرنے سے سنائی دینے لگتا ہے۔



اگر پیر میں نقص ہو تو؟ مخصوص طرح سے بنائی گئی سواریوں کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مجبور ہو کر نہیں رہنا پڑتا۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟



اُتر پردیش میں رہنے والی اروینا ایک بائیس سال کی لڑکی تھی۔ ایک بار ریل گاڑی میں سفر کرتے وقت چوروں سے اس کی ہاتھاپائی ہو گئی۔ اس ہاتھاپائی میں وہ ڈبے سے باہر گر گئی۔ بازو کی پڑی پر سے دوسرا گاڑی گز رہی تھی۔ اروینا اس گاڑی کے نیچے آگئی اور اسے گھرے زخم آئے۔

ڈاکٹروں نے اس کی جان بچائی، لیکن انھیں اروینا کا ایک پیر کا ٹانپڑا۔ اسپتال میں اروینا کوئی لوگ ملنے آتے تھے۔ ہر کوئی یہ سوچتا کہ آگے اس کا کیا ہو گا، لیکن اس نے طے کر لیا تھا کہ اسے بالکل مایوس نہیں ہونا ہے۔ ایسا کچھ کر کے دکھانا ہے کہ لوگ اسے لاچار نہ سمجھیں۔

ڈاکٹروں نے اسے مصنوعی پیر لگایا۔ نئے پیر کی عادت ہوتے ہی اس نے کوہ پیمائی کی تربیت لینا شروع کی۔ حادثے کے صرف دو سال میں ہی اس نے ہمالیہ کی ایک چوٹی سرکی۔ اس کے بعد اگلے ہی سال اس نے دنیا کی سب سے اوپر چوٹی ایوریسٹ بھی سرکی۔ اروینا کی اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

ہم نے کیا سیکھا؟



- * حتیٰ اعضا کی وجہ سے ہمیں اطراف کے حالات کا علم ہوتا ہے۔
- * آنکھ، کان، ناک، زبان اور جلد ہمارے پانچ حصی اعضا ہیں۔
- * آنکھوں کی وجہ سے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کان کی وجہ سے سن سکتے ہیں۔ ناک کے ذریعے بوسوٹگھ سکتے ہیں۔ زبان کی وجہ سے ہم ذائقہ جان سکتے ہیں اور جلد کے ذریعے لمس کا احساس ہوتا ہے۔
- * کام کرتے وقت حرکات میں تال میل رہنا ضروری ہے۔ تال میل نہ ہو تو غلطیاں ہوتی ہیں۔
- * کسی عضو میں نقص ہو تو کام کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔
- * مشکلات کے سبب مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

اے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



کسی عضو میں نقص ہوتا بھی ہم راہ نکال سکتے ہیں۔
دوسرا طریقوں سے اپنے کام انجام دے سکتے ہیں۔

مشق



الف) کیا کریں گے بھلا؟

- امی نے سکینہ سے کہا کہ دادا جان کو کھانے کے لیے بلا و لیکن سکینہ کے دادا جان کو بالکل سنائی نہیں دیتا۔ سکینہ کو دادا جان کو کھانا کھانے کے لیے بلانا ہے۔ سکینہ دادا جان کو کس طرح بولے گی؟

ب) آؤدماغ پر زور دیں!

- (۱) کل کادہی آج خراب ہو گیا۔ کھانے کے قابل نہیں رہا۔ یتم نے کس طرح جانا؟
 (۲) باور پی خانے میں موجود چیزوں کے نام نیچے دیے ہوئے ہیں۔ ان کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟
 (الف) ہلدی (ب) کوتیر کے پتے (ج) پکی ہوئی مرچ
 (د) نمک (ه) کچاٹھاڑ

ج) نیچے دی ہوئی معلومات کون سے حتیٰ عضو کے ذریعے حاصل ہوتی ہے، لکھو:

- (۱) امر و دیٹھا ہے۔ (۲) باہر کنوں کوک رہی ہے۔
 (۳) سورج کھی کا پھول پیلا ہے۔ (۴) تو لیکہ کھوڈ رہی ہے۔ (۵) دوا کڑوی ہے۔

د) مشاہدہ کر کے معلومات لکھو:

گلی ڈنڈا کھیتے وقت گلی کو مارنا ہے۔ اس وقت کن کن اعضا کا استعمال ہوتا ہے؟ ان کا تال میں کس طرح رکھا جا سکتا ہے؟

۵) مختصر جواب لکھو:

- (۱) موگ پھلی کے دانے بھوئتے وقت عورت نے دونوں ہاتھوں کا استعمال کس طرح کیا؟
 (۲) حتیٰ اعضا کا کیا مطلب ہے؟
 (۳) حتیٰ اعضا سے ہمیں کیا مدملتی ہے؟
 (۴) حرکات میں تال میں کیوں ہونا چاہیے؟

و) خالی جگہوں کو پُر کرو:

- (۱) آنکھوں کے ذریعے ہم اندازہ لگاسکتے ہیں کہ شے کتنی ہے۔
 (۲) ہمیں کان کی وجہ سے علم ہوتا ہے کہ کس سمت سے آرہی ہے۔
 (۳) ہوا نہیں ہے بُو سے سمجھ میں آتا ہے۔
 (۴) چیزگرم ہے یہ ہم کی وجہ سے محسوس کرتے ہیں۔
 (۵) کھانے پر زبان جلتی ہے۔

سرگرمی



جنہیں بالکل سنائی نہیں دیتا ایسے لوگ اشاروں کی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ اس تعلق سے مزید معلومات حاصل کرو۔

موسیقی کے مختلف آلات کی آوازیں سنو۔

-
-

۷۔ مضبوط دانت، صحت مند جسم

بتاب و تو بھلا!



- تمہاری جماعت کے کتنے بچوں کے دانت گر گئے ہیں؟
- جن کے دانت گر گئے ہیں کیا انھیں دوبارہ نئے دانت آئیں گے؟
- ہمارے دادا دادی کے پورے دانت گر جاتے ہیں۔ کیا انکو دوبارہ نئے دانت آتے ہیں؟



سجھاش کے دادا کی کہانی

ہماری گلی کے تمام بچے شام میں کھینے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ سجھاش نہیں آیا تھا۔ وہ دادا کے ساتھ دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس گیا تھا۔ تین مہینے پہلے دادا کے دانت نکال دیے گئے تھے۔ آج انھیں نیا چوکا ملنے والا تھا۔

مونیکا دیدی نے کہا، ”ایسا چوکا اصلی جیسا نظر آتا ہے لیکن دانت مصنوعی ہوتے ہیں۔“

پہلی جماعت میں پڑھنے والے احمد نے پوچھا، ”نیا چوکا کس لیے؟ میرے دادا کے دانت گر گئے تھے لیکن ان کے تمام دانت دوبارہ آگئے۔ اسی طرح کیا سجھاش کے دادا کو نہیں آئیں گے؟“ یہ سن کر سب ہنسنے لگے۔

مونیکا دیدی نے احمد کو سمجھاتے ہوئے کہا، ”مچپن میں جو دانت نکلتے ہیں انھیں دودھ کے دانت کہتے ہیں۔ یہ عمر کے ساتوں یا آٹھویں سال میں گر جاتے ہیں۔ اس کے بعد پھر ایک بار دانت آتے ہیں۔ یہ دانت مستقل دانت کہلاتے ہیں۔ وہ گرنے پر دوبارہ نہیں آتے۔“

بابو نے کہا، ”نہیں آئے تو نہ سہی، مصنوعی دانتوں کا چوکا کیوں لگائیں؟“



مونیکا دیدی نے کہا، ”بابو! تم تیسری میں ہونا، تمہاری جماعت کے دس بارہ بچوں کے دانت گر گئے ہوں گے۔ تمہارے دانت بھی گر گئے ہیں۔“

دانت گرنے سے کھانے اور بات کرنے میں تکلیف ہوتی ہے نا؟“

بابو نے کہا، ”یہ بالکل صحیح ہے۔ بھنی ہوئی موگ پھلی کے دانے مجھے کتنے پسند ہیں! لیکن میں کہاں کھا سکتا ہوں؟“



مریم نے کہا، ”اور بابو ش، نہیں کہہ سکتا۔ سامنے کے دانت گر گئے ہیں نا۔“ ش، بولنا چاہے تو سیٹی ہی بھتی ہے۔“
یہ سن کر سب ایک بار پھر ہنسے۔



موینکا دیدی نے کہا، ”اب سمجھ گئے نا؟ مستقل دانتوں کی فکر کرنا کیوں ضروری ہوتا ہے۔“ اتنے میں سمجھا ش اور اس کے دادا والپس آگئے۔ دادا بچوں کی طرف دیکھ کر ہنسے۔ ان کے چوکے کے دانت چمک رہے تھے۔



● بڑھاپے میں کئی لوگوں کے دانت گرتے ہیں لیکن بعض لوگوں کے مستقل دانت بہت جلد گر جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟



دانتوں کی دیکھ بھال

کچھ بھی کھائیں تو منہ اچھی طرح صاف کریں، لگلی کریں۔ دانت پر اندر اور باہر سے اُنگلی پھیریں۔ اچھی طرح پانچ چھے بار لگلی کریں ورنہ کھانے کے ذریعے منہ میں رہ جاتے ہیں۔ جو دانتوں اور زبان سے چپک جاتے ہیں۔ دانتوں کے درمیان اٹک جاتے ہیں۔ وہ منہ میں سڑتے ہیں۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ بار بار ایسا ہوتا رہا تو مسوڑھے خراب ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون اور پیپ آنا شروع ہوتا ہے۔ وہی پیٹ میں جاتا ہے جس کی وجہ سے پیٹ کی بیماریاں ہوتی ہیں۔

اس کے علاوہ کھانے کے سڑے ہوئے ذریعے منہ میں رہ جائیں تو دانت کو کیڑا الگ جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ دانت ہلنے لگتے ہیں اور آخر میں گر جاتے ہیں۔

اس سے بچنا چاہیے۔ اس کے لیے روزانہ رات میں سونے سے پہلے اور صبح اٹھنے کے بعد دانت ماجھیں۔ اس کے ساتھ ہی زبان اور مسوڑھے بھی صاف کریں۔

دانت مانگھنے کے لیے لوگ نیم یا ببول کی تپلی شاخیں استعمال کرتے ہیں۔ کچھ لوگ بازار سے ملنے والے منجن کا استعمال کرتے ہیں یا گھر میں تیار کیا ہوا منجن استعمال کرتے ہیں۔ کچھ لوگ برش اور پیسٹ کا استعمال کرتے ہیں۔



نیم اور بول کی پتلی ٹھنڈیاں یا مخجن استعمال کرنے سے دانتوں کا درمیانی حصہ پوری طرح صاف نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ گھر میں بنایا گیا مخجن کھر درا ہوتا ہے۔ ٹھنڈیاں سخت ہوتی ہیں، اس کی وجہ سے مسوڑھوں کو زخم ہو سکتا ہے۔ برش اور پیسٹ استعمال کر کے دانتوں کے درمیان کا حصہ ٹھیک طرح صاف کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ پیسٹ کا جھاگ بھی بنتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کے درمیان پھنسنے ہوئے ذرّات نکل جاتے ہیں۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



منہ دھونے کا سب سے اچھا طریقہ کون سا ہے؟ کیوں؟

کھانے سے پہلے ہاتھ کیوں دھوئیں؟

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



کانچ کا ایک بیکرو۔ اس میں اتنا صاف پانی ڈالو کہ وہ آدھا بھر جائے۔

جماعت کے کسی لڑکے یا لڑکی کو اس میں ہاتھ دھونے کے لیے کہو۔

اس کے بعد اس لڑکے یا لڑکی کا ہاتھ دیکھو۔

دیکھو کہ بیکر کے پانی میں کیا فرق ہوا؟

تمھیں کیا معلوم ہو گا؟

پانی میں دھونے سے ہاتھ صاف ہو گیا۔

بیکر کا پانی کسی قدر گدلہ ہو گیا۔

کسی ہم جماعت نے بھی ہاتھ دھویا ہوتا تو یہی نظر آتا۔

اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

دن بھر مختلف وجوہات سے ہمارے ہاتھ گندے ہوتے ہیں۔

اس لیے کھانے سے پہلے ہاتھ صاف دھوئیں۔





کیا تمھیں معلوم ہے؟

- کہیں خراش لگے، زخم ہو جائے تو کئی لوگ اس پر گلی مٹی لگاتے ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔ اس سے زخم سڑکتا ہے۔ زخم میں پیپ بھر سکتا ہے۔

• جسم کی صفائی

یاد رکھو! ہمارے جسم کو ہم ہی صاف رکھ سکتے ہیں۔ اگر گندے ہاتھوں سے کھانا کھائیں تو وہ گندگی پیٹ میں جاتی ہے۔ پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔ اس لیے کھانا کھانے سے پہلے یاد سے ہاتھ صاف دھوئیں۔

جس طرح دانتوں کو صاف رکھنا ضروری ہے اسی طرح بالوں اور ناخنوں کی صفائی بھی ضروری ہے۔

پانچوں حصی اعضا کو بھی صاف سترارکھیں۔ اس کے لیے روز نہانا چاہیے۔ ہفتے میں کم از کم ایک بار بال دھونا ضروری ہے۔

صفائی نہ رکھیں تو مختلف قسم کی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔

صحیح معنوں میں سمجھدار کون؟

- صحیح سوکراؤٹھنے کے بعد سب دانت مانجھ کر منہ دھوتے ہیں لیکن سونے سے پہلے بھی جو یاد سے دانت مانجھ کر منہ دھوتے ہیں وہ صحیح معنوں میں سمجھدار!
- کھانا کھانے کے بعد سبھی ہاتھ دھوتے ہیں لیکن کھانے سے پہلے بھی جو یاد سے ہاتھ دھوتے ہیں وہ صحیح معنوں میں سمجھدار!

ہم نے کیا سیکھا؟

- * بچپن میں جو دانت نکلتے ہیں انھیں دودھ کے دانت کہتے ہیں۔ وہ سات یا آٹھ سال کی عمر میں گرجاتے ہیں۔
- * اس کے بعد پھر ایک بار دانت نکلتے ہیں۔ انھیں مستقل دانت کہتے ہیں۔
- * مستقل دانت گرنے پر دوبارہ دانت نہیں نکلتے۔ اس لیے ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- * دانت گندے ہوں تو وہی گندگی پیٹ میں جاتی ہے، جس کی وجہ سے پیٹ کی بیماریاں ہوتی ہیں۔
- * کھیلتے اور کام کرتے وقت ہاتھ گندے ہو جاتے ہیں۔ کھاتے وقت یہی گندگی پیٹ میں جاتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ خراب ہوتا ہے۔ اس لیے ہاتھ صاف دھو کر کھانا کھائیں۔
- * بال، ناخن اور حصی اعضا کو صاف سترارکھنا چاہیے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

ہمارے جسم کی صفائی ہمیں ہی کرنا چاہیے۔

مشق



الف) کیا کریں گے بھلا؟

دوست کے دانت میں درد ہو رہا ہے۔ وہ ڈاکٹر کے ڈر سے کسی سے نہیں کہتا لیکن اسے ڈاکٹر کے پاس بھیجنा ہے۔

ب) آؤ دماغ پر زور دیں!

- (۱) دانت صاف کرنے کا سب سے اچھا طریقہ کون سا ہے؟ کیوں؟
- (۲) ناخن کیوں بڑھنے نہ دیں؟
- (۳) بازار سے لائے ہوئے انگور دھو کر کھانا کیوں ضروری ہے؟
- (۴) صحیح جانے کے بعد دانت صاف کرنے سے زیادہ ضروری ہے کہ رات کو سونے سے پہلے دانت صاف کریں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟
- (۵) باہر سے آنے کے بعد ہاتھ پر دھونے کا رواج کیوں ہے؟

ج) خالی جگہ پُر کرو:

- (۱) عمر کے ساتویں یا آٹھویں سال گرتے ہیں۔
- (۲) سڑی ہوئی منہ میں رہ جائے تو اس کا اثر ہو کر دانت گرتے ہیں۔
- (۳) برش اور استعمال کرنے سے دانت کا درمیانی حصہ ٹھیک طرح صاف کیا جاسکتا ہے۔
- (۴) دانت مانجھتے وقت اور مسوڑھوں کی صفائی بھی کرنا چاہیے۔
- (۵) پانچ کی صفائی ضروری ہے۔

د) نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھو:

- (۱) مسوڑھے کیوں خراب ہو جاتے ہیں؟
- (۲) کچھ بھی کھانے کے بعد منہ کس طرح صاف کریں؟
- (۳) کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ کیوں دھونا چاہیے؟
- (۴) دانت صاف کرنے کے لیے برش اور پیسٹ استعمال کرنے کے کیا فائدے ہیں؟
- (۵) صفائی نہ رکھی جائے تو کیا ہوتا ہے؟
- (۶) دانت گندے ہوں تو پیسٹ کی بیماریاں کیوں ہوتی ہیں؟

سرگرمی

جب کوئی معمولی بیماری ہوتی ہے تو کون سے گھر بیلو علاج کرنے چاہئیں؟ قریب کے پرانی ہیلائٹسینٹر سے معلومات حاصل کرو۔

۱۸۔ میرا خاندان اور گھر

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



خاندان کے لوگوں کی تعداد اور اُنمی ایو کے پیشوں کی مدد سے اپنے خاندان کے بارے میں معلومات لکھو۔



- خاندان میں والدین اور ان کے بچے شامل ہوتے ہیں۔

- اس کے علاوہ کچھ خاندانوں میں دادا دادی بھی ہوتے ہیں۔

- خاندان میں لوگوں کی تعداد الگ الگ ہو سکتی ہے۔

ہم اپنے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں، پروش پاتے ہیں۔ ماں باپ ہمیں چھوٹے سے بڑا کرتے ہیں۔ ہر طرح سے ہمارا خیال رکھتے ہیں۔ خاندان میں ہمیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ غذا، لباس اور رہن سہن کی تمام ضرورتیں خاندان میں پوری ہوتی ہیں۔ خاندان کے دیگر لوگ بھی ہماری دیکھ بھال کرتے ہیں۔ خاندان کے لوگوں میں آپس میں اپنا پن ہوتا ہے۔ ہمیں پیار اور اپنا سیت کی وجہ سے خاندان میں رہنا اچھا لگتا ہے۔ مصیبیت کے وقت سب ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ہم ہم بیمار نہ پڑ جائیں۔ بیماری کی حالت میں ہمارے والدین ہماری خاص طور پر دیکھ بھال کرتے ہیں۔

چھوٹا خاندان اور بڑا خاندان

کسی خاندان میں ماں باپ اور ایک یا دو بچے ہوتے ہیں۔ ایسا خاندان چھوٹا خاندان کہلاتا ہے۔ کسی خاندان میں دادا دادی، پچا۔ پچی، سگے اور پچازاد بھائی بہنیں رہتی ہیں۔ ایسا خاندان بڑا خاندان کہلاتا ہے۔

تو سیمعی خاندان



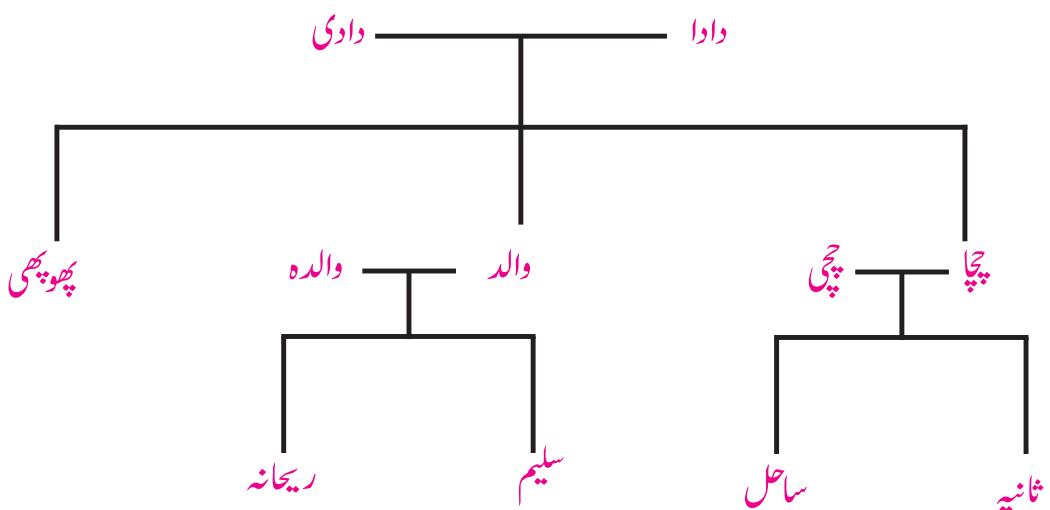
اپنے خاندان سے اپنے کئی رشتہ دار جڑے ہوتے ہیں۔ پچا، پچی، ماموں، مامانی، پھوپھی، خالہ ہمارے قریبی رشتہ دار ہیں۔ ایسا خاندان تو سیمعی خاندان کہلاتا ہے۔ رشتہ داروں کی وجہ سے خاندان پھیلتا ہے۔

تو سیمعی خاندان میں سب ایک گھر میں نہیں

- رہتے لیکن ان لوگوں میں محبت اور اپنانیت ہوتی ہے۔ الگ الگ موقعوں پر وہ ایک دوسرے سے ملتے رہتے ہیں۔
- تمہارے تو سیمی خاندان میں کون کون ہیں؟
 - تمہارا ان سے کیا رشتہ ہے؟
 - تمہارے تو سیمی خاندان میں لوگ کن موقعوں پر ملتے ہیں؟



شجرہ نسب : تیسرا جماعت کی طالبہ ریحانہ اپنے گھر میں فوٹو کا الہم دیکھ رہی تھی۔ سالگرہ اور شادیوں کی تصویریں دیکھتے ہوئے اسے کچھ چہرے جانے پہچانے اور کچھ اجنبی لگے۔ کچھ تصویروں میں موجود چہرے اسے بار بار ہر طرف دیکھائی دیے۔ ریحانہ نے اپنی امی سے پوچھا یہ سب لوگ کون ہیں؟ امی نے جواب دیا یہ سب ہمارے رشتے دار ہیں۔ اس تصویر میں پچا-چھی، ماموں-مامانی، دادا-دادی اور نانا-نانی ہیں۔ ریحانہ نے اپنی امی سے کہا مجھے اچھی طرح سمجھائیے۔ امی نے ریحانہ کو سمجھانے کے لیے ایک خاکہ بنایا۔



ریحانہ کا شجرہ نسب

گزرتے زمانے کے ساتھ خاندان کی کئی نسلیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس طرح نسلوں سے خاندانی نسب نامہ بنتا ہے۔
اپنے والدین کی مدد سے اپنے خاندان کا شجرہ تیار کرو۔

خاندانی نظام میں تبدیلی : وقت کے ساتھ ساتھ خاندانی نظام میں تبدیلی آرہی ہے۔ کسی زمانے میں دادا-دادی، ماں باپ، پچا-چھی اور حقیقی اور رشتے کے بھائی ان سب سے مل کر ایک خاندان بنتا تھا۔ اسے مشترک خاندان کہا جاتا تھا۔ سب لوگ ایک ساتھ رہتے تھے۔ ملازمت، کاروبار، تجارت کے سبب ایک خاندان کے افراد الگ الگ مقامات پر رہنے لگتے ہیں۔ اس طرح ان کے الگ خاندان بن جاتے ہیں۔ ایسے خاندانوں کو منفصل خاندان کہا جاتا ہے۔ اس طرح خاندانی نظام میں تبدیلی ہوتی گئی۔

خاندان میں ہماری ذمہ داریاں



ایک ہی فرد کام کر رہا ہے۔



گھر کا ہر فرد کام کر رہا ہے۔



● اپنے گھر کے کاموں کی فہرست بناؤ۔

● تمہارے گھر میں یہ کام کون کون کرتا ہے؟

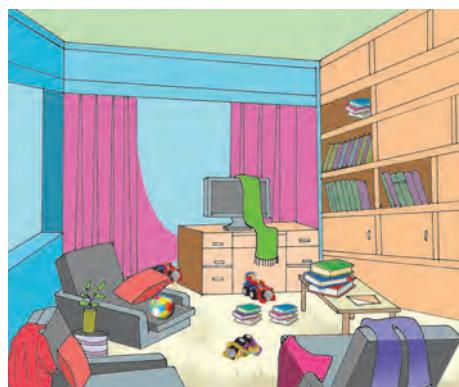
● تمہیں ان میں سے کون سے کام کرنا پسند ہے؟

● کیا تمہارے گھر میں لوگ ایک دوسرے کے کام کرتے ہیں؟

پانی بھرنا، کھانا پکانا اور صفائی کسی بھی گھر میں روزانہ کیے جانے والے کام ہیں۔ گھر میں تقریبات ہوتی ہیں، تھواں منائے جاتے ہیں، مہماں آتے ہیں۔ ان کی خاطر مدارات کرنا پڑتی ہے۔ بزرگوں کی صحت کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ گھر میں اس قسم کے بہت سے کام ہوا کرتے ہیں۔ ان کاموں کو سمجھوں نے آپس میں بانٹ لینا چاہیے۔ گھر کے کام سبھی مل کر کریں تو کسی ایک پر بوجھنہیں پڑتا۔ گھر کے سبھی چھوٹے بڑے کام اہم ہوتے ہیں۔ یہ کام محبت اور اپنانیت سے سبھی کرتے ہیں۔ یہ بات ہم سب جانتے ہیں۔



سلیقے سے سجا یا گھر



سامان بکھرا ہوا گھر

● اوپر دی ہوئی دونوں تصوپروں میں تمہیں جو فرق نظر آ رہا ہے اپنی بیاض میں لکھو۔

گھر کی صفائی اور آرائش

گھر کی صفائی اور آرائش کے لیے کون سے کام کرنے پڑتے ہیں، ان کی فہرست بناؤ۔

اپنا گھر اگر صاف سترہ اور سلیقے سے رکھا ہو تو ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ گھر میں ہر طرف سامان بکھرا پڑا ہو تو کسی کو ضرورت کی کوئی چیز وقت پر نہیں ملتی۔ گھر کو صاف سترہ رکھنا خاندان کے سبھی لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ گھر کا کچھ ایسا وہاں نہ پھینکیں۔ اسے کچھ سے کی خاص ٹوکری ہی میں ڈالیں۔ کچھ اگھر کے باہر تو بالکل نہ پھینکیں۔ اس سے اپنے ماحدوں کو صاف رکھنے میں مدد ملے گی۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟

موبائل، سی ڈی، ڈی وی ڈی، پین ڈرائیو، اسی طرح کمپیوٹر وغیرہ الیکٹرانک اشیا کا استعمال بڑے پیمانے پر ہونے لگا ہے۔ یہ چیزیں خراب ہو جائیں تو ہمیشہ کے لیے بے کار ہو جاتی ہیں۔ ان بے کار چیزوں کا جو کچھ اجمع ہوتا ہے اسے ’ای۔ کچھرا‘ کہا جاتا ہے۔ ای۔ کچھرا ٹھکانے لگانا ایک بڑا مسئلہ ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

- گھر کا گپلا اور خشک کچھرا الگ کرو۔
- اسے دو الگ الگ ٹوکریوں میں ڈالو۔ گپلے کچھرے سے کھاد تیار کی جاسکتی ہے۔ سوئے کچھرے سے کاغذ، شیشہ اور ٹینن الگ کیے جاسکتے ہیں۔
- ان کا دوبارہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

آؤ یہ کر کے دیکھیں!

آؤ گھر سجائیں

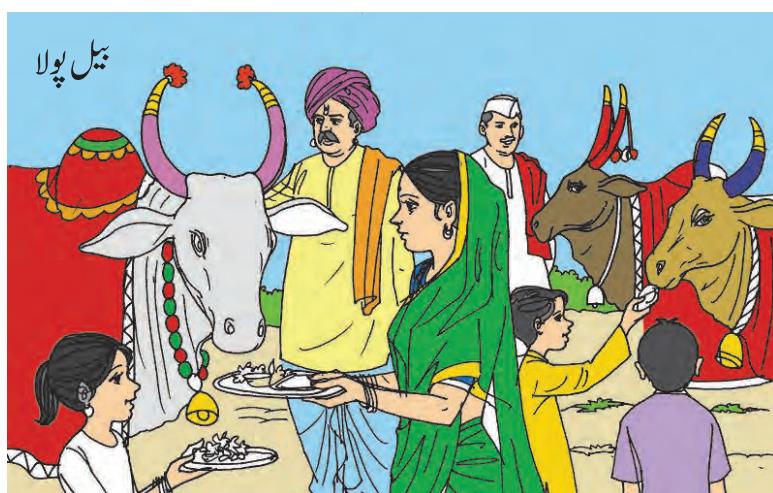
- سب مل کر طے کرو کہ گھر کی آرائش کس طرح کی جائے۔
- آرائش کا جو کام تمہارے لیے ممکن نہ ہو اس کے لیے گھر کے بڑوں کی مدد لو۔
- آرائش کے لیے تم نے کون سی چیزیں استعمال کیں؟

گھر کی آرائش کے لیے کن چیزوں کا زیادہ استعمال نہ کیا جائے ان کے نیچے × کا نشان بناؤ اور بتاؤ کہ ان کا استعمال کیوں نہ کریں۔

کیمیائی رنگ	رنگولی	جھنڈیاں	پلاسٹک	تھرمکوں	پھول
<input type="checkbox"/>					

بتاؤ تو بھلا!

تہوار - تقریب



- ہم تہوار - تقریب کیوں مناتے ہیں؟
- ہمارے تہوار - تقاریب کن چیزوں سے تعلق رکھتے ہیں؟

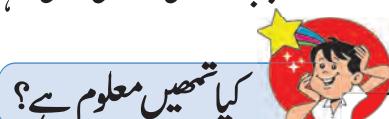
ہم خاندان میں کئی تھوار مناتے ہیں۔ خاندان کے علاوہ ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں الگ الگ تھوار منائے جاتے ہیں۔ زراعت ہمارے ملک کا ایک اہم پیشہ ہے۔ ہمارے اکثر تھوار زراعت اور ماخول سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہوئی موسم بھار کے استقبال کا تھوار ہے۔ پنجاب میں فصلوں کی کٹائی کے موقع پر 'بیساکھی' کا تھوار منایا جاتا ہے۔ مہاراشٹر میں بوائی کے بعد بیلوں کا 'پولا' منایا جاتا ہے۔ تامل نادو میں پونگل اور کیر لا میں اونم کے تھوار فصل کی کٹائی کے موقع پر منائے جاتے ہیں۔ دسہرہ، دیوالی، گڑی پاڑوا یہ تھوار کھیتوں کی فصل ہاتھ آنے کے بعد منائے جاتے ہیں۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ، کرمس، بودھ پور نیما اہم تھوار ہیں۔ تھوار کوئی بھی ہو سمجھی بھارتی ان میں خوشی خوشی حصہ لیتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔



'یومِ آزادی' اور 'یومِ جمہوریہ' ہمارے قومی تھوار ہیں۔ سب شہری انھیں مناتے ہیں۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمارا ملک انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا تھا۔ اسی لیے اسے 'یومِ آزادی' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ بھارتی آئین ۳۶ جنوری ۱۹۵۰ء سے نافذ کیا گیا، اس لیے اسے 'یومِ جمہوریہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔

تھواروں کے سب لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ ان میں اتحاد کا جذبہ بڑھتا ہے۔ برادرانِ وطن کے بعض تھواروں میں ناج گانا، رنگوی، کھیل اور مقابلے ہوتے ہیں۔ ان سب سے ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ تھوار۔ تقریب کو مناتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس سے ہمارے ماخول کو نقصان نہ پہنچے۔ تیز آواز میں گانے بجائے سے بوڑھوں اور بچوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ تیز آواز کے سبب آواز کی آلودگی ہوتی ہے۔



مہاراشٹر میں کئی ادی و اسی جماعتیں ہیں۔ ضلع تھانہ میں 'وارلی' نامی ادی و اسی جماعت ہے۔ جیشٹھ مہینے میں بارش کی ابتداء میں یہ لوگ 'کولی بھاجی' (نرم سبزی) نامی ایک خاندانی تھوار مناتے ہیں۔ کولی جنگلی نباتات کی ایک قسم ہے جسے سبزی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بارش شروع ہونے کے بعد یہ نباتات اگتی ہے۔ خاندانوں کے لوگ آس پاس کے علاقوں سے تازہ نرم کولی جمع کر کے لاتے ہیں۔ سبزی پکا کر خاندان کے سب لوگ مل کر کھاتے ہیں۔



کیا تمھیں معلوم ہے؟

مکر سکرانٹی سردیوں میں مناپا جاتا ہے۔ اس دن دوست اور رشتے دار ایک دوسرے کو ”تل گڑ“ دیتے ہیں۔ تل سردیوں میں پیدا ہونے والی ایک اہم فصل ہے۔ سردی کے موسم میں جسم کی گرمی قائم رکھنے کے لیے تل کھانا مفید ہے۔

ہم نے کیا سیکھا؟

- * خاندان میں ہمیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوتا ہے۔
- * چھوٹا خاندان، بڑا خاندان اور تو سیعی خاندان یہ خاندان کی فہمیں ہیں۔
- * کئی نسلوں کا شجرہ نسب تیار کیا جاسکتا ہے۔
- * گھر کے سبھی چھوٹے بڑے کام اہم ہوتے ہیں۔
- * اپنا گھر اور اس کے آس پاس کا علاقہ صاف سُثرہ رکھنا چاہیے۔
- * ہمارے اکثر تہوار زراعت اور ماحدوں سے تعلق رکھتے ہیں۔
- * ”یوم آزادی“ اور ”یوم جمہوری“ ہمارے قومی تہوار ہیں۔
- * تہوار-تقریب سے لوگوں میں اتحاد کا جذبہ بڑھتا ہے۔
- * تہوار-تقریب میں ہم لوگوں سے ملتے ہیں۔ آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے سہارے اور ہمت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

مشق



۱۔ یچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو:

- (۱) خاندان میں ہماری کون کون سی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں؟ (۲) بیماری کی حالت میں ہماری دیکھ بھال کون کرتا ہے؟
- (۳) تو سیعی خاندان کے لوگ کب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں؟ (۴) برادران وطن کے بعض تہواروں پر کیا ہوتا ہے؟

۲۔ یچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھو:



- (۱) مصیبت کے وقت ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیے۔
- (۲) گھر کے تمام کامل بانت کرنا چاہیے۔
- (۳) کچھے کو کچھ اٹو کری میں نہ ڈالیں۔
- (۴) آواز کی آلوگی پیدا ہواتی تیز آواز میں گانے نہ بجائیں۔

سرگرمی

- (۱) دادا-دادی کے زمانے کے زیورات اور برتنوں کی فہرست بناؤ۔ ان کی تصویریں بھی بناؤ۔
- (۲) مختلف تہوار-تقریب کے ساتھ جڑی کھانیوں کے بارے میں اپنے استاد یا والدین سے معلومات حاصل کرو۔



سیکنہ اور فرقان روز کے مقابلے میں جلد جاگ گئے۔ والدین کی مدد کے بغیر ہی تیار ہو کر اسکول جانے کی جلدی کرنے لگے۔ امی نے پوچھا، سیکنہ! آج اسکول جانے کے لیے اتنی جلدی کیوں کر رہی ہو؟ سیکنہ نے کہا، آج ہمارے پھول بن پر اندری اسکول کی سالگرد ہے۔ آج وہاں ہمیں کھانے کی چیزیں بھی ملیں گی۔ کل ہی ہم نے اپنی کلاس کی صفائی کی ہے۔ کلاس کی صفائی اور سجاوٹ کا مقابلہ ہے۔ مجھے اپنا اسکول بہت اچھا لگتا ہے۔ ابٹا نے کہا، فرقان! ہمارے زمانے میں تو ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا!

فرقان نے کہا، ابٹا جان! میری سالگرد کی طرح ہی یہ اسکول کی سالگرد ہے۔ ہمارا اسکول کھیل اور مختلف مقابلوں میں بھی ہمیشہ آگے ہی رہتا ہے۔ ہمارے اسکول میں تقریری مقابلے ہوتے ہیں۔ کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں۔ ابٹا جان! پروجیکٹ مکمل کرنا، پنک پر جانا، ثقافتی جلسے میں حصہ لینا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔

بتاؤ تو بھلا!

- (۱) تمہارے گاؤں کا اسکول کب قائم ہوا؟
- (۲) تمہارے اسکول کا یوم تاسیس، کس طرح منایا جاتا ہے؟
- (۳) تمہیں اپنے اسکول کی کون سی باتیں پسند ہیں؟

کیا تمہیں معلوم ہے؟



ہمارے ملک میں کسی زمانے میں طلبہ علم حاصل کرنے کے لیے اپنے استاد کے گھر جایا کرتے تھے۔ چند برسوں تک وہاں رہ کر وہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس کے بعد کے زمانے میں گاؤں میں ایک استاد اور الگ الگ عمر کے طلبہ جمع ہو کر استاد سے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ طلبہ زمین پر الفاظ اور ہندسے لکھ کر سیکھتے۔ اس زمانے میں لڑکیوں کی تعلیم کا رواج نہ تھا۔ تعلیم کا موجودہ طریقہ انگریزوں نے شروع کیا۔ اس کے بعد مہاتما پھلے اور کرانچی جیوتی ساوتری بائی پھلے نے پونہ میں لڑکیوں کی تعلیم کی ابتداء کی۔ ان کے ساتھ اس عمل میں فاطمہ شیخ بھی شامل تھیں اور ان کے بھائی عثمان شیخ نے اپنا گھر اس مقصد کے لیے مہاتما پھلے کو وقف کر دیا تھا۔

اسکولی نظام میں تبدیلی: پہلے چھوٹی چھوٹی بستیوں میں اسکول ہوا کرتے تھے۔ کسی درخت کے نیچے یا سایہ دار جگہ پر طلبہ جمع ہو جاتے۔ ایک ہی استاد الگ الگ عمر کے طلبہ کو تعلیم دیا کرتا۔ اس میں پہاڑے، جمع، تفریق، ضرب، حروف کی پہچان، حساب شامل ہوا کرتے تھے۔ انگریز بھارت آئے تو انہوں نے تعلیم کا وہ طریقہ شروع کیا جو آج بھی جاری ہے۔ اپنے ملک کے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آگئی تھی کہ تعلیم کے بغیر ترقی کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ اسی لیے انہوں نے اپنے بچوں کو اسکول سمجھنے میں پہلی کی۔ اسی سے موجودہ اسکول وجود میں آئے۔

آؤ یہ کر کے دیکھیں!



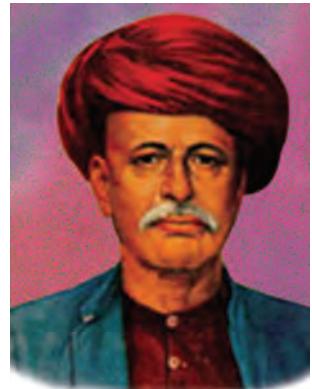
نیچے دیے ہوئے جن لوگوں نے اسکول اور تعلیم کی ترقی کے لیے اہم کارناٹے انجام دیے ہیں ان کے بارے میں اپنے استاد یا والدین سے معلومات حاصل کرو۔



راجشی شاہومہراراج



ساوتری بائی پھلے



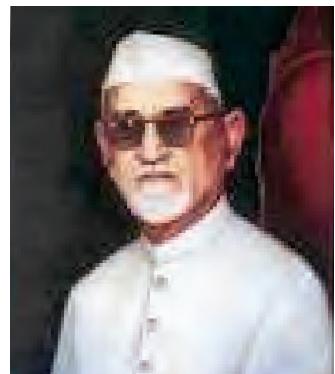
مہاتما جیوتی راؤ پھلے



سرسید احمد خان



بدر الدین طیب جی



ڈاکٹر زاکر حسین



حکیم عبد الحمید



فاطمہ شیخ

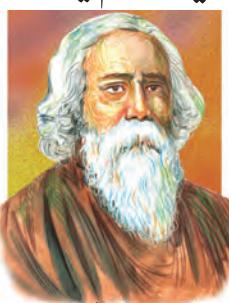


ڈاکٹر بابا صاحب امبدکر



کیا تمھیں معلوم ہے؟

- ساواتری بائی پٹھلے کے اسکول میں سالانہ امتحان ہوا تو جنگل کے تحت اسے دیکھنے کے لیے کئی لوگ جمع ہوئے۔ پہلے نمبر سے کامیاب ہونے والی لڑکی کو جب انعام دیا جانے لگا تو اس نے کہا، ”مجھے انعام نہیں چاہیے۔ مجھے اسکول کے لیے لاہوری چاہیے۔“ وہ لڑکی اپنے گھر پر رات میں دیرینگ پڑھتی رہتی تھی۔ جیوتی راؤ اور ساواتری بائی نے طلبہ و طالبات کو زراعت اور تکنیکی تعلیم دینے کا انتظام کیا تھا۔

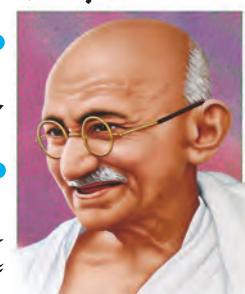


- راشٹر گیت ”جن گن من، رابندرناٹھ ٹیگور نے لکھا ہے۔ انہوں نے بنگال میں واقع بول پور میں ایک اسکول شروع کیا تھا۔ ہرے بھرے درخت، رنگ برلنگے پھول، چچھاتے ہوئے پرندے، نیلا آسمان ایسے ماحول میں یہ اسکول ہوا کرتا تھا۔ اس اسکول کا نام ’شانتی ٹکنیک‘ تھا۔ پھول کو وہ اسکول بہت پسند تھا۔ وہاں کا پُرسکون ماحول، نہ شور شراب نہ کوئی ہنگامہ، موڑوں کی آوازیں نہ تانگوں کی کھڑکھڑا ہہٹ۔ درختوں کے سایہ میں یہ اسکول ہوا کرتا تھا۔ اس اسکول میں ناج—گاناسکھایا جاتا۔ دستکاری اور پیشہ و رانہ کاری گری کی بھی تعلیم رابندرناٹھ ٹیگور دی جاتی تھی۔ طلباء پہنچنے پر ڈرامے تیار کرتے، گیت لگاتے، ناچتے اور اسی کے ساتھ نئے مضامین بھی سیکھتے۔ اس اسکول میں دیگر ملکوں سے بھی بچے تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔ ٹیگور کو ۱۹۱۳ء میں نوبل انعام ملا۔ اس انعام کی رقم انہوں نے اپنے اسکول کو دے دی۔
- تعلیم سے متعلق مہاتما گاندھی کے خیالات بہت اہم ہیں۔ انہوں نے محنت اور ذاتی تجربات کے ذریعہ علم حاصل کرنے پر زور دیا تھا۔



مولانا آزاد

- مولانا ابوالکلام آزاد، آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم تھے۔ انہوں نے ’یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن‘ اور ’سینڈری ایجوکیشن کمیشن‘ کا تقرر کیا۔ ’یونیورسٹی گرانٹ کمیشن‘ کے قیام میں بھی ان کا بہت اہم رول تھا۔ نصاب میں سائنس اور تکنیکی علوم کو شامل کرنے کے وہ زبردست حامی تھے۔ ہر سال ان کے یوم پیدائش ۱۱ نومبر کے موقع پر سارے ملک میں ’قومی یوم تعلیم‘ منایا جاتا ہے۔

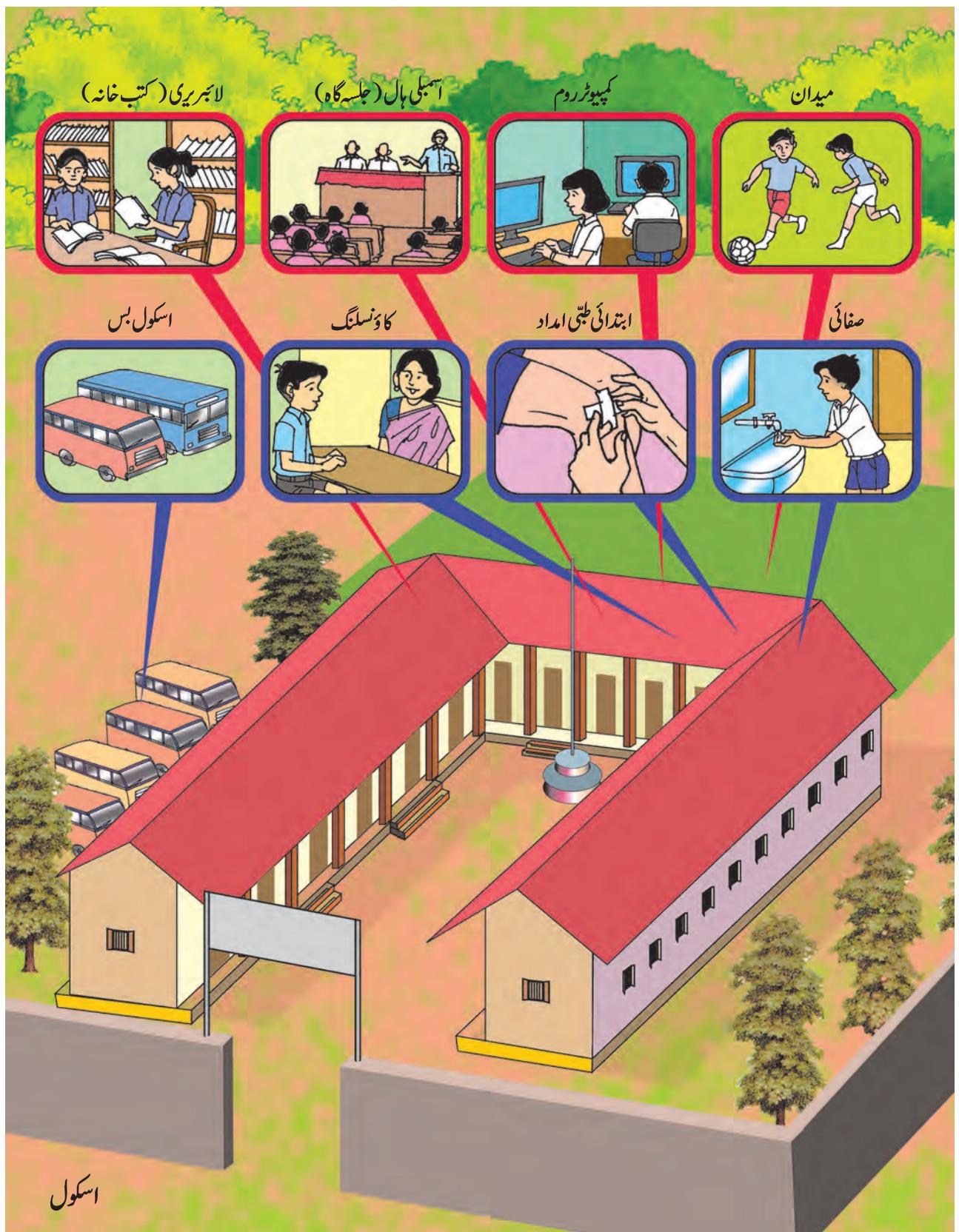


بتاؤ تو بھلا!

- اسکول کے میدان پر کون سے کھیل کھیلے جاتے ہیں؟
- اسکول کو کس طرح صاف سترہ کھا جاتا ہے؟
- اس میں آپ کیا مدد کرتے ہیں؟
- تم اسکول کی کون کون سی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہو؟
- تم اسکول کس طرح آتے ہو؟

اسکول میں ہم نئی نئی باتیں سیکھتے ہیں، نظمیں اور گیت گاتے ہیں، تصویریں بناتے ہیں۔ اسکول میں ہمیں کھوکھو، کبڑی، لیزم جیسے کھیل کھینے کا بھی موقع ملتا ہے۔ ہمیں روزانہ اسکول جانا چاہیے۔ وقت پر اسکول جانے سے ہم وقت کی پابندی کے عادی بن جائیں گے۔

ہم اسکول میں یہ بھی سمجھتے ہیں کہ صفائی کا خیال کس طرح رکھا جائے۔ اسکوں ہی میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ عوامی مقامات پر صفائی کس قدر اہم ہے۔ ذاتی اور عمومی صفائی سے ہماری صحت اچھی رہتی ہے۔



اسے ہمیشہ ہن میں رکھیں!



بعض اسکولوں میں ہر جماعت کے دو یا تین طلباء، اسکول ختم ہونے کے بعد باری باری سے اپنی جماعت کی صفائی کرتے ہیں۔ اس سے ان میں خود محنت کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ اسکول اور اپنی جماعت سے اپنا نیت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ کیا تمہارے اسکول میں اس قسم کا انتظام ہے؟ نہ ہو تو جماعت کی صفائی کے لیے مہینہ بھر کا ٹائم ٹیبل تیار کرو۔ اس میں تمام طلباء کو شامل کرو۔ سب سے زیادہ صاف سترہی جماعت کو رو لگ ٹرانی یا تو صیفی سندوی جا سکتی ہے۔



پانی کی ٹنکی کے پاس بھیڑ

ہم سب کو اسکول پسند ہے۔ اسکول میں لائبریری، کھیل کا میدان، کمپیوٹر روم وغیرہ سہولتوں ہوتی ہیں۔ ہم ان کا استعمال کرتے ہیں۔ ان سہولتوں کا فائدہ سب کو پہنچنا چاہیے۔ انھیں استعمال کرتے ہوئے ہم سب اصولوں کی پابندی کریں۔ ان سہولتوں کے استعمال کے لیے قطار میں کھڑے رہیں۔ لائبریری کی کتابیں وقت پرواپس کریں۔ کتابوں کے صفحات نہ پھاڑیں نہ انھیں خراب کریں۔ جماعت کے بیٹھ اور دیواریں صاف سترہی رکھیں۔ کھیل ختم ہوتے ہی کھیل کا سامان اس کی جگہ پر رکھیں۔



کچھ بچوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ استاد بیٹھ بچاؤ کرتے ہوئے۔

بتاؤ تو بھلا!

- پانی کی ٹنکی کے قریب بھیڑ اور ہنگامہ کیوں ہے؟
- اسکول میں موجود سہولتوں کا استعمال کرتے ہوئے کن اصولوں پر عمل کرنا چاہیے؟
- اسکول کے نظم و ضبط پر ہم اور کہاں عمل کر سکتے ہیں؟

بتاؤ تو بھلا!

- دوست آپس میں کیوں لڑتے ہیں؟
- اس لڑائی کو ختم کرنے کے لیے تم کیا کرو گے؟
- جس کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے، صلح ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ تم کس طرح کا برتاؤ کرو گے؟
- لڑائی ختم کرنے کے لیے کیا تم اپنے استاد کی مدد لوگے؟

اپنے دوست یا ہمیں کے ساتھ لڑائی ہو سکتی ہے۔ اس معاہلے کو سمجھداری اور چین و امن کے ساتھ سلبھانا چاہیے۔ تکرار میں سب کو اپنی بات کہنے کا موقع منا چاہیے۔ لڑائی میں کسی کو بھی جسمانی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔ معاملہ نہ سلجھتا ہو تو استاد کی مدد حاصل کریں۔ آپسی لڑائی کو امن و سکون کے ساتھ نہیں کی عادت اچھی ہوتی ہے۔ اس عادت کے سبب اجتماعی زندگی کے مسئلے سمجھداری کے ساتھ حل کیے جاسکتے ہیں۔ اجتماعی زندگی کے مسائل اگر پر امن طریقے سے سلبھائے جائیں تو ہماری بہت سی پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں۔



بتاؤ تو بھلا!



کیا تمہارے اطراف ایسے بچے ہیں جو اسکول نہیں جاتے؟ وہ اسکول کیوں نہیں جاتے؟

ہر لڑکے لڑکی کو اسکول جانے کا موقع ملنا چاہیے۔ اسکول سب کے لیے ہوتے ہیں۔ اسکول کی وجہ سے ہمیں سب کے ساتھ مل جل کر رہنے کی عادت پڑتی ہے۔ طرح طرح کے لوگوں سے ہماری پہچان بڑھتی ہے۔ اسکول میں ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم سماج کا ایک حصہ ہیں۔



کیا تمہیں معلوم ہے؟

۱۲ برس سے کم عمر کے لڑکے لڑکیوں سے کارخانوں، کانوں یا دوسری خطرناک جگہوں پر کام لینے پر پابندی ہے۔ سال ۲۰۰۶ء کے استھصال کی مخالفت کے حق کی توسعی کرتے ہوئے ’بچہ مزدوری‘ قانون کی رو سے جرم قرار دیا گیا ہے۔



ہم نے کیا سیکھا؟

ذاتی اور عمومی صفائی سے ہماری صحت اچھی رہتی ہے۔ *

ہم سب کو اسکول پسند ہیں۔ *

اجتماعی زندگی میں ہمیں اپنے مسائل اور تکرار کو پر امن طریقے سے سلبھانا چاہیے۔ *

ہر لڑکے لڑکی کو اسکول جانے کا موقع ملنا چاہیے۔ *



۱۔ نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو:

- (۱) اسکول میں کون سے کھیل کھلنے کا موقع ملتا ہے؟
- (۲) اسکول میں کون سی سہولتیں ہوتی ہیں؟
- (۳) لڑائی کا معاملہ کس طرح سنجھانا چاہیے؟

۲۔ خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- (۱) وقت پر اسکول جانے سے ہم کے عادی بن جائیں گے۔
- (۲) لائبریری کی وقت پر واپس کریں۔
- (۳) ہڑکے لڑکی کو اسکول جانے کا ملنا چاہیے۔

۳۔ صحیح جملوں کے سامنے ✓ اور غلط جملوں کے سامنے ✗ نشان لگاؤ:

- (۱) کتابوں کے صفحات نہ پھاڑیں۔
- (۲) کھیل ختم ہوتے ہی کھیل کا سامان اس کی جگہ پر نہ رکھیں۔
- (۳) اسکول سب کے لیے ہوتے ہیں۔

سرگرمی

- (۱) اسکول میں پینے کے پانی کی پرانی اور نئی سہولتوں کے تعلق سے اپنی جماعت میں بات چیت کرو۔
- (۲) اپنا اسکول مثالی اسکول ہو اس مقصد کے لیے تم اجتماعی طور پر کیا کوششیں کرو گے؟ اس موضوع پر ایک چھوٹا سا عملی منصوبہ بناؤ۔
- (۳) فرض کرو تمھیں کسی اور اسکول میں جانے کا موقع ملے۔ اپنے اسکول اور اس اسکول کا موازنہ کرو۔
- (۴) اپنے اسکول کے پروگراموں میں تہذیت کے طور پر پھولوں کے گلدستے کی بجائے پودے کا گمراحتی میں دو۔ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دو۔
- (۵) اپنے اطراف کے کسی دوسرے اسکول کے استاد سے ملاقات کر کے وہاں ہونے والی سرگرمیوں کا اندر راج کرو۔
- (۶) اسکول سے متعلق نظمیں اور گیت جمع کرو۔

مثلاً کتنا پیارا ہے مدرسہ ہمارا



۲۰۔ ہماری اجتماعی زندگی

بتاب تو بھلا!



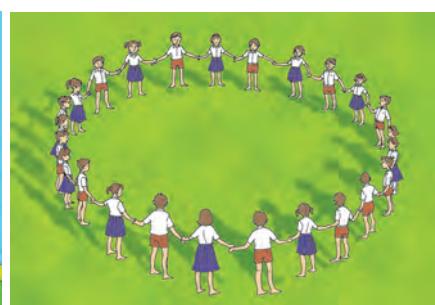
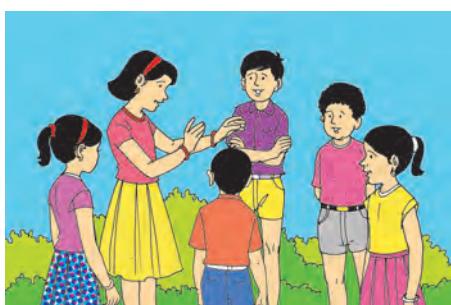
اوپر دی ہوئی تصوپروں میں تمھیں کیا فرق محسوس ہو رہا ہے؟

تمھیں کس کا ساتھ پسند ہے؟

یہ تم کیسے طے کرتے ہو کہ کون سا کھیل کھیلنا ہے؟

-
-
-

ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنا پسند ہے۔ گھر میں ہم امی اور الو کے ساتھ رہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ ہمارے پڑوئی بھی رہتے ہیں۔ دوستوں، سہیلیوں سے ملے بغیر رہانیں جانتا۔ اتنا ہی نہیں، گھر کا پالتو جانور بھی نظر نہ آئے تو ہم اُداس ہو جاتے ہیں۔ انسانوں کو گروہ میں رہنا پسند ہے۔ اپنے خاندان میں، پڑو سیلوں اور پاس پڑوں کے لوگوں کے ساتھ رہنے ہی کو اجتماعی زندگی کہتے ہیں۔



لڑکے لڑکیوں کے گروہ میں بولنے والی لڑکی

لڑکے لڑکیاں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑی ہیں

ساٹنیکل سے گرے ہوئے لڑکے کی مدد کرتے ہوئے

ایک دوسرے پر منحصر اجتماعی زندگی

ہم سبھی کو اجتماعی زندگی کی ضرورت ہے۔ ہمارے آس پاس دوست سہیلیاں اور دیگر لوگ نہ ہوں گے تو ہم کس سے بات کریں گے؟ اپنی خوشی اور دکھ درد کس کے ساتھ بانٹیں گے؟

ہمیں اجتماعی زندگی میں سب کا ساتھ ملتا ہے۔ لوگوں کی صحبت سے تحفظ کا احساس ہوتا ہے۔ ہم ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد یعنی آپسی تعاون۔ اجتماعی طور پر رہنے کی وجہ سے ہمیں دوسروں کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ آپسی تعاون اجتماعی زندگی کا سب سے بڑا فائدہ ہے۔ اس قسم کے تعاون کے لیے اصولوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



کچھے کے ڈھیر پڑے رہیں تو

دواخانہ نہ ہو تو.....

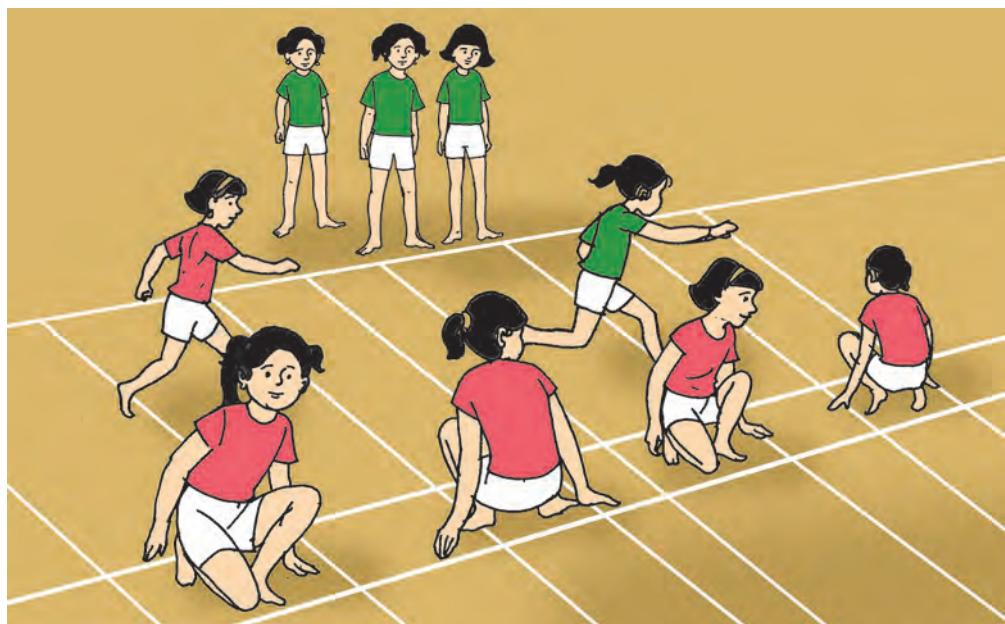
اسکول نہ ہو تو.....

اگر کسان نہ ہو تو.....

اپنی روزمرہ ضرورتیں اجتماعی زندگی کی وجہ سے پوری ہوتی ہیں۔ تعلیم، صحت سے متعلق سہولتیں اجتماعی طور پر مہیا کی جاسکتی ہیں۔ ضرورتیں پوری کرنے کے لیے چیزیں بنانی پڑتی ہیں۔ اسے ہم چیزوں کی پیداوار کہتے ہیں اور ان چیزوں کو ہم تک پہنچانے کا عمل خدمت کہلاتا ہے۔ ضروریات کی تکمیل کے لیے پیداوار اور خدمات دونوں ضروری ہیں۔ یہ لوگوں کے تعاون سے حاصل ہوتا ہے۔ کوئی ایک شخص تمام چیزیں پیدا نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہر قسم کی خدمات مہیا کر سکتا ہے۔ اپنی اجتماعی زندگی ایک دوسرے پر منحصر ہوتی ہے۔

اجتماعی زندگی کے اصول

اجتماعی زندگی بہتر طور پر گزارنے کے لیے اصولوں کی ضرورت ہے۔ ہمارے آپسی معاملات صحیح طور پر انجام پائیں اس کے لیے چند پابندیاں بھی ضروری ہیں۔ یہ پابندیاں اصول کہلاتی ہیں۔ اصولوں کی وجہ سے اپنی اجتماعی زندگی نظم و ضبط کی پابندیتی ہے۔



کھو کھو کیا تیار کیاں



- کھیلوں کے لیے اصول کیوں ہوتے ہیں؟
- اصولوں کے مطابق کھلینے کے کیا فائدے ہیں؟
- گروہی کھیلوں میں سب سے زیادہ اہم کیا ہے؟

کوئی بھی کھیل کھلینے سے پہلے اس کے اصولوں کو سمجھ لینا ضروری ہے۔ کھیل کے اصول بھی کے لیے یکساں ہوا کرتے ہیں۔ سب ہی کھلاڑیوں کو اصولوں کی پابندی کرنا لازمی ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اچھی طرح کھیل پاتے ہیں۔ اسی طرح اپنی اجتماعی زندگی کو بہتر طور پر گزارنے کے لیے اصولوں کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

اپنی زندگی میں کھیلوں کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کھیلوں کے سب باہمی تعاون اور اتحاد کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ کھیل میں ہارجیت سے زیادہ شرکت، لگن اور جوش کو اہمیت ہوتی ہے۔ کھیل ہمیں صحت مندر ہنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ نیچے دیے ہوئے بیانات میں سے اجتماعی زندگی کے اہم اصول تلاش کرو۔ ان کے سامنے دیے ہوئے چوکون میں صحیح اصول کے لیے چرشنان بناؤ۔

قطار توڑ کر بس میں چڑھیں۔

سفید دھاریوں (زیرا کراسنگ) پر سے راستہ پار کریں۔

زمی ہونے پر فوراً ابتدائی طبی مرکز جائیں۔

ٹکتے ہوئے ٹل کے بارے میں گرام پنچایت یا مقامی حکومت کے ذمہ داروں کو اطلاع دیں۔

ٹکٹ لیے بغیر سفر نہ کریں۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

”ایک دوسرے کی مدد کریں،
سب اختیار کریں اچھا راستہ۔“
— سنت نکارام

کیا کریں گے بھلا؟

اصولوں کو اپنانے سے لڑائی جھگڑے کم ہوتے ہیں۔ بھیج بھاؤ میں کمی ہوتی ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟

ہم نے کیا سیکھا؟

انسانوں کو گروہ میں رہنا پسند ہے۔

آپسی تعاون اجتماعی زندگی کا سب سے بڑا فائدہ ہے۔

اپنی روزمرہ کی ضرورتیں اجتماعی زندگی کی وجہ سے پوری ہوتی ہیں۔

اجتماعی زندگی بہتر بنانے کے لیے اصولوں کی ضرورت ہے۔

کھیلوں کے سب باہمی تعاون اور اتحاد کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ کھیل ہمیں صحت مندر ہنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مشق



۱۔ دیے ہوئے سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو:

- (۱) گھر میں تم کس کے ساتھ رہتے ہو؟
- (۲) ہم اپنے آپ کو کب محفوظ محسوس کرتے ہیں؟
- (۳) ہمیں اصولوں کی پابندی کیوں کرنا چاہیے؟

۲۔ خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- (۱) انسانوں کو رہنا پسند ہے۔
- (۲) ہمیں اجتماعی زندگی میں ملتا ہے۔
- (۳) اپنی اجتماعی زندگی پر منحصر ہوتی ہے۔

۳۔ مناسب جوڑیاں لگاؤ:

گروہ ب

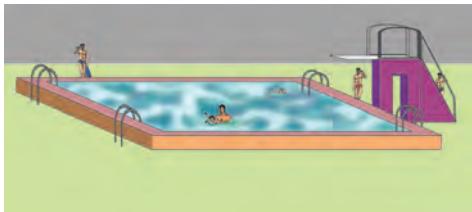
- | | | | |
|-------|-------------------|-----|---|
| (الف) | اصول ضروری ہیں۔ | (۱) | اکی دوسرے کی مدد کرنا |
| (ب) | یعنی باہمی تعاون۔ | (۲) | اجتماعی زندگی بہتر طور پر گزارنے کے لیے |
| (ج) | اصول کھلائتے ہیں۔ | (۳) | کھلیل کے اصول سب کے لیے |
| | یکساں ہوتے ہیں۔ | (۴) | |

گروہ 'الف'

- (۱) کرکٹ کے اصولوں کی فہرست بناؤ۔
- (۲) راستے کے اصولوں کی فہرست تیار کرو۔
- (۳) اسکول میں تمہیں چند اصولوں کی پابندی کرنا پڑتی ہے۔ اسی طرح گھر میں تم کن اصولوں کی پابندی کرتے ہو۔
اس کے بارے میں پانچ جملے لکھو۔



۲۱۔ اجتماعی زندگی کے لیے عام انتظامات



عوامی انتظامات اور سہولتیں

بتابا تو بھلا!



- اوپر دی ہوئی تصوپروں کی مدد سے عام انتظامات اور سہولتوں کی فہرست بناؤ۔ ان سہولتوں سے ہمیں کون سے فائدے حاصل ہوتے ہیں؟
- یہ سہولتیں نہ ہوں تو کون سی مشکلات پیدا ہوں گی؟
- اپنا خاندان ہی اپنا گھر ہوتا ہے۔ گھر سے باہر ہماری زندگی عوامی ہو جاتی ہے۔ عوامی زندگی میں مختلف سہولتوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ عوامی سہولتیں یعنی ہم سب کے لیے کیے جانے والے انتظامات۔ سواریاں، اسکول، دو اخانے جیسی کئی سہولتیں ہیں جو ہم عوامی زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔ عوامی خدمات اور سہولتیں سب کے لیے یکساں طور پر مہیا ہوتی ہیں۔ ہمیں ان کا استعمال ذمہ داری کے ساتھ کرنا چاہیے۔

مقامی حکومت اور گاؤں میں سہولتیں

ہم گاؤں یا شہر میں رہتے ہیں۔ گاؤں کی آبادی کم ہوتی ہے۔ شہر کی آبادی زیادہ ہوتی ہے۔ شہر میں کارخانے ہوتے ہیں، بازار ہوتے ہیں، جہاں روزگار حاصل کرنے کے موقع زیادہ ہوتے ہیں۔ عوامی سہولتیں شہروں میں بڑے پیمانے پر مہیا ہوتی ہیں۔ گاؤں ہو یا شہر وہاں کا کاروبار وہیں کے ادارے سنبھالتے ہیں۔ انھیں مقامی حکومتی ادارے کہا جاتا ہے۔

گاؤں کے انتظامات گرام پنچایت سنبھالتی ہے۔

شہروں کے انتظامات نگر پالیکا سنبھالتی ہے۔

بڑے شہروں کے لیے مہانگر پالیکا (کار پوریشن) ہوا کرتی ہے۔

ان میں سے کون سی مقامی حکومت تمہارے شہر یا گاؤں میں ہے؟

کیا تمھیں معلوم ہے؟



ہر گاؤں کے لیے ایک گرام پنچایت ہوتی ہے۔ کیم مئی ۱۹۶۰ء کو ریاست مہاراشٹر کا قیام عمل میں آیا۔ اس وقت مہاراشٹر میں ۲۱۶۳۶ گرام پنچایتیں تھیں۔ یہ تعداد ۲۰۱۰ء میں ۲۷۹۹۳ ہو گئی۔ گرام پنچایت کے قیام کے لیے گاؤں کی آبادی ۵۰۰ تک ہونا ضروری ہے۔ ۵۰۰ سے کم آبادی والے دو تین گاؤں کی ایک مشترک گرام پنچایت بنائی جاتی ہے۔

آؤ یہ کہ دیکھیں!



اپنے والد کے ساتھ بینک میں جانے
والی بڑی

مقامی حکومت تمہارے علاقے
میں جو سہولتیں مہیا کرتی ہے ان کی
فہرست بناؤ۔



اعلیٰ بُنیاد کا جائزہ لیتی ہوئی بڑی



دودھ ڈیری



امداد بھی ادارہ - کپڑا میل



بتاؤ تو بھلا!

دی ہوئی تصویروں میں گاؤں میں پائی جانے والی سہولتیں نظر آتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور کون سی سہولتیں ملتی ہیں؟ عوامی خدمات اور سہولتیں ہمیں ہمارے ذریعے ادا کیے گئے ہیں۔ ہمیں احتیاط کے ساتھ ان کا استعمال کرنا چاہیے۔ کبھی کبھی عوامی سہولتوں پر بوجھ بڑھ جاتا ہے لیکن ہم مل جل کر یہ مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔ پانی کی فراہمی اور عوامی صفائی کی خدمات مقامی حکومت کے ذریعے مہیا کی جاتی ہیں۔ لیکن ہمیں اس سے زیادہ سہولتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے گاؤں میں تم نے بینک دیکھا ہوگا۔ اپنے والدین خرچ کے بعد بچنے والی رقم بینک میں رکھتے ہیں۔ بینک میں اپنا پیسہ محفوظ رہتا ہے۔ روپیوں کی بچت ہوتی ہے۔ ضرورت کے وقت اسے بینک سے نکالا جاسکتا ہے۔ ضرورت مندوگوں کو بینک قرض بھی دیتی ہے۔

رشتے داروں اور دوستوں سے رابطہ قائم کرنے کے لیے ڈاک کی خدمات استعمال کی جاتی ہیں۔ ہم دنیا بھر میں کسی بھی جگہ خط بھیج سکتے ہیں۔

لوگ کسی علاقے میں جمع ہو کر یہ معلوم کرتے ہیں کہ مقامی ضرورتیں کیا ہیں؟ اس کے مطابق یہ طے کرتے ہیں کہ آپسی تعاون سے کون سے کاروبار یا صنعتیں قائم کی جائیں۔ ان صنعتوں یا کاروبار کو قائم کرنے کے لیے اپنے پاس موجود روپیہ اکٹھا کرتے ہیں۔ ان صنعتوں یا کاروبار سے حاصل ہونے والا منافع آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ لوگوں کے باہمی تعاون سے قائم کیے گئے یہ ادارے اُمداد باہمی ادارے کہلاتے ہیں۔

کیا کریں گے بھلا؟



تل کی ٹوٹی نہ ہو تو پانی ضائع ہوتا ہے۔

تعلقات اکولے میں واقع بہیرٹ واٹری کے ایک اسکول کی بچوں کی انجمن نے عملی کام کیا۔ جماعت میں پانی کی بچت اس موضوع پر مباحثہ ہوا۔ کچھ بچوں نے یہ مسئلہ پیش کیا کہ گاؤں کے نلوں میں ٹوٹیاں نہ ہونے کی وجہ سے پانی ضائع ہوتا ہے۔ طلبہ نے یہ معلوم کیا کہ نلوں میں ٹوٹیاں لگانے کا کام کس کا ہے؟ پھر بچوں کی انجمن نے گرام پنچایت کے سامنے دھرنادیا اور ایک خط لکھ کر گرام پنچایت سے درخواست کی کہ گاؤں میں نلوں کو درست کیا جائے۔ کچھ دنوں بعد یاد دہانی کے لیے بھی خط لکھا اور اس طرح بچوں نے اپنی کوششوں سے گاؤں کے نل درست کروائے کے یہ مسئلہ حل کیا۔

- اس قسم کے پانی کے مسائل تم کس طرح حل کرو گے؟

کیا تمھیں معلوم ہے؟



تقریباً چار سو سال پہلے ڈاک کا نظام یونچ دیے ہوئے طریقے سے چلتا تھا۔ گووال کو نڈا میں دو تین میل کے فاصلے پر چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں ہوا کرتی تھیں۔ پہلی جھونپڑی میں ایک ہر کارہ یعنی ڈاک لے جانے والا شخص موجود رہتا تھا۔ پہلا ہر کارہ ڈاک کا تھیلا پہلی جھونپڑی سے لے کر دوسری جھونپڑی میں ڈال دیتا تھا۔ وہاں دوسرا ہر کارہ اسے لے جانے کے لیے تیار رہتا تھا۔ وہ اسے لے کر فوراً اس کے آگے کی جھونپڑی میں ڈال آتا۔

اس طرح ڈاک لے جانے کا کام کیا جاتا تھا۔ یہ انتظام ہی 'ڈاک کا نظام' کہلاتا تھا۔

ہم نے کیا سیکھا؟



- عوامی سہولتیں یعنی ہم سب کے لیے کیے جانے والے انتظامات۔ *
- گاؤں کے انتظامات گرام پنچایت سنگھاتی ہے۔ *
- شہروں کے انتظامات مگر پالیکا سنگھاتی ہے۔ *
- بڑے شہروں کے لیے مہانگر پالیکا (کار پوریشن) ہوا کرتی ہے۔ *
- عوامی خدمات اور سہولتوں کا استعمال احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیے۔ *

بینک میں روپیہ محفوظ رہتا ہے۔ *

ہم دنیا بھر میں کسی بھی جگہ خط بھیج سکتے ہیں۔ *

لوگوں کے تعاون سے قائم کیے گئے ادارے امداد بآہمی ادارے کہلاتے ہیں۔ *

مشق



۱۔ دیے ہوئے سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو:

(۱) عوامی سہولتیں کسے کہتے ہیں؟

(۲) عوامی زندگی میں ہم کن سہولتوں کا استعمال کرتے ہیں؟

(۳) مقامی حکومت کون سی خدمات مہیا کرتی ہے؟

۲۔ خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

(۱) ضرورت مند لوگوں کو قرض بھی دیتی ہے۔

(۲) رشته داروں اور دوستوں سے رابطہ قائم کرنے کے لیے کی خدمات استعمال کی جاتی ہیں۔

(۳) لوگوں کے باہمی تعاون سے قائم کیے گئے ادارے ” ادارے“ کہلاتے ہیں۔

۳۔ دیے ہوئے حروف کی مدد سے لفظ مکمل کرو:

(۱) گاؤں کے انتظامات سنبلاتی ہے۔ ت □ ا □ ن □ ر □

(۲) شہروں کے انتظامات سنبلاتی ہے۔ ن □ ر □ ل □ ک

(۳) بڑے شہروں کے لیے ہوا کرتی ہے۔ □ ه □ پ □ گ □ ک

سرگرمی

سرپرستوں کی مدد سے بینک میں اپنا کاؤنٹ کھولو۔ اپنے جیب خرچ سے بنچے ہوئے روپے بینک میں جمع کرو۔



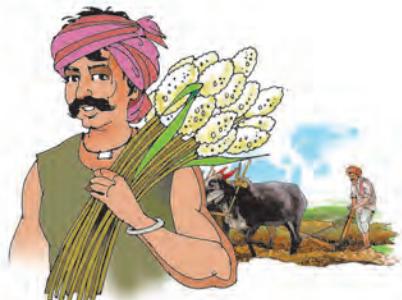
۲۲۔ ہماری ضرورتیں کون پوری کرتا ہے؟



بتابہ تو بھلا!

نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دو:

- ۱۔ تمہارے والد کیا کام کرتے ہیں؟
- ۲۔ تمہارے دادا کیا کام کرتے تھے؟
- ۳۔ بڑے ہو کر تم کیا بننا پسند کرو گے؟



بچو! اپر دی ہوئی تصویریں دیکھو اور سوالوں کے جواب دو:

- ۱۔ ان میں سے کچھ لوگوں کو تم نے واقعی دیکھا ہوگا، ان کے نام بتاؤ۔
- ۲۔ ان میں سے کن لوگوں سے تمہارا واسطہ پڑتا ہے؟
- ۳۔ ان سے تمہاری کون سی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں؟

ہوا، پانی، غذا اور گھر تمام جانداروں کے لیے ضروری ہے۔ یہ انسانوں کی بھی ضروریات ہیں۔ ان کے علاوہ بھی انسانوں کو کئی ضرورتیں پیش آتی ہیں۔ مثلاً تمہیں کپڑے چاہیے، پڑھائی کے لیے استاد کی ضرورت ہے، گھر میں کوئی بیمار ہو جائے تو ڈاکٹر ضروری ہے۔ ہماری الگ الگ ضروریات پوری کرنے کے لیے مختلف لوگ کام کرتے ہیں۔ ان کے کاموں کے سبب ان کی اور دوسرے لوگوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ ان کے کام پیشے کھلاتے ہیں۔

• پیشوں کی قسمیں

پیشوں کی کئی قسمیں ہیں۔ انہیں چاراہم حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

- ۱۔ فطرت پر مخصر پیشے (مثلاً کھیت، ماہی گیری وغیرہ)
- ۲۔ صنعتیں (مثلاً موڑ کار تیار کرنا، برتن بنانا، کپڑے تیار کرنا وغیرہ)
- ۳۔ تجارت (مثلاً دکاندار، بازار وغیرہ)
- ۴۔ خدمات مہیا کرنا (مثلاً بینک، استاد/معلم، ڈاکٹر وغیرہ)

• زراعت کے معاون پیشے

زراعت سے حاصل ہونے والی چیزوں پر دیگر پیشے مخصر ہیں۔ کھیت سے چارا ملتا ہے۔ اس کا استعمال گائے، بھینس اور بکریوں کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس لیے زراعت کے ساتھ ساتھ جانور بھی پالے جاسکتے ہیں۔ ان جانوروں سے ہمیں دودھ، گوشت، چمڑا وغیرہ حاصل ہوتا ہے۔ کھیت میں اناج پیدا ہوتا ہے۔ اس اناج کا استعمال کر کے مرغیاں پالی جاسکتی ہیں۔ کھیتوں میں پیدا ہونے والے بچلوں سے شربت، جیم، جیلی جیسی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ بکری پالنا، مرغی پالنا، مویشی پالنا، بچلوں سے تیار کی جانے والی چیزوں کے پیشے زراعت پر مخصر ہوتے ہیں۔ انھیں زراعت کے معاون پیشے کہا جاتا ہے۔

گاؤں میں کئی پیشے روایتی ہوا کرتے ہیں۔ باپ دادا جو کام کرتے آئے ہیں بعض اوقات بچے بھی اسی کام کو اپنا لیتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں ہم اپنے پسندیدہ پیشے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

زراعت ہمارے ملک میں ایک اہم پیشہ ہے۔ کسان کھیتوں میں کام کرتے ہیں اسی لیے ملک کے سبھی لوگوں کو اناج ملتا ہے۔

- ہماری غذا میں روٹی، چپاتی، چاول، دال، آمٹی، سبزیاں، سلاد وغیرہ چیزیں ہوتی ہیں۔
- یہ تمام چیزیں کھیتوں میں ہونے والی فصلوں سے حاصل ہوتی ہیں۔
- کھیتوں میں جوار، باجرہ، گیہوں، چاول، دالیں، سبزیاں اور ترکاریوں کی فصلیں ہوتی ہیں۔
- اس کے علاوہ اپنی دیگر ضرورتیں بھی کھیتوں سے پوری ہوتی ہیں۔ مثلاً گنے سے شکر بنتی ہے، کپاس سے کپڑے بنتے ہیں جس سے ہم اپنے لباس بناتے ہیں۔
- پھل، پھول اور دوائیوں میں استعمال ہونے والی جڑی بوٹیوں کی بھی کھیتوں میں بڑے پیمانے پر پیداوار ہوتی ہے۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟



بہت پہلے انسان زراعت کرنا نہیں جانتا تھا۔ انسان اناج کی تلاش میں بھکتا پھرتا تھا۔ وہ شکار کر لیتا، پھل اور زمین پر اگنے والی جڑیں کھا کر گزارہ کرتا۔ جب اسے زراعت کرنے کا طریقہ معلوم ہوا تب اسے ایک ہی جگہ اناج ملنے لگا۔ اناج کے لیے بھکتے پھرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ وقت کی بھی بچت ہو گئی۔ اسی سے نئی ایجادات ہوئیں اور کئی صنعتیں وجود میں آئیں۔

صنعتوں میں کچا مال لیا جاتا ہے اور اس پر عمل کر کے نیا مال تیار کیا جاتا ہے۔ کھار منکے بناتا ہے، یہ بھی ایک قسم کی صنعت ہے۔

مٹکا بناتے وقت کھار کیا کرتا ہے کیا تم نے دیکھا ہے؟ یہاں دی ہوئی تصوپریں دیکھو۔



اس میں پانی ملا کر گارا بنتا ہے۔ اسے مٹی کو گوندھنا کہتے ہیں۔



منکے اچھے بنیں اس لیے مٹی میں کچھ اور چیزیں ملاتا ہے۔



کھار پہلے اچھی مٹی حاصل کرتا ہے



گوندھی ہوئی مٹی چاک پر گھما کر اس سے مٹکا تیار کرتا ہے۔



کچا مٹکا پکا کر مضبوط کرتا ہے۔



تیار مٹکا

مٹکا بنانے کے پیشے میں کچا مال ہے مٹی اور پکا مال ہے مٹکا۔ کچے مال مٹی سے پکا مال مٹکا تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی تیاری کے لیے جو عمل کیا جاتا ہے وہی صنعت ہے۔

جس طرح کھار نے مٹکا بنایا اسی طرح لکڑی، بانس، پھول وغیرہ سے کئی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ جو چیزیں چھوٹے پیمانے پر گھروں میں تیار کی جاتی ہیں انھیں دستی صنعتیں یا چھوٹی صنعتیں کہا جاتا ہے۔

کچھ کارخانے بڑے ہوتے ہیں۔ وہاں کئی لوگ مشینوں کی مدد سے کام کرتے ہیں۔ تمہارے اسکول کی بس، سائیکل، پیاض، کتابوں کا کاغذ جیسی چیزیں کارخانے میں تیار ہوتی ہیں۔ تمہارے ضلع میں بھی اس قسم کی صنعتیں ہیں۔ یہاں دیا ہوا ضلع کا نقشہ دیکھ کر عملی کام پورا کرو۔



- ۱۔ نقشے میں مشینی کر گھے کی صنعت جس مقام پر واقع ہے اس مقام کے نام کے گرد چوکون بناؤ۔
- ۲۔ اپنے تعلقے میں کئی صنعتیں ہیں۔ تم جن صنعتوں کے بارے میں جانتے ہو ان کے نام نقشے کے اشاریہ میں دیے ہوئے نشان کے سامنے لکھو۔
- ۳۔ اشاریہ میں دیے ہوئے نشانوں کا استعمال کر کے اپنے تعلقے میں مختلف صنعتیں دکھاؤ۔
- ۴۔ نقشے میں دیاسلامی کی صنعت کے نشان میں رنگ بھرو۔ اس مقام کے نام کے گرد چوکون بناؤ۔

اساتذہ کے لیے

- اس سرگرمی کو کرتے وقت طلبہ کی حسب ضرورت رہنمائی کریں۔ خاص طور پر سوال نمبر ۲ اور ۳ کے لیے۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟



کچامال، صنعتیں اور پکامال اس سلسلے کو دی گئی جدول کی مدد سے سمجھو۔

پکامال	← صنعتوں کے نام ←	کچامال
شکر	شکر کی صنعت	گنا
شرٹ، جنس، فرائ	کپڑوں کی پیداوار	کپڑا
ٹوکریاں	ٹوکریاں بنانا	بانس
بسكٹ، بریڈ، کھاری	بیکری کی صنعت	میڈہ

آؤ دماغ پر زور دیں!



تصوپروں میں دی ہوئی چیزیں تم نے استعمال کی ہوں گی یا دیکھی ہوں گی۔ ان چیزوں کے نام تصوپروں کے نیچے دیے ہوئے چوکون میں لکھو۔

















تصویر میں دی ہوئی کون سی چیزیں کھتوں میں تیار ہوتی ہیں؟

کون سی چیزیں گھروں میں تیار کی جاسکتی ہیں؟

کون سی چیزیں کارخانوں میں تیار کی جاتی ہیں؟



کیا تمھیں معلوم ہے؟

بعض گاؤں، تعلقوں اور شہروں میں خاص صنعتیں بڑے پیمانے پر جاری ہیں۔ یہ صنعتیں یا کاروبار مخصوص کارگروں یا پیداوار (مال) کی خوبیوں کی وجہ سے مشہور ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سولہاپور کی چادریں، کوٹھاپور کی چپلیں، پیٹھن کی سائزیاں وغیرہ۔ اپنے علاقے میں اس قسم کی صنعتیں یا کاروبار تلاش کرو۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



انسانوں نے کئی پیشے اپنائے لیکن ان پیشوں کے لیے ضروری سامان اسے قدرت ہی کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ قدرت تمام جانداروں کی ضروریات پوری کرتی ہے۔ قدرت کا احترام کرو۔

ہم نے کیا سیکھا؟



- انسان کی ضروریات کے سبب صنعتیں اور پیشے وجود میں آئے۔ *
- صنعتوں اور پیشوں کی فوائد۔ *
- زراعت کی اہمیت۔ *
- صنعت یعنی کیا؟ *
- صلع کی صنعتوں کے بارے میں معلومات۔ *

اساتذہ کے لیے

- مقامی کارگروں سے طلبہ کی ملاقات کروانے میں مدد کریں۔
- ہماری اور تمام جانداروں کی ضرورتیں قدرت ہی پوری کرتی ہے، اس لیے طلبہ کے دلوں میں قدرت کے احترام کا جذبہ پروان چڑھانے کی کوشش کریں۔

مشق



۱۔ مختصر جواب لکھو:

- (۱) ہمارے ملک میں اگر زراعت نہ کی گئی تو کیا ہوگا؟
- (۲) تمہارے علاقے میں لوگ کن کن پیشوں سے تعلق رکھتے ہیں، لکھو۔
- (۳) صنعتوں کی تین مثالیں دو۔

۲۔ سلسلہ مکمل کرو:

- | | | | | | |
|-----------|---|--------------|---|-------|-----|
| کپڑا | ← | | ← | کپاس | (۱) |
| جیم، جیلی | ← | پھل کی صنعت | ← | | (۲) |
| | ← | موٹر کی صنعت | ← | لوہا | (۳) |

سرگرمی



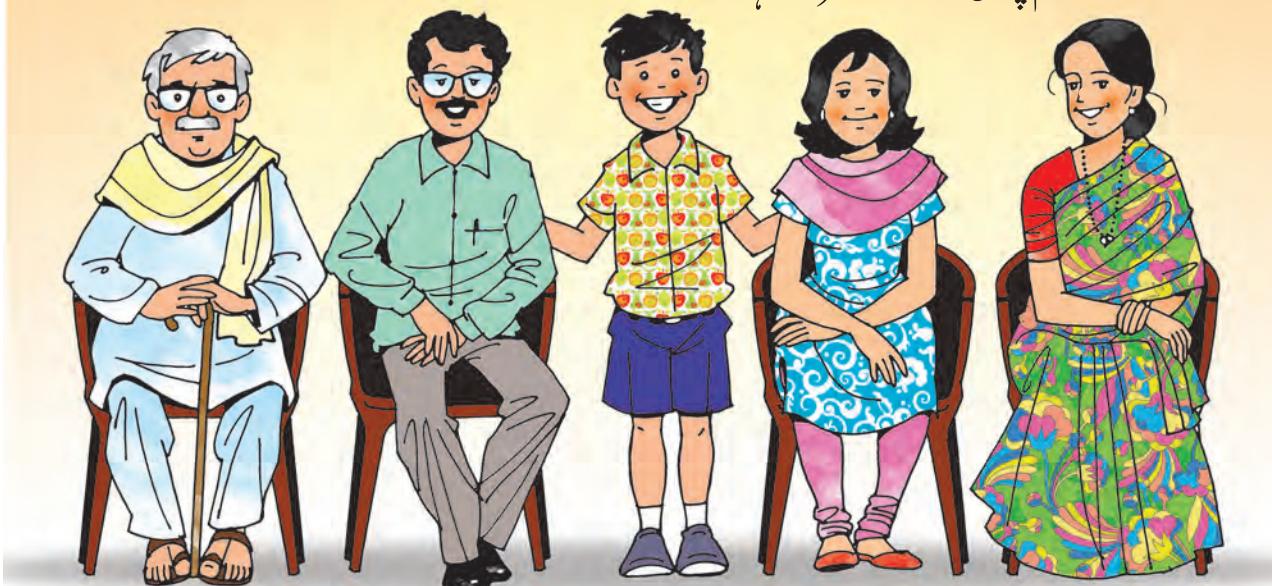
ہفتہواری بازار، مال، کپڑوں کی دکان پر جا کر ان پیشوں کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔

۲۳۔ عمر جیسے جیسے بڑھتی ہے

بتاب تو بھلا!



- اس تصوپر میں لڑکے کی والدہ نے کیا پہنا ہے؟
- بہن نے کیا پہنا ہے؟
- دادا نے کون سے رنگ کا شرت پہن رکھا ہے؟
- والد کے جسم پر کون سے رنگ کا شرت ہے؟



- والدہ کون سی ہے اور بہن کون سی یہم نے کیسے پہچانا؟
- دادا کون سے ہیں اور والد کون سے، یہم نے کیسے پہچانا؟

بتاب تو بھلا!



اپنے بڑوں سے ذیل کی معلومات حاصل کرو۔

نئے بچوں کی گردان کب پیدھتی ہے؟

چھوٹے بچوں کے دانت کتنے مہینے سے نکنا شروع ہوتے ہیں؟

چھوٹے بچے کب پلٹنا (کروٹ لینا) شروع کرتے ہیں؟

نئے بچوں کو چاول کیوں نہیں کھلانے جاتے؟

نئے بچوں کو گود میں کیوں لینا پڑتا ہے؟



گھر میں بچے کی پیدائش سے خوشی کا ماحول بن جاتا ہے۔ ماں اپنی متتا کے تحت اس نئھے بچے کا بہت خیال رکھتی ہے۔ بچے کو زانہ نہلاتی ہے۔ بھوک لگنے پر دودھ پلاتی ہے۔ لوریاں گا کر سلاتی ہے۔ بچہ آہستہ آہستہ نشوونما پاتا ہے۔ اس کی اوپنچائی اور وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔



بچہ تھوڑا بڑا ہونے پر رینگنے لگتا ہے۔ ایک ایک کر کے اس کو دانت نکلنے شروع ہوتے ہیں۔ وہ کھڑا ہونا سیکھتا ہے، اس کے بعد وہ قدم اٹھانا شروع کرتا ہے۔ اس طرح پروان چڑھتے چڑھتے اس کے قد اور وزن میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

بچہ پہلے ماں کو پہچانا سیکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ گھر کے دوسرے لوگوں کو پہچانے لگتا ہے۔ دودھ کے ساتھ ساتھ دیگر غذا بھی کھانے لگتا ہے۔ ماں بچے کو دودھ اور چاؤل کھانا شروع کرتی ہے۔ آہستہ آہستہ وہ بولنا سیکھتا ہے۔ لڑکا ہو یا لڑکی، نشوونما کے زمانے میں قدرت دونوں میں کوئی فرق نہیں کرتی۔ اور بڑا ہونے پر وہ بچہ نہیں رہتا۔ چھوٹے بچے سے بڑا لڑکا بن جاتا ہے۔ چھوٹی بچی سے بڑی لڑکی بنتی ہے۔



چھٹے سال میں بچے اسکول جانے لگتے ہیں۔ عمر کے اٹھار ہو یہ سال تک لڑکے لڑکی کا قد بڑھتا جاتا ہے۔

عام طور پر عمر کے چالیسویں سال تک صحت اچھی رہتی ہے۔ قد نہ بھی بڑھے تو وزن بڑھتا جاتا ہے۔ اچھی عادتوں اور اچھی خواراک کی وجہ سے صحت بہتر رہنے میں مدد ملتی ہے۔

پابندی سے ورزش کرنے پر اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ چالیس سال کے بعد بھی عمر کے ساتھ جسم میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ آہستہ آہستہ آنکھوں کو صاف نظر نہیں آتا۔ بال سفید ہونے لگتے ہیں۔

بڑھاپے میں جسمانی طاقت کم ہونے لگتی ہے۔ کانوں سے ٹھیک طرح سنائی نہیں دیتا۔ یادداشت کمزور ہوجاتی ہے۔ دانت گرنے لگتے ہیں۔ نیند کم ہوجاتی ہے اور مختلف قسم کی بیماریاں ہونے لگتی ہیں۔ ایک دن موت آجائی ہے۔



کیا تمہیں معلوم ہے؟



- بچہ بڑا ہونے پر اسے بیماریاں ہو سکتی ہیں۔ بیماریاں نہ ہوں اس لیے ٹیکے دیے جاتے ہیں۔
- بچے کی عمر کے لحاظ سے کون سا ٹیکہ کب دینا ہے یہ مقرر ہوتا ہے۔ اس لیے ہر بچے کو ٹیکہ دینا ضروری ہے۔

!



بتاؤ تو بھلا!

آم کے ایک ہی درخت کی یہ تین تصویریں ہیں۔

سب سے پہلے کی تصویر کون سی ہے؟ سب سے آخر کی تصویر کون سی ہے؟
درمیانی عرصے کی تصویر کون سی ہے؟ یہم نے کس طرح پہچانا؟



• نباتات کی نشوونما

زمانے کے ساتھ جس طرح انسان میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اسی طرح نباتات میں بھی ہوتا ہے۔ بچ کی اُنچ ہوتے ہی نیا پودا جنم لیتا ہے۔ اس کی نشوونما کے لیے اس کی جڑ میں میں بڑھنا ضروری ہے۔ تبھی پودے کو قوت حاصل ہوتی ہے۔

مٹی سے پانی اور کچھ غذائی مادے پودے کو ملتے ہیں۔ پتوں میں غذا تیار ہونے لگتی ہے۔ پودا بڑھنے لگتا ہے۔ اس میں نئے نئے پتے آتے ہیں۔ پودے کی اوپرائی بجھی بڑھنے لگتی ہے۔

مناسب نشوونما کے بعد نباتات میں پھول آنے لگتے ہیں۔ پھول سے پھل تیار ہوتے ہیں۔ ان پھلوں میں بچ ہوتے ہیں۔ ان سے اسی قسم کے اور پودے تیار ہوتے ہیں۔





درختوں کو مسلسل دھوپ، ہوا اور پانی میں رہنا پڑتا ہے۔
کبھی کبھی اس کے تنے میں کیڑے لگ جاتے ہیں۔ اس لیے
درخت کمزور ہو جاتا ہے۔ آخر میں تنہ ٹوٹ جاتا ہے۔ درخت گر
جاتا ہے اور اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

سمجھی بنا تات کا خاتمہ ہوتا ہے لیکن اس کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔



ہم نے کیا سیکھا؟

- * بچے کی نشوونما کے کچھ مخصوص مرحلے ہوتے ہیں۔
- * عمر کے اٹھار ہوئے سال تک انسان کی نشوونما ہوتی ہے۔
- * عمر کے چالیس سال کے بعد انسان بوڑھا ہونا شروع ہوتا ہے۔
- * انسان کی طرح بنا تات میں بھی زمانے کے ساتھ تبدیلیاں ہوتی ہیں۔
- * مٹی میں بچہ کی آہستہ آہستہ نشوونما ہوتی ہے۔ بچہ کی اُنج کے بعد سے بنا تات کے بڑھنے تک مختلف مراحل ہوتے ہیں۔ بنا تات کی بھی اونچائی اور طاقت بڑھتی ہے۔
- * انسان ہو یا بنا تات ان کا ایک دن خاتمہ ہو جاتا ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



صحیت مندر ہنے کے لیے مناسب غذا اور پابندی
سے ورزش ضروری ہے۔

مشق



الف) کیا کریں گے بھلا؟

- کوئی اجنبي شخص تمہارے والدین سے عمر میں بڑا ہے یا چھوٹا، اس کا اندازہ تمسیں لگانا ہے۔

ب) آؤ دماغ پر زور دیں!

- بلی اپنے چھوٹے بچوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کس طرح لے جاتی ہے؟
- بڑھاپے کی وجہ سے دادا کے بال سفید ہوتے ہیں۔ کچھ بوڑھے لوگوں کے بالوں میں بڑھاپے کی ایک اور نشانی نظر آتی ہے۔ وہ کون سی؟

- بڑھاپے کی وجہ سے جلد پر کون سا اثر ہوتا ہے؟
- اُسل بنانے کے لیے موگ پھلی کے دانے، میکلی، چولائی وغیرہ بھگونے سے ان میں اکھوا نکلتا ہے۔ اس کے لیے تم کون سا لفظ استعمال کرو گے؟

ج) شکل بناؤ:

- مزدیکی پھلی اور نج کی شکل بناؤ۔

د) معلومات حاصل کر کے اپنے ہم جماعتوں کو سناو:

- آم، چیکیو، یمو، آملہ، اٹی، سیم کی پھلی ان میں سے کسی ایک پودے کا پھل لو۔ اس کی شکل بنائ کراس میں رنگ بھرو۔ اس میں کتنے نج ہوتے ہیں، اس کا مشاہدہ کر کے شکل کے نیچے لکھو۔ تینھیں جو معلومات حاصل ہوئی ہے اسے اپنے ہم جماعتوں کو سناو۔

ه) خالی جگہ پُرد کرو:

- (۱) گھر میں نیچے کی پیدائش سے کا ماحول بن جاتا ہے۔
- (۲) پابندی سے کرنے پر اس کا فائدہ ہوتا ہے۔
- (۳) پھول سے تیار ہوتے ہیں۔

و) مختصر جواب لکھو:

- (۱) لڑکے/لڑکی کا قد کتنے سال کی عمر تک بڑھتا ہے؟
- (۲) صحت اچھی رکھنے کے لیے کن باتوں سے مدد ملتی ہے؟
- (۳) نباتات میں پھول کب آتے ہیں؟

ز) نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھو:

- (۱) نشوونما کے دوران نیچے کے قد اور وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔
- (۲) عمر کے ستر سال تک صحت اچھی رہتی ہے۔
- (۳) نج زمین میں داخل نہ بھی ہو تو پودے کو طاقت ملتی ہے۔
- (۴) مٹی میں موجود پانی اور کچھ غذائی مادے پودے کو حاصل ہوتے ہیں۔

سرگرمی

گملے میں اپنی پسند کا پودا لگا کر اس کی نشوونما کا مشاہدہ کرو۔ اور ہر اتوار کو اس کی بڑھوتری کی تصویر بناؤ۔



بتابہ تو بھلا!



۳

۲

۱

اوپر دی ہوئی تصوپریں غور سے دیکھو اور بتاؤ کہ یہ تصوپریں کن موسموں کی ہیں۔ چونکوں میں لکھو۔

۱۔ پہلی تصوپر میں لوگ کس قسم کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں؟

۲۔ اس قسم کے کپڑے پہنے کی وجہ کیا ہے؟

۳۔ دوسری تصوپر میں لوگ کس قسم کے کپڑے پہنے ہوئے نظر آ رہے ہیں؟

۴۔ کس موسم میں لوگ رین کوٹ اور چھتری استعمال کرتے ہیں؟

۵۔ تمہارے ماحول میں مختلف موسموں میں استعمال کیے جانے والے کپڑوں کی فہرست بناؤ۔

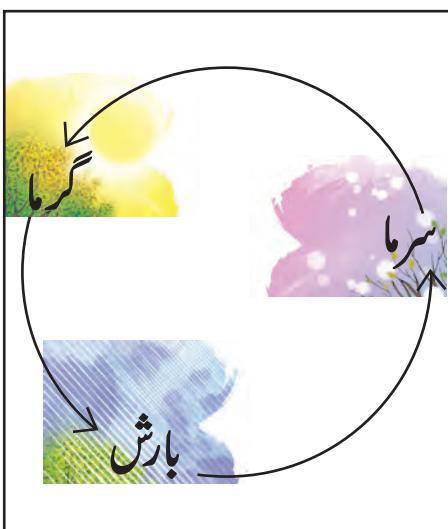
الگ الگ موسموں کے کپڑوں میں ایسی تبدیلی کیوں ہوئی ہے؟

- کیونکہ ان موسموں میں وہاں کی ہوا تبدیل ہو گئی ہے۔

- اس تبدیلی سے اپنے جسم کی حفاظت کے لیے ہمیں کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔



کیا تمھیں معلوم ہے؟



ہوا میں ہونے والی تبدیلی کے سبب ایک سال تین حصوں

میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اسے موسم کہتے ہیں۔

یہ موسم ہیں: • گرما • بارش • سرما

ہر موسم عام طور پر چار مہینوں کا ہوتا ہے۔

ایک کے بعد دوسرا، اس طرح موسم لگاتار آتے رہتے ہیں۔

اسے موسموں کا چکر کہا جاتا ہے۔

موسم کے مطابق فطرت اور ماحول میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!



انسان اور دوسرے جانداروں کی زندگی پر موسموں کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ ہم ہر موسم کے مطابق الگ الگ کپڑے پہنتے ہیں اور اپنے کھانے میں بھی تبدیلی کرتے ہیں۔ حیثیٰ اور دوسرے پیشوں پر بھی موسم کا اثر پڑتا ہے۔ فطرت میں موسم سے کئی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ انسان ان تبدیلیوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لے۔

آؤ دماغ پر زور دیں!

-
-
-
-

گرم، بارش اور سرما یہ موسم کن مہینوں میں آتے ہیں؟

سرما میں حفاظت کے لیے ہم گرم کپڑے پہنتے ہیں۔ گرم میں وہی کپڑے پہنیں تو کیا ہو گا؟

جاندار کپڑے نہیں پہنتے، پھر سردی سے ان کی حفاظت کیسے ہوتی ہے؟

سرما میں اکثر درختوں کے پتے جھپٹ جاتے ہیں۔ ان درختوں پر دوبارہ پتے کب آتے ہیں؟



آؤ یہ کر کے دیکھیں!



۱۔ اپنے آس پاس کے لوگوں کے لباس دیکھو۔

۲۔ نیچے دیے ہوئے نکات کے سہارے ان کے کپڑوں کا فرق لکھو۔

(۱) رنگ (۲) قسم (۳) پیشوں کے مطابق لباس



• طرح طرح کے لباس

• اپنا ملک بہت بڑا ہے۔ اسی لیے علاقوں کے اعتبار سے لوگوں کے لباس الگ الگ ہیں۔

• مرد پینٹ شرٹ کے علاوہ دھوٹی، قیص، پاجامہ، لنگی استعمال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح ٹوپی، کارچوبی شملہ، گلزاری، عمامة بھی استعمال کرتے ہیں۔





- عورتیں اور لڑکیاں ساری، شلوار، قمیص، فریک اور پینٹ شرٹ بھی پہنتی ہیں۔
- تہوار-تقریب کے موقع پر لوگ سچتے سنورتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنا روایتی لباس پہنتے ہیں۔ کچھ لوگ نمایاں نظر آنے کے لیے عمدہ کپڑے پہنتے ہیں۔ تم سمجھ گئے ہوں گے کہ لوگ الگ الگ رنگوں والے اور مختلف قسم اور مختلف نقش و نگار والے کپڑے پہنتے ہیں۔ اسی کو لباس کا تنوع کہا جاتا ہے۔ موسم کے مطابق خاص طور پر کپڑے پہنے جاتے ہیں لیکن کپڑے پسند، سہولت اور پیشے کے اعتبار سے بھی طے کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح رسم و رواج کے مطابق بھی تنوع پایا جاتا ہے۔



تم یونیفارم پہن کر اسکول جاتے ہو۔ سبھی طلبہ یونیفارم میں ہوتے ہیں اسی لیے یہ کیساں نظر آتے ہیں۔ اس سے تمہاری ایک الگ پہچان بن جاتی ہے۔ اسی طرح کچھ پیشوں کے یونیفارم مخصوص ہیں۔ اس قسم کے الگ الگ پیشوں کی وردیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔

میں کون ہوں؟

۱۔ میں سفید کوٹ پہن کر لوگوں کی جانچ کرتا ہوں۔



۲۔ میں نیلے کپڑے پہنتا ہوں۔ کہیں آگ لگ جائے تو بچھاتا ہوں۔

۳۔ میں خاکی وردی میں دکھائی دیتا ہوں۔ کہیں لڑائی جھگڑا ہو جائے تو وہاں پہنچ جاتا ہوں۔



۴۔ میں دو اخانے میں رہ کر مریضوں کی دیکھ بھال کرتی ہوں۔

۵۔ میں ملک کی حفاظت کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہوں۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



- ۱۔ نسرين کو اپنے ماموں کے گھر پیدل جانا ہے لیکن زوردار بارش ہو رہی ہے۔ بغیر بھیگے ہوئے ماموں کے گھر جانے کے لیے اسے کیا کرنا ہوگا؟
- ۲۔ یوسف نے اونی کپڑے پہن رکھے ہیں جس کی وجہ سے اسے گرمی محسوس ہو رہی ہے۔ اس کے لیے کون سے کپڑے مناسب ہیں؟

کیا کریں گے بھلا؟



ماجد اور ثانیہ ایک سردم مقام پر پینک کے لیے جانے والے ہیں۔ تمہارے خیال میں انھیں استعمال کے لیے نیچے دی ہوئی چیزوں میں سے اپنے ساتھ کیا کیا لے جانا چاہیے۔

تم نے جن تصویروں کو چنان ہے ان کے نیچے دیے ہوئے چوکون میں ✓ نشان بناؤ۔



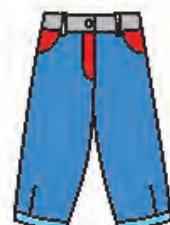
























کیا تمھیں معلوم ہے؟



فوجیوں کی وردی قدرتی ماحول کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ ایسا اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ دشمن فوج کو آسانی سے معلوم نہ ہو سکے۔ ریگستان میں خاکی کپڑے، جنگلات کے علاقوں میں ہرے اور ہمایہ جیسے برفانی علاقوں میں وہ سفید وردی استعمال کرتے ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا؟



موسم کے مطابق لباس میں تبدیلی کرنا پڑتی ہے۔ *

لپند، پیشے اور رسم و روانج کے مطابق کپڑے الگ الگ قسم کے ہوتے ہیں۔ *

مشق



مخصر جواب لکھو:

(۱) ایک سال کے دوران تھیں کتنے موسموں کا تجربہ ہوا؟

(۲) موسم کے مطابق کپڑوں میں تبدیلی کیوں کی جاتی ہے؟

(۳) ایسے تین پیشوں کے نام لکھو جن میں وردی کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ایسے پیشوں کے نام لکھو جو سبق میں نہ دیے گئے ہوں۔)

(۴) تمہارے آس پاس پہنچنے والے روایتی کپڑوں کے نام لکھو۔

سرگرمی

کپڑوں کی دکانوں / نمائش میں جاؤ۔ وہاں تھیں پسند آنے والے کپڑوں کی تصویر بناو۔ ان کے متعلق چار سطروں میں معلومات لکھو۔



۲۵۔ آس پاس ہونے والی تبدیلیاں

بناو تو بھلا!



دن میں ہمیں ماحول کی چیزیں صاف نظر آتی ہیں۔ رات میں یہ صاف نظر کیوں نہیں آتیں؟

دن میں سورج کی روشنی حاصل ہوتی ہے، اس لیے آس پاس کی چیزیں صاف نظر آتی ہیں۔

سورج ڈوبتے ہی اندر ہمراپھا جاتا ہے۔ روشنی کم ہو جاتی ہے۔ رات میں آسمان پر چاندنی ہوتی ہے لیکن اطراف کی چیزیں صاف دکھائی نہیں دیتیں۔

جانداروں پر دن اور رات کا اثر ہوتا ہے۔

بناو تو بھلا!



مشابہہ کر کے تفصیل لکھو۔

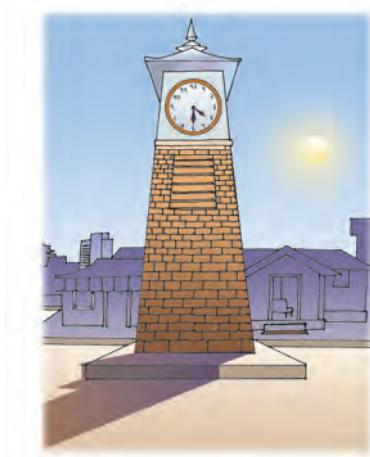
- سورج نکلنے سے کچھ دیر پہلے آسمان کے رنگ میں کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں؟
- سورج ڈوبنے کے بعد کچھ دیر تک آسمان میں کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں؟

- سایہ کس طرح نظر آتا ہے؟

بناو تو بھلا!



- صبح سورج نکلنے کے بعد سایہ کس سمت نظر آتا ہے؟ وہ لمبا ہوتا ہے یا چھوٹا؟
- سورج سر پر آتے ہی سایہ میں کیا فرق ہوتا ہے؟
- شام میں سورج ڈوبنے سے قبل سایہ کیسا نظر آتا ہے؟



سُورج صبح مشرق سے نکلتا ہے۔ سُورج نکلنے سے قبل آسمان میں مختلف رنگوں کی جھلک نظر آتی ہے۔

سُورج نکلنے پر صبح کی دھوپ ہلکی ہوتی ہے۔ سایہ مغرب کی جانب پڑتے ہیں اور وہ لمبے ہوتے ہیں۔

سُورج آہستہ آہستہ اوپر سرکتا جاتا ہے۔ سایہ چھوٹے ہوتے جاتے ہیں۔ سُورج سر پر آتے ہی سایہ بہت چھوٹے ہو جاتے ہیں۔

سُورج آہستہ آہستہ مغرب کی جانب سرکتا ہے۔ سایہ مشرق کی جانب ہٹتے جاتے ہیں اور وہ لمبے ہوتے جاتے ہیں۔ سُورج ڈوبنے کے بعد آسمان پر مغرب کی سمت مختلف رنگوں کی جھلک نظر آتی ہے۔

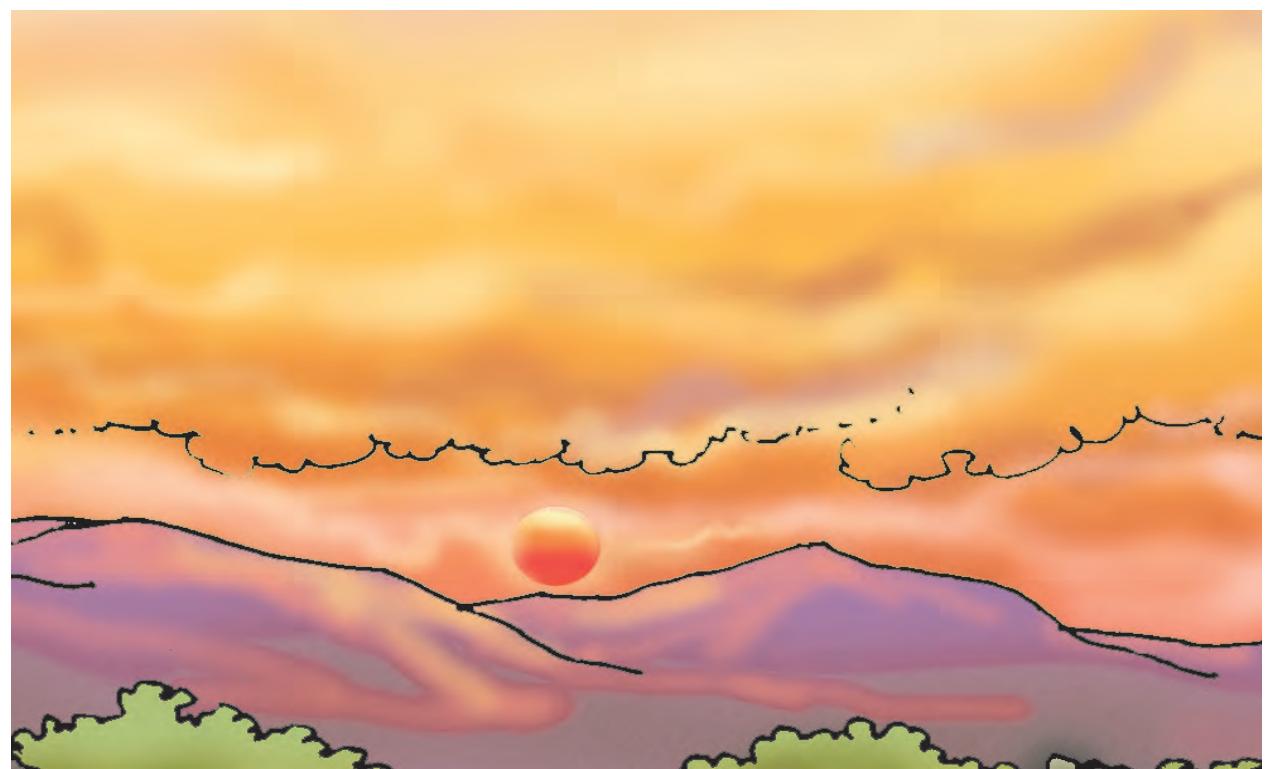
عام طور پر آسمان نیلا نظر آتا ہے۔



کیا تمھیں معلوم ہے؟

جہاں فطری ماہول خوب صورت ہو وہاں لوگ خاص طور سے سُورج غرہب ہونے کا منظر دیکھنے جاتے ہیں۔ ضلع ستارا کا مہا بلیشور سرد مقام کے طور پر مشہور ہے۔ یہاں کی ایک جگہ کو غرہب آفتاب دیکھنے کی جگہ کہتے ہیں۔ وہاں سے سُورج کے ڈوبنے کا منظر بے حد خوب صورت دکھائی دیتا ہے۔

مہا بلیشور جانے والے سیاح خاص طور پر اس مقام پر جاتے ہیں اور غرہب آفتاب کے دیدہ زیب منظر کا لطف اٹھاتے ہیں۔



• صبح سے رات تک

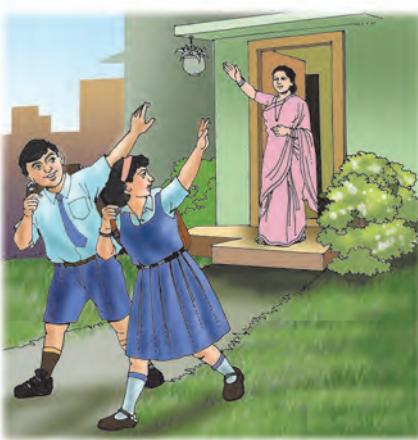
رات ختم ہونے کا احساس پرندوں کو ہوتا ہے۔ بہت صبح سے ہی ان کی چچھاہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ اگر کہیں قریب مرغا ہوتا تو اس کی بانگ سنائی دیتی ہے۔

پرندے گھولسوں سے باہر آتے ہیں۔ جھنڈ میں اُڑنے لگتے ہیں۔ ان کی غذا کی تلاش شروع ہو جاتی ہے۔



پھولوں کے پودوں پر موجود کلیاں آہستہ آہستہ ہلنے لگتی ہیں اور پھولوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ان پھولوں میں میٹھا شہد ہوتا ہے۔ وہ جمع کرنے کے لیے شہد کی لمبیاں آنے لگتی ہیں۔ تتلیاں، بھوزرے اور دوسرے کیڑے پھولوں کے اطراف منت لانا شروع کرتے ہیں۔

ہمارے اطراف کے لوگ اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔ ہم بھی کام ختم کر کے اسکوں کی تیاری کرتے ہیں۔



بُجگالی: کچھ حیوانات پیٹ بھرنے تک چرتے ہیں۔ اس کے بعد تھوڑی تھوڑی غذا منہ میں لا کر چباتے ہیں۔ یہ چبائی ہوتی ہے۔ غزادوبارہ نگتے ہیں۔ اس عمل کو بُجگالی کہتے ہیں۔ بُجگالی کرنے سے ان حیوانات میں غذا ٹھیک طرح ہضم ہوتی ہے۔ گائے، بھینس وغیرہ بُجگالی کرتے ہیں۔

شب گرد / شب بیدار: کچھ جاندار دن بھرا آرام کرتے ہیں اور رات کو غذا کی تلاش میں باہر نکلتے ہیں۔ ایسے جاندار شب گرد یا شب بیدار کہلاتے ہیں۔



چروائے گائے، بھینس کو چرانے کے لیے لے جاتے ہیں۔ پیٹ بھرنے پر یہ جانور سکون کی جگہ بیٹھ جاتے ہیں اور بُجگالی کرنے لگتے ہیں۔ شام ہونے پر جانور کوٹھے پرواپس آتے ہیں۔ پرندوں کے جھنڈ گھونسلوں کی جانب آتے ہیں۔ تم اسکوں سے واپس آتے ہو۔

لیکن کچھ شب گرد جاندار سوچنے غروب ہونے کے بعد غذا کی تلاش میں باہر نکلتے ہیں۔ پنگے، جھینگر، ٹڈے اور جگنو ان جانداروں میں شامل ہیں۔ شیر، چمگادڑ، الو بھی شب گرد جانور ہیں۔ رات رانی، گلی شبو جیسے کچھ پھول بھی رات میں کھلتے ہیں۔



چمگادڑ



الو



رات رانی



- ایسی جگہ تلاش کرو جہاں سے آسمان صاف نظر آتا ہے۔
- ایک ہفتہ تک شام میں مخصوص وقت وہاں جاؤ۔
- کیا چاند روزانہ ایک ہی جگہ نظر آتا ہے؟
- کیا چاند کی شکل روزانہ ایک جیسی نظر آتی ہے؟

چاند کی شکلیں

چاند کے طلوع ہونے کا وقت روزانہ مختلف ہوتا ہے۔ روزانہ ایک مخصوص وقت پر چاند کو دیکھیں تو وہ ہر روز آسمان میں الگ الگ نظر آتا ہے۔ اس کی شکل بھی ہر روز بدلتی ہے۔



چاند کی مختلف شکلیں (اشکال قمر)

جس دن چاند گول اور چمکدار نظر آتا ہے اس دن کو 'پُونم' کہتے ہیں۔ اس کے بعد پندرہ دن تک چاند کا روشن حصہ کم ہوتا جاتا ہے۔ پندرہویں دن چاند نظر نہیں آتا۔ اس دن کو 'ماوس' کہتے ہیں۔

ماوس کے بعد پندرہ دن تک چاند کا روشن حصہ بڑھتا جاتا ہے اور اگلے پُونم کو وہ پھر گول اور روشن ہو جاتا ہے۔
ہر روز چاند کی مختلف شکلیں دیکھائی دیتی ہیں۔ ان شکلوں کو چاند کی شکلیں، کہتے ہیں۔



ہم نے کیا سیکھا؟

- * سورج نکلتے ہی اجلا ہوتا ہے یعنی دن نکلتا ہے۔
- * سورج ڈوبتے ہی اندر ہمرا ہوتا ہے یعنی رات ہوتی ہے۔
- * سورج مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں ڈوبتا ہے۔
- * صبح سایہ مغرب کی جانب ہوتے ہیں اور لمبے ہوتے ہیں۔ سورج سر پر آتے ہی سایہ بہت چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ شام میں سایہ دوبارہ لمبے ہو جاتے ہیں اور مشرق کی جانب ہوتے ہیں۔
- * جانداروں کی زندگی دن اور رات سے جڑی ہوتی ہے۔
- * چاند کی شکل اور نکلنے کا وقت روزانہ بدلتا ہے۔ چاند کی جوئی نئی شکلیں نظر آتی ہیں انھیں چاند کی شکلیں، کہتے ہیں۔
- * جس دن چاند گول نظر آتا ہے اس دن پونم ہوتی ہے۔ جس دن چاند آسمان میں نظر نہیں آتا اس دن اماوس ہوتی ہے۔



اے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

تمام جانداروں کی زندگی دن اور رات کے چکر سے جڑی ہوئی ہے۔
اس لیے طے شدہ وقت پر ہر کام کرنا چاہیے۔

مشق

(الف) کیا کریں گے بھلا؟

- آملے کے ٹکڑے نکھانے کے لیے ان کو دن بھر کی دھوپ ملے ایسی جگہ رکھنا ہے۔

(ب) آؤ دماغ پر زور دیں!

- تمہارا سایہ جب بہت چھوٹا ہوتا ہے تو سورج کہاں ہوتا ہے؟
- ہلال کے کیا معنی ہے؟
- دواوں کے درمیان کتنے دن کا وقفہ ہوتا ہے؟
- صبح کھلنے والے پھولوں کی فہرست بناؤ۔

(ج) خالی جگہ پر کرو:

- (۱) چکا دڑ..... جانور ہے۔
- (۲) پیٹ بھرنے کے بعد گائے، بھینس سکون کی جگہ بیٹھ کر..... کرنے لگتے ہیں۔
- (۳) رات ختم ہونے کا..... پرندوں کو ہوتا ہے۔
- (۴) سورج کے طلوع ہونے پر دھوپ ہوتی ہے۔

د) مشاہدہ کر کے جدول مکمل کرو:

جس دن آسمان میں بادل نہ ہوں اس دن اسکول کے قریب کھلے میدان میں جاؤ۔ ایک لمبادرخت یا پرچم کا پائپ ڈھونڈو یا اسکول کے آنگن میں کھماں گاؤ۔ مشاہدہ کر کے جدول مکمل کرو۔

تاریخ:/...../.....

وقت	سائز ہے آٹھ بجے	سائز ہے دس بجے	بارہ بجے	دیڑھ بجے	سائز ہے تین بجے
سایہ کی لمبائی					
سایہ کی سمت					

اس مشاہدے سے تم کیا نتیجہ نکالتے ہو؟ جدول کے نیچے لکھو۔

۵) نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھو:

- (۱) سایہ کب لمبے ہوتے ہیں؟
- (۲) آسمان میں سورج سر پر آنے پر سایہ کیسے ہو جاتے ہیں؟
- (۳) اماوس کے بعد کتنے دنوں تک چاند کی شکل بڑی ہوتی جاتی ہے؟
- (۴) شہد کی تکھیاں پھولوں پر کیوں جاتی ہیں؟

۶) نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھو:

- (۱) اماوس کے دن چاند نظر نہیں آتا۔
- (۲) کچھ چاندار سورج کے غروب ہونے کے بعد غذا کی تلاش میں باہر نکلتے ہیں۔
- (۳) چاند جب تکونی نظر آتا ہے تو اس دن کو پونم کہتے ہیں۔
- (۴) صحیح ہی صحیح پرندوں کی چچہ ہاہٹ شروع ہو جاتی ہے۔
- (۵) سورج آہستہ آہستہ مشرق کی جانب سر کتا ہے۔

ز) ایک لفظ میں جواب دو:



- (۱) ہر روز چاند کی نظر آنے والی مختلف شکلیں۔
- (۲) جو حیوانات دن میں آرام کرتے ہیں اور رات کو غذا کی تلاش میں باہر نکلتے ہیں۔
- (۳) جس دن چاند چمکدار اور گول نظر آتا ہے۔
- (۴) جس دن چاند نظر نہیں آتا۔

سرگرمی

- شب گرد حیوانات کی فہرست بناؤ۔ ان کی تصویریں حاصل کرو اور وہ اپنی بیاض میں سلیقے سے چپ کاؤ۔
- کاغذ کاٹ کر چاند کی مختلف شکلیں بناؤ۔

۲۶۔ تیسری سے چوتھی جماعت میں جاتے ہوئے

بتابہ تو بھلا!



تم بڑے ہو کر کیا بننے والے ہو؟

سینق زمانہ کی بیچان، میں تم بیس سال بعد کیسے نظر آؤ گے اس کی تصویر بنائی تھی۔ وہ تصوراتی تھی، کیونکہ اس وقت واقعی تم کیسے نظر آؤ گے کوئی نہیں جانتا۔ لیکن بڑے ہو کر تمہیں کیا بننا ہے؟ تمہیں کیا کر کے بتانا ہے؟ یہ تم خود ہی فیصلہ کر سکتے ہو، لیکن اس کے لیے تمہیں خوب پڑھنا چاہیے، محنت کرنا چاہیے۔

پڑھنا یعنی صرف اسکول جانا ہی نہیں ہے۔ تم اسکول میں تو پڑھتے ہی ہو لیکن گھر کے بزرگوں سے بہت کچھ سیکھتے ہو۔ تم ماحول سے بھی بہت کچھ سیکھتے ہو۔ اس لیے ہم ماحول کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

ماحول کا خیال

ہمارا ماحول صرف ہمارا نہیں، وہ دوسروں کا بھی ہے۔ ماحول سے تمام جانداروں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ اس لیے ماحول کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔ پہلے ہم خود کا، اپنے گھر اور اسکول کا خیال رکھیں تو ماحول خود بخود خوب صورت بنے گا۔

ماحول سے جو چیزیں ہمیں ملتی ہیں ان کا صحیح استعمال کرنا چاہیے۔ اس لیے غذا اور پانی کو کبھی بر باد نہیں کرنا چاہیے۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



- عوامی باغ کے پھول ہم توڑیں تو کیا ہوگا؟

- ہم گھر کا کچھ راستے میں پھینکیں تو کیا ہوگا؟

- تاریخی مقامات کی دیواروں پر ہم کو اپنے نام کیوں نہیں کھو دنا چاہیے؟

- پلاسٹک کی تھیلیاں اور بولیں ہمیں ادھرا دھر کیوں نہیں پھینکنا چاہیے؟

بتابہ تو بھلا!



- تمہارے ماحول میں تم کو کیا پسند ہے اور کیوں؟

ہمارا گھر

کیا تم نے دیکھا کہ پرندے گھونسلے کس طرح بناتے ہیں؟ اپنے بچوں کے لیے وہ کتنی محنت کرتے ہیں۔ تمہارے گھر کے لوگ بھی تمہارے لیے محنت کرتے ہیں۔ اس لیے تم کو بھی ان سے محبت سے پیش آنا چاہیے۔ تم سے جو بڑے ہیں ان کی عزّت کرنا چاہیے۔

والدہ، والد اور گھر کے دوسرے لوگوں کے کام میں مدد کرنا چاہیے۔ صرف گھر کے لوگوں ہی کی نہیں بلکہ ہم کو تمام لوگوں کی عزت کرنا چاہیے۔



آؤ دماغ پر زور دیں!

- والدین کیوں کہتے ہیں کہ تم اچھا برتاؤ کرو؟
- کیا تم کبھی دیکھتے ہو کہ والدین نے ٹھیک طرح کھانا نہیں کھایا؟
- تم گھر کے بڑے لوگوں کی مدد کس طرح کر سکتے ہو؟
- گھر میں کوئی یہاں ہو جائے تو تم کیا کرتے ہو؟

یاد کرو بھلا!

ایک دوسرے پر انحصار کرنے کا کیا مطلب ہے؟

ماحول کے اجزاء

نباتات اور حیوانات ماحول کے اجزا ہیں۔ ہم بھی ماحول کا حصہ ہیں۔ ماحول میں سب کی زندگی خوشی اور سکون سے گزرنا چاہیے۔ سب کو تحفظ کا احساس ہونا چاہیے۔ ہم کیا کرتے ہیں، ہمارا برتاؤ کیسا ہے، اس کا ماحول پر اثر پڑتا ہے۔



آؤ یہ کر کے دیکھیں!

- اپنی انگلیوں کو روشنائی لگا کر کاغذ پر نشان لگاؤ۔ کیا تمہارے اور دوسرے بچوں کے نشانات مختلف ہیں؟
- ایک ہی درخت کے دو پتوں میں کیا فرق نظر آتا ہے؟

ایک دوسرے سے برتاؤ کرنا: ایک ہی درخت کے سب پتے ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں۔ کچھ چھوٹے اور کچھ بڑے ہوتے ہیں۔ کچھ کے رنگ میں معمولی سافر ق ہوتا ہے۔ سب بچوں ایک جیسے نہیں ہوتے۔ انسان میں بھی ایسا ہی ہے۔ ہمارا چہرہ اور ہمارے مختلف ہوتا ہے۔ ہماری انگلیوں کے نشان جیسے تو دنیا میں کسی دوسرے شخص کے نہیں ہو سکتے۔ ہر انسان میں کچھ نہ کچھ خاص ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کو اپنے سے کمتر نہ سمجھیں۔

تم نے دیکھا ہوگا کہ کچھ درخت اونچے اور مضبوط ہوتے ہیں لیکن بیلیں چھوٹی اور نازک ہوتی ہیں۔ بڑے درخت ان کو سہارا دیتے ہیں۔ ہمیں بھی ایک دوسرے کو ایسا ہی سہارا دینا چاہیے۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟



بھارت ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو آزاد ہوا۔

آزادی

ہر سال ۱۵ اگست کو ہم یوم آزادی مناتے ہیں۔ ہمارا ملک آزاد ہے۔ اس پر ہمیں فخر ہونا چاہیے۔ ہمیں سوچنے کی آزادی ہے۔ بڑے ہونے پر ہم کو کیا سیکھنا ہے یہ ہم طے کر سکتے ہیں۔ ہم اپنا کار و بار چُن سکتے ہیں۔ ہمارے ملک کے تمام شہریوں کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔

آزادی کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہم جیسا چاہیں برتاؤ کریں۔ قدرت کی طرف دیکھو۔ قدرت میں سب اصولوں کے مطابق ہوتا ہے۔ چیونیاں قطار میں چلتی نظر آتی ہیں۔ شہد کی مکھیاں مسلسل کام کرتی رہتی ہیں۔

ہمیں آزاد بھارت کے اچھے شہری بننا چاہیے۔ اس کے لیے ہم میں ایمانداری، وقت کی پابندی، استقلال، نظم و ضبط ہونا ضروری ہے۔ بچپن میں اپنا گئیں اچھی عادتیں بڑے ہونے پر بہت کام آتی ہیں۔

آؤ دماغ پر زور دیں!



بھیر کی جگہ قطار میں کھڑے رہ کر کام کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

ماجول کی تعلیم سے ہم کافی سیکھتے ہیں۔ چوتھی جماعت میں اور بھی بہت کچھ سیکھو گے۔



महाराष्ट्र राजीय पाठ्यक्रम विभाग
क्रम संशोधन मंडळ, पुणे - ४११००२



₹ 72.00

